بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہ بِبَدْرٍ وَّ اَنتُم اذِلَّۃ

جلد 46

ہفت روزہ
بدر
قادیان

شمارہ نمبر: 44

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

27 جمادی الثانی 1418 ہجری 30/اخاء 1376 ہش 30/اکتوبر 1997ء

## اخبار احمدیہ

لندن ۲۴/اکتوبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

آج حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو خاص طور پر نمازوں کی پابندی کی طرف توجہ دلائی اور نمازوں کو باقاعدگی سے قائم رکھنے اور ان میں لذت حاصل کرنے کیلئے بیش قیمت اصول بیان فرمائے۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ پیارے آقا کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور ہر آن تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

## ارشاد باری تعالیٰ

اُتلُ ما اوحی اِلیکَ من الکتٰب واقم الصلوٰۃَ اِنَّ الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاءِ والمنکَرِ ولذکرُ اللہ اکبرُ واللّٰہُ یعلمُ ماتصنعون۔ (سورۃ العنکبوت رکوع ۵)

ترجمہ :- اس کتاب یعنی قرآن میں سے جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسے پڑھ اور لوگوں کو پڑھ کر سنا اور نماز کو اس کی سب شرائط کے ساتھ ادا کر۔ یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد یقیناً سب کاموں سے بڑی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

۲- واَقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلّکُم ترحمون۔ (سورۃ النور رکوع ۷)

ترجمہ :- اور تم سب نماز کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو۔ اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

## ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰت الخمسُ والجمعۃُ الی الجمعۃ کفّارات لما بینھن مالم یغش الکبائر۔ (ترمذی جلد اوّل ابواب الصلوٰۃ)

ترجمہ :- ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے بیچ کے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔

اِن اوّل مایحاسب بہ العبدُ یوم القیمۃِ من عملِہٖ صلوٰتہٗ فان صلُحت فقد اَفلَحَ واَنجحَ وان فسَدت فقد خاب وخسِر (ترمذی جلد اوّل ابواب الصلوٰۃ)

ترجمہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ پس اگر وہ درست ہوئے تو نجات پا گیا اور مراد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئے تو خراب ہو گیا اور نقصان پایا۔

## ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اس سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال لذت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے تو ایسا ہے اس کی عظمت و جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اُس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اس سے خواستگار ہو... خدا تعالیٰ کی محبت اس کا خوف اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے"۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۳، ۲۵۴)

فرماتے ہیں :-

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں...... نماز کو سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اس سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے اسی لئے فرمایا۔ اَقِمِ الصلوٰۃ لذِکری"۔
(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۳۲، ۴۳۳)

## ارشادات سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ

"اقامۃ الصلوٰۃ کے معنی باقاعدگی سے نماز ادا کرنے کے ہیں کیونکہ قام علی الامر کے معنی کسی چیز پر ہمیشہ قائم رہنے کے ہیں۔ پس یقیمون الصلوٰۃ کے یہ معنی ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے اسلام کے نزدیک نماز ہی نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اسی وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ توبہ یا بلوغت، کے بعد کی پہلی نماز سے لیکر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے"۔ (تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۱۰۴۔ تفسیر آیت نمبر ۴ سورۃ بقرہ)

نیز فرماتے ہیں :-

"عبادت کا فائدہ یہ نہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی شان بڑھتی ہے بلکہ عبادت کی غرض اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان اتصال پیدا کرنا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نور کو اپنے اندر اخذ کرلے اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ صرف فکر انسان کے اندر وہ جذبہ پیدا نہیں کر سکتا جس سے وہ خدا تعالیٰ کی ذات میں اپنے آپ کو محو کرنے کی کوشش کرے ایسا جذبہ تو محبت کامل سے ہی پیدا ہو سکتا ہے اور محبت کامل محسن ہستی کے احسانوں کے کامل انکشافوں سے پیدا ہوتی ہے۔ اور نماز اس غرض کو پورا کرتی ہے کیونکہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی شان کو سامنے لانے کے سامان مہیا کئے جاتے ہیں"۔
(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۱۱۹ تفسیر آیت نمبر ۴ سورۃ بقرہ)

## جلسہ سالانہ قادیان ۹۷ء

سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰۶ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ (جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ) فتح ۱۳۷۶ ہش (دسمبر ۱۹۹۷ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔ اور اس جلسہ کی کامیابی کیلئے دعا کرتے رہیں۔

## مجلس مشاورت

:- اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی نویں مجلس مشاورت کیلئے سیدنا حضور انور نے ۲۱/دسمبر ۹۷ء (بروز اتوار) کی تاریخ کی منظوری عطا فرمادی ہے امراء کرام صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ شوریٰ کیلئے تجاویز اور نمائندگان کی اطلاع ۳۰/اکتوبر ۹۷ء تک سیکرٹری شوریٰ کو بھجوادیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان :

# آزادیٔ ھند اور جماعت احمدیہ

(۱۴)

گزشتہ گفتگو میں ہم لارڈ ویول سکیم کے تحت شملہ میں آزادیٔ ھند کیلئے مختلف سیاسی لیڈروں کی کوششوں کا تذکرہ کر رہے تھے اس ضمن میں ہم نے بتایا تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۲/جون ۱۹۴۵ء کے اپنے خطبہ جمعہ میں ھندوستان کے تمام سیاسی لیڈروں کو آزادیٔ ھند کی خاطر ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کی نصیحت کی تھی چنانچہ آپ کی تجاویز اور نصیحتیں تمام سیاسی لیڈروں کو شملہ کانفرنس کے موقع پر مہیا کی گئیں۔

اسی معرکۃ الآرا ولولہ انگیز خطاب کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے کٹر مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار ''اہلحدیث'' میں حضرت امام جماعت احمدیہ رضی اللہ عنہ کی آزادیٔ ھند کی کوششوں کو سراہتے ہوئے لکھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریروں میں آزادیٔ ھند کیلئے جو ولولہ پایا جاتا ہے وہ گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملتا اخبار مذکور لکھتا ہے :-

''اب خلیفہ قادیان کا مسلک بھی سننے کے قابل ہے یہ وہی مسلک ہے جو عام کانگرسیوں اور دیگر سیاسی لوگوں کا ہے یعنی سیاسی لوگ ہندوستانیوں کو حالت موجودہ میں غلامی کی ذلت میں مبتلا سمجھتے ہیں اس لئے آزادی کی کوشش کرتے ہیں اس کوشش میں بعض دفعہ وہ اپنی جان پر بھی کھیل جاتے ہیں قید و بند کے مصائب بھی جھیلتے ہیں تاکہ غلامی کی زنجیریں کاٹی جائیں اور ہندوستانی آزادی کی ہوا میں خوش و خرم رہیں۔ حکومت کی جدید سکیم کے متعلق (یعنی لارڈ ویول سکیم ناقل) اظہار خیال کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں ھندوستانیوں کی ذلت و غلامی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا ہے وہ پڑھنے اور سننے کے قابل ہے۔ اس کے بعد اخبار اہلحدیث نے حضور رضی اللہ عنہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲/جون ۴۵ء سے ایک اقتباس نقل کیا اور پھر لکھا۔

''اہلحدیث'' :- یہ الفاظ کس جرأت اور حیرت کا ثبوت دے رہے ہیں کانگرسی تقریروں میں اس سے زیادہ نہیں ملتے چالیس کروڑ ہندوستانیوں کو غلامی سے آزاد کرانے کا ولولہ جس قدر خلیفہ جی کی اس تقریر میں پایا جاتا ہے وہ گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملے گا۔''

(اہلحدیث امرتسر ۶/جولائی ۴۵ء بحوالہ الفضل ۱۴/جولائی ۴۵ء)

یہ ہے وہ حقیقت پسندانہ اعتراف جو جماعت احمدیہ کے کٹر مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی آزادیٔ ھند کیلئے زندہ جاوید کوششوں کے متعلق کیا تھا۔ لیکن تاریخ ہمیں اس دور کی یہ بدقسمتی بھی بتاتی ہے کہ جس وقت ویول سکیم پر عملی جامہ پہنانے کیلئے اور ہندوستان کی تقدیر بدلنے کیلئے ھندوستانی لیڈر شملہ میں اکٹھے ہوئے تھے اور حضرت امام جماعت احمدیہ اپنی بیش قیمت تجاویز اُنہیں عطا کرنے میں مصروف تھے تو ہندو مہاسبھا اور جمعیۃ العلماء کے مولویان صرف اس حسد کی وجہ سے اُس شملہ کانفرنس کو ناکام کرنے پر تلے ہوئے تھے کہ اُنہیں وائسرائے کی جانب سے کیوں اس کانفرنس میں مدعو نہیں کیا گیا۔ چنانچہ ان دنوں روزنامہ ''الفضل'' کے ایڈیٹر محترم غلام نبی صاحب نے ہندو مہاسبھا اور جمیعۃ العماء کو مخاطب کر کے ایک نصیحت آموز اداریہ قلمبند فرمایا۔ جس میں لکھا کہ :-

''اِن دنوں شملہ میں ھندوستان کے سیاسی لیڈروں کی جو کانفرنس زیر صدارت وائسرائے ہند ہو رہی ہے اس میں ہندوستان کی آزادی کے متعلق نہایت اہم مسائل زیر غور ہیں اور خوشی کی بات ہے کہ اس وقت تک اس کے متعلق سرکاری اور غیر سرکاری طور پر جو خبریں شائع ہو چکی ہیں وہ نہایت اُمید افزا ہیں اس موقع پر ہندوستان کے ہر بہی خواہ کا فرض ہے کہ وہ کانفرنس کے کامیاب ہونے اور سیاسی لیڈروں کے حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کرنے میں جو بھی مدد دے سکتا ہے دے اور ہندوستان کے بڑے بڑے لیڈر اس مقصد و مدعا کو پیش نظر رکھ کر کانفرنس میں شریک ہوئے اور جیسا کہ شائع شدہ خبروں سے ظاہر ہے کہ سب کے سب اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ ختم ہو ان حالات میں ہندوؤں میں سے آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے اور مسلمانوں میں سے جمیعۃ العلماء نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے وہ افسوسناک ہے۔

اس کے بعد ایڈیٹر صاحب موصوف نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ ۲۲/جون کا ایک اقتباس پیش فرما کر لکھا۔

''ہم آل انڈیا ہندو مہاسبھا اور جمیعۃ العلماء ہند کے ارکان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس ہمدردانہ مشورہ پر غور کریں موقع کی اہمیت کو سمجھیں ہندوستان کی حالت کو دیکھیں اور ایسا رویہ اختیار کریں جو چالیس کروڑ ہندوستانیوں کی غلامانہ ذہنیت بدلنے اور غلامی کی زنجیر کو کاٹنے کا موجب ہو''۔ (الفضل ۲۸/جون ۴۵ء صفحہ ۱)

ان دنوں بعض مسلم اخبارات نے مولانا ابوالکلام آزاد پر جنہیں پہلے امام الہند اور مجدد الوقت کہتے تھے سخت پھبتیاں کسیں اور تحقیر و تذلیل کی جس کا نوٹس اخبار الفضل نے اپنی ۲۸/جولائی ۴۵ء کی اشاعت میں لیا اور ایسی حرکتوں کو اسلام کے اعلیٰ اخلاق کے منافی قرار دیتے ہوئے ان سے باز رہنے کی تلقین کی۔

شملہ کانفرنس جو نہایت اُمیدوں سے ۲۹/جون کو شروع ہوئی تھی بعض فرقہ پرست لیڈروں کی مفاد پرستی کے نتیجہ میں کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکی اور ۱۴/جولائی کو ناکامی کے ساتھ ختم ہو گئی اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ھندو اور مسلمان ہر دو سیاسی لیڈران کے رویّہ سے سخت غمگین ہوئے حضور نے ۲۰/جولائی کو خطبہ جمعہ میں فرمایا :-

''گزشتہ دنوں ہندوستان کے سیاسی لیڈر شملہ میں جمع ہوئے اور پھر اپنی ناکامی کا اقرار کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔ جہاں تک اختلاف کا سوال ہے وہاں تک تو خیر انسان معذور بھی خیال کیا جا سکتا ہے اور سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ بعض اصول کی پیچ رکھنے کی وجہ سے اپنے مدمقابل سے صلح نہیں کر سکا گو خالی ان لوگوں کا بغیر کسی کامیابی کے پراگندہ ہو جانا بھی ایک تشویشناک امر تھا اور ہندوستان کی بدقسمتی پر دلالت کرتا تھا کہ اس کے چوٹی کے لیڈر ایسے وقت میں جبکہ آزادی دروازے پر کھڑی تھی چھوٹے چھوٹے اختلافات کی وجہ سے آپس میں اتحاد نہ کر سکے۔ اور ہندوستان بدستور غلامی کے گڑھے میں گر رہا لیکن اس صلح کانفرنس کے بعد جس قسم کے اخلاق کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ اس ناکامی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے اس میں اس رنگ میں ایک دوسرے کے خلاف پھبتیاں اُڑائی گئی ہیں خصوصاً ہندو پریس نے مسٹر جناح اور ان کے ساتھیوں کے خلاف ایسی باتیں کہی ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے آپس میں صلح اور محبت کے ساتھ مل بیٹھنا ایک ناممکن خیال معلوم ہوتا ہے۔ بعض مسلمان اخبارات نے بھی اس حربہ سے کام لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو پس پُشت ڈال کر اپنے لئے ندامت اور شرمندگی کا سامان مہیا کیا ہے مثلاً ایک اخبار گاندھی جی کا وہ لفظ جو اُن کے نام کے ساتھ ہوتا ہے یعنی ''مہاتما'' اس کو بدل کر ''مہاطمع'' یعنی بڑی طمع اور بڑی حرص۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان ہتھیاروں کے استعمال کے بعد آپس میں کسی سمجھوتہ پر پہنچ جانے کی اُمید کس طرح کی جا سکتی ہے..... ملک کی یہ اخلاقی حالت جو ہندوؤں اور مسلمانوں نے دکھائی ہے نہایت افسوسناک ہے''۔ (الفضل ۳۰/جولائی ۴۵ء)

مذکورہ شملہ کانفرنس تو ھندوستانی لیڈروں کی آپسی نااتفاقی کے نتیجہ میں ناکام ہو گئی لیکن اس سے قطعی طور پر یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ برٹش سرکار تو اب ہندوستان کو مکمل طور پر آزاد کرنے کیلئے تیار ہے اگر کمی ہے تو صرف ھندوستانی لیڈروں میں آپسی اتفاق و اتحاد کی۔ دوسرا فائدہ اس سے یہ ہوا کہ سب سیاسی لیڈروں کو جیلوں سے آزاد کر دیا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ جو شملہ کانفرنس کے موقع پر نہ صرف خود بلکہ اپنی جماعت کے ذریعہ اس کانفرنس کی کامیابی کیلئے انتھک محنت کر رہے تھے آپ کو اس کی ناکامی سے سخت افسوس ہوا اور اس طرح آپ کا یہ اندیشہ سچ ثابت ہوا کہ ہندوستانی لیڈر اپنی نااتفاقیوں سے اس قیمتی موقع کو گنوا دیں گے آپ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ

''یہاں چالیس کروڑ انسان غلامی میں مبتلا ہیں چالیس کروڑ انسان کی ذہنیت نہایت خطرناک حالات میں بدل چکی ہے نسلاً بعد نسل وہ ذلت و رسوائی کے گڑھے میں گرتے چلے جاتے ہیں وہ انگریز جس نے ہندوستان پر قبضہ کیا ہوا ہے وہ ھندوستان کو آزادی دینے کا اعلان کر رہا ہے لیکن سیاسی لیڈر آپس میں لڑ رہے ہیں کہ تمہارے اتنے ممبر ہونے چاہئیں اور ہمارے اتنے اگر ہندوستان کی سچی محبت ان کے دلوں میں ہوتی تو میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک شخص کہتا کہ کسی طرح ہندوستان آزاد ہو جائے کسی طرح چالیس کروڑ انسان غلامی کے گڑھے سے نکل آئے چلو تم ہی سب کچھ لے لو مگر ہندوستان کی آزادی کی راہ میں روڑے مت اٹکاؤ لیکن بجائے اس کے کہ انہیں ہندوستان کی آزادی کا فکر ہو انہیں چالیس کروڑ انسانوں کی غلامی کی زنجیریں کاٹنے کا احساس ہو وہ معمولی معمولی باتوں میں آپس میں لڑ رہے ہیں''۔ (الفضل ۲۵/جون ۱۹۴۵ء)

اس خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور نے گویا ۲۲/جون کو پیشگوئی کے رنگ میں ۲۲/دن بعد ختم ہونے والی کانفرنس کے نتیجہ کا اعلان فرما دیا تھا۔ آئندہ اشاعت میں حضور رضی اللہ عنہ کی یہ پیشگوئی ملاحظہ فرمائیں جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ ہندوستان کو آزاد کرنے کی خوش قسمتی انگلستان کی لیبر پارٹی کو ملنے والی ہے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے
(حضرت مسیح موعودؑ)

# خطبہ جمعہ

## سٹیٹ ہاؤس گیمبیا کی مسجد کے امام نے

# مباہلے کا چیلنج قبول کرلیا

## اللہ تعالیٰ اس سال میں ہرگز جماعت کو ذلیل و رسوا نہیں ہونے دے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
مورخہ ۵/ ستمبر ۷ ۱۹۹ء بمطابق ۵/ تبوک ۶ ۷ ۱۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد ان محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - اياك نعبد و اياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج کے خطبے کا موضوع گیمبیا کے حالات ہیں جن کو عمداً میں نے اب تک جماعت کے سامنے پیش نہیں کیا کیونکہ بعض ایسی صورتحال تھی جو کسی خاص کروٹ بیٹھ نہیں رہی تھی اور معین طور پر آخری صورت میں بہت سے امور تحقیق کے محتاج تھے اور چونکہ اس تحقیق کے دوران کچھ غلط خبریں بھی ملتی رہیں کچھ صحیح بھی، پھر ان کی چھان بین کرنی پڑی، حکومت کے بیانات مختلف رہے ایک دوسرے سے متضاد، ان کے متعلق بھی معلومات حاصل کرنی پڑیں اور سب سے بڑی بات جس کا انتظار رہا وہ وہاں کے خبیث مولوی کا مباہلے کا عوام کے سامنے ریڈیو، ٹیلی ویژن پر اقرار تھا اور شروع سے لے کر آخر تک میرا اسی بات پر زور رہا کہ **اللہ تعالیٰ اس سال میں انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز جماعت کو ذلیل و رسوا نہیں ہونے دے گا** اس لئے جماعت احمدیہ گیمبیا کی پوری کوشش ہونی چاہئے کہ جس طرح بھی ہو اس بدبخت مولوی جس کا میں ذکر کروں گا اس کے کا مباہلے کے اوپر اقرار کا یا تحریری بیان پہنچائیں یا اسے عوام الناس میں اسے قبول کرنے کی دعوت دیں- یہ خلاصہ ہے اس رپورٹ کا اور اب میں کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں- جو آنکھیں کھولنے والی تفصیل ہے کیونکہ اگر ہم تحقیق نہ کرتے تو یہ سارے امور ہماری نظروں سے اوجھل رہتے اور اس مولوی کی اچانک بکواس کی وجہ سے مزید گہرائی میں اترنے کا موقع ملا اور پتہ چلا کہ **ایک بہت گہری سازش ہے جس نے سعودی عرب میں پرورش پائی ہے اور مسلسل پاکستان سعودی عرب کے ساتھ اس میں شامل رہا ہے اور کویت اور مصر ، یہ ان کے خاص اڈے بنائے گئے ہیں** - کیا واقعہ ہوا اور کس طرح یہ جماعت کے خلاف سازشیں پلتی ہیں اس کا ایک بہت ہی اچھا موقع ہے کہ آپ کے سامنے یہ پورا نمونہ پیش کر سکوں-

چھ جون کو جب میں امریکہ کے سفر پر تھا پہلی بار گیمبیا کے سٹیٹ ہاؤس سے ایک امام نے جماعت کے خلاف خطبہ دیتے ہوئے وہی بکواس کی جو پاکستانی مولوی کیا کرتے ہیں اور انہی کے الفاظ میں ہمارے مولویوں کو گالیاں دیں- نعوذ باللہ من ذلک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ کہا وغیرہ وغیرہ- وہ ساری تہمتیں جن کا مؤثر، معین، منہ توڑ جواب دیا جا چکا ہے وہ ساری اس علم کے بغیر کہ ہم اس سے پہلے ان سب باتوں کا جواب دے چکے ہیں طوطے کی طرح رٹی ہوئی باتیں مولوی نے بیان کرنی شروع کیں- ۶/ جون کا اس کا پہلا خطبہ تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا شرارت نئی نئی ہے لیکن جماعت کو میں نے سمجھایا کہ یہ جو کچھ بھی بولتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک الٰہی تائید کا سال ہے اس سے آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا لیکن ایک دفعہ اس سے دستخط کروا دیں تاکہ عوام الناس گیمبیا کے عوام بھی اور دنیا کے عوام بھی یہ جان جائیں کہ اس نے جان بوجھ کر مباہلے کو قبول کر لیا تھا پھر اللہ کی تقدیر جو دکھائے گی وہ ہم بھی دیکھیں گے اور دنیا بھی دیکھے گی- اس بات میں بہت وقت لگا اور اس وقت کا یہ فائدہ پہنچا کہ اندرونی طور پر جو سازش پکی تھی، کب چلی تھی، کیسے ہوئی وہ سارے مناظر ہمارے سامنے ابھر آئے- مولوی شروع میں تو یہ کہہ کے ٹالتا رہا کہ مباہلہ آمنے سامنے ہوا کرتا ہے اور مباہلے کے متعلق فریقین سامنے جمع ہونے چاہئیں- میں نے کہا فوراً مان جائیں ان سے کہیں آمنے سامنے مباہلہ ہو گیمبیا میں ہو تم بھی نکلو اپنے ساتھی لے کر ہم بھی نکلتے ہیں ہمیں تمہارے قتل وغارت کی کوئی پرواہ نہیں- گیمبین احمدی خدا کے فضل سے بہت بہادر اور دلیر احمدی ہے اور ہم سب میدان میں آتے ہیں- جب یہ کہا تو پھر ٹال گیا کہ مباہلے اس طرح تو نہیں ہوا کرتے اور کئی قسم کی بے ہودہ باتیں کر کے اس سے اس نے اپنا دامن بچا لیا لیکن آخر اس کو مباہلہ قبول کرنا پڑا اور مباہلہ قبول ابھی حال ہی میں اس نے کیا ہے- جرمنی کے دورے کے دوران کئی قسم کی تشویشناک خبریں ملتی رہیں مگر میں اسی بات پر زور دیتا رہا کہ ایک دفعہ مباہلہ کروالو پھر دیکھیں گے اور پہلی دفعہ اس نے مباہلے کا اقرار کر لیا اور عوام میں لوگوں کے سامنے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اپنے خطبے میں اس نے یہ کھلم کھلا اقرار کیا کہ میں مباہلے کو تسلیم کرتا ہوں اور میرے نزدیک نعوذ باللہ من ذلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جھوٹے ہیں اور جو باتیں میں بیان کر رہا ہوں وہ سچی ہیں یہ کہہ کر جب اس نے مباہلے کی قبولیت کا اعلان کیا تو وہ پہلا دن تھا جو مجھے چین کی نیند آئی ورنہ اس سے پہلے بہت سخت پریشانی اور گھبراہٹ اور روحانی، دلی اور ذہنی اذیت میں مبتلا رہا جس کے آثار جماعت نے بھی محسوس کئے ہوں گے- کئی لوگ مجھے لکھتے رہے ہیں کہ آپ کی اس دفعہ کی سفر کی تقریروں وغیرہ میں ایک بے چینی سی معلوم ہوتی تھی وہ کیا بات تھی تو میں چاہتا تھا کہ خطبے میں جب سب بات ایک اپنے منتہیٰ کو پہنچ جائے تب میں جماعت کے سامنے ان سب باتوں کا اعلان کروں تو خدا کے فضل سے آج وہ جمعہ ہے جس میں سارے معاملات اپنے آخری منتہیٰ تک پہنچ گئے ہیں اور اب میں آپ کے سامنے یہ ساری باتیں کھول سکتا ہوں-

چھ جون کو اس نے جو اعلان کیا جماعت کے خلاف سٹیٹ ہاؤس سے ایک ایسا خطبہ دیا جس میں صدر گیمبیا خود بیٹھا ہوا تھا اور وہ خطبہ گورنمنٹ کے ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر مشتہر کیا گیا- جب صدر سے یہ پوچھا گیا کہ کیا آپ اس میں ملوث ہیں تو اس نے کہا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یہ تو میرا امام ہے میں بیٹھا ہوا ہوں بس اس سے زیادہ میرا کوئی قصور نہیں- جب مذہبی امور کے وزیر سے پوچھا گیا کہ جناب یہ اگر قصور کسی کا نہیں تو اس کو آپ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پہ کیوں مشتہر کر رہے ہیں- اگر حکومت کا اس میں کوئی دخل نہیں اور پھر جماعت کا ریڈیو اور آپ کے گورنمنٹ ٹیلی ویژن پر ظاہر ہونا بند کیوں کروا دیا گیا ہے ؟ اس کی بکواس جاری ہے اور جماعت کا جواب دینا بند کروا دیا گیا ہے- وہ اتنے جھوٹے لوگ ہیں کہ ملاقاتوں میں کہتے ہیں اوہو یہ تو غلطی ہے ہمارا تو کوئی دخل نہیں، یہ تو ایک عام کمینہ سا امام ہے اور اتفاق سے سٹیٹ ہاؤس کے اوپر اس کے خطبے چلتے ہیں ورنہ حکومت کا تو اس میں کوئی بھی تعلق نہیں یہ وہ بیان دیتے رہے- لیکن بی بی سی کا ایک پروگرام ہے "فوکس آن افریقہ" (Focus on Africa) اس نے ان خطبات کا نوٹس لیا اور حکومت کی سازش پر سے پہلی دفعہ خوب کھل کے پردہ اٹھایا ہے- بی بی سی کے پروگرام میں ایک گیمبین افریقن کا خط بیان کیا گیا ہے- اب

ظاہر ہے کہ اگر بی بی سی اس شخص لکھنے والے کو اہمیت نہ دیتی اور خود یقین نہ کرتی کہ یہ باتیں سچی ہیں تو کھل کر گیمبیا کے صدر اور اس کی حکومت کو ملزم نہ بناتی ورنہ ان کے خلاف مقدمے چل سکتے تھے کئی قسم کی کارروائیاں ہو سکتی تھیں۔ بی بی سی نے بڑی بہادری کے ساتھ ایک گمنام آدمی کا خط اپنی نشریات میں ظاہر کیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ پیچھے کیا ہو رہا ہے اور کون ملوث ہے۔ دو دفعہ بی بی سی نے ایسے خطوط پڑھے اور سارے گیمبیا میں بی بی سی بہت پاپولر یعنی ہر دلعزیز ہے اور انہوں نے سنا سب نے۔ مختصراً ایک خط میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک گیمبین جس کے متعلق انہوں نے بتایا نہیں کہ کون لکھنے والا ہے اس نے ان باتوں کا اظہار کیا ہے وہ کہتے ہیں ”ایک شخص نے جس کو حکومت کی پشت پناہی حاصل ہے یہ اقدام کیا ہے جو سراسر منفی، غیر مذہبی اور شیطانی اقدام ہے“۔ میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ گیمبیا کے عوام بہت شریف النفس لوگ ہیں اس وہم میں ہرگز مبتلا نہ ہوں کہ وہ اس سازش میں شریک ہیں۔ گیمبیا پاکستان نہیں ہے، گیمبیا ایک آزاد ملک ہے اور شریف النفس لوگ ہیں جو بہادری کے ساتھ اپنے مؤقف کو بیان کرتے ہیں پاکستان میں جو بھٹو نے کارروائی کی یا ضیاء الحق نے کی اس میں ساری قوم نے بزدلانہ رویہ اختیار کیا جو شرافت کی آواز تھی وہ گنگ ہو گئی جو خبیث اور شیطانی آواز تھی وہ نہ صرف اٹھتی رہی بلکہ خوب کھل کے اس کو ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں شہرت دی گئی اور سارا ملک اس سازش میں گویا عمداً شریک ہو گیا۔

گیمبیا کا معاملہ ہرگز وہ نہیں ہے یہ ایک بالکل اور قصہ ہے جوں جوں میں اس سے پردہ اٹھاؤں گا آپ حیران ہوں گے کہ دکھایا یہ جا رہا ہے کہ گویا گیمبیا بھی ایک اور ملک ہے جس نے احمدیت کو غیر مسلم قرار دیدیا ہے اور سارے عوام اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ سٹیٹ ہاؤس سے خطبے دیئے جا رہے ہیں مگر ان خطبوں کی اصلیت کیا ہے وہ میں آپ کو اس خط کے ذریعے اور بعض دوسرے شواہد سے پیش کروں گا۔ اس نے کہا ”حکومت کی پشت پناہی حاصل ہے یہ اقدام کیا ہے سراسر منفی، غیر مذہبی اور شیطانی اقدام ہے جو گیمبیا کی ایک قانون کی پابند اور امن پسند جماعت کے خلاف اس نے اٹھایا ہے خاص طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف امام فاتح نے جو گند اچھالا ہے سراسر جھوٹا اور قابل نفرت ہے“۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہمارے جواب سے پہلے ہی ایک ایسے ادارے کو جواب کی توفیق بخشی جس کا ہمارے ساتھ کوئی بھی رابطہ نہیں تھا ہمیں پتہ بھی نہیں تھا کہ انہوں نے کچھ پروگرام میں ہماری جماعت کا ذکر بھی داخل کرنا ہے اور لکھنے والا ضرور کوئی ایسی اہم شخصیت ہے جس کو بی بی سی نے رد نہیں کیا۔ کیونکہ اگر بی بی سی پہ مقدمہ چلتا تو وہ اس کو پیش کر سکتے تھے۔ ”الجزائر میں ہونے والے مذہبی فسادات ساری دنیا کے لئے ایک انتباہ کی حیثیت رکھتے ہیں اس ساری صورت حال کا ذمہ دار صرف امام فاتح نہیں بلکہ ایک شیطانی لیڈر ہے جو اس کے ساتھ ہے اور یہ بھی بعید نہیں کہ صدر اور وزیر داخلہ بوجنگ بھی شریک ہوں“۔ پہلی دفعہ یہ لکھا ہے اس نے اسی وقت کہ بعید نہیں کہ وہ اس میں شریک ہوں۔ پھر اس نے لکھا کہ ”گیمبیا ایک ایسا ملک ہے جس میں مختلف مذاہب اور فرقوں کے لوگ آباد ہیں اس لئے یہ انتہائی غیر آئینی اقدام ہو گا کہ ایک طاقتور دوسرے کمزور کو نشانہ بنائے اور اپنے عقائد ان پر ٹھونسے۔ ہم آزاد مذہبی اور سماجی پرامن زندگی گذارنا چاہتے ہیں“۔ سارے گیمبیا کو یہ پیغام پہنچا۔ اور ایک اور پیغام جو پہنچا اس میں یہ بھی تھا کہ یہ عربوں کا پیسہ ہے اس کے پیچھے سیاسی ہاتھ ہیں اور گیمبیا کی حکومت پیسے کھا کر یہ کام کر رہی ہے پوری طرح اس میں ملوث ہے اور ایک پیغام میں صدر کو مخاطب ہو کے کہا گیا کہ اگر تم ان سے جو مذہبی اختلاف رکھتے ہیں ایسی گہری کدورت رکھتے ہو کہ ان کے قتل عام کو جائز قرار دیتے ہو تو احمدیوں سے پہلے اپنے قبیلے میں واپس جاؤ تمہارا سارا قبیلہ مشرک ہے اور بت پرستی کرتا ہے اور انتہائی گندی رسم و رواج میں مبتلا ہے تو صدر صاحب آپ اپنے قبیلے کی طرف لوٹیں اور وہاں سے جہاد شروع کریں جن میں صدر صاحب ایک اقلیت ہیں۔

تو یہ ساری باتیں میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ جو باتیں آگے بڑھیں اس میں ہرگز گیمبیا بطور ملک کے کسی سازش میں شریک نہیں ہے صرف ایک شیطانی ٹولہ ہے جیسا کہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ یہ شیطانی ٹولہ ہے جس نے عربوں سے پیسے کھا کے یہ کام شروع کیا اور ابھی تک مختلف ذرائع سے اس کام کو آگے بڑھا رہے ہیں کیونکہ پیسے کھائے جا چکے ہیں وہ اگلنے کی ان کو توفیق نہیں۔ گیمبیا کے اخبارات نے امام کے خطبے کا بہت سخت نوٹس لیا اور اسے رجیم قرار دیا۔ اس کے خلاف ایسی زبان استعمال کی کہ میں ابھی اس وقت پڑھ نہیں سکتا کیونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے مگر یہ مواد سارا رفتہ رفتہ پیش ہو گا جو کہتے ہیں نا "Fight is On" اب یہ جھگڑا اچل پڑا۔ صرف ایک مباہلے کی قبولیت کا انتظار تھا اب ایک سال باقی ہے اور دیکھیں کیا ہو گا اور کیا ہو رہا ہے اور مباہلے کے اقرار کے بعد ابھی سے خدا تعالیٰ نے کیا باتیں ظاہر کرنا شروع کر دی ہیں۔ ”آبزرور“ نے ایک بہت اچھا مضمون لکھا ہے اس کو بھی میں سردست چھوڑ رہا ہوں۔ سیکولرازم، چرچ، سٹیٹ ساری باتوں پر اس نے بہت اچھا تبصرہ کیا ہے غرضیکہ گیمبیا کے عوام اور گیمبیا کے اخبارات مسلسل کلیۃً آزاد ہیں اور وہ ایک ذرہ بھی اس سازش سے متاثر نہیں بلکہ وہ کھلم کھلا اپنی حکومت کے ان چہروں سے پردے اٹھا رہے ہیں جو گندے اور خبیث چہرے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے جو میں نے بیان کر دیا اس کے ثبوت ان اخبارات کے حوالوں سے بعد میں کسی وقت میں پیش کروں گا۔ اب میں واپس آتا ہوں اس سازش کی نقاب کشائی کی طرف۔

اس ملک کے صدر اس وقت یحیٰ جامع صاحب ہیں اور صدر یحیٰ جامع صاحب اور وزیر تعلیم کا اپنا تاثر جو ان واقعات سے پہلے کا جماعت کے متعلق ہے وہ ایک مسلمہ تاثر جو شائع ہو چکا اخبارات، ریڈیو میں اس کا ذکر آگیا وہ ہمارے داؤد صاحب جو امیر تھے ان کے گیمبیا چھوڑنے کے اوپر ان دونوں نے جو اپنے تاثرات بیان کئے وہ یہ ہیں۔ صدر صاحب گیمبیا جو موجودہ صدر ہیں انہوں نے کہا ”جہاں تک اس ملک میں جماعت احمدیہ کا تعلق ہے انہوں نے بڑے عظیم کام کئے ہیں جو حکومت گیمبیا نہیں کر سکتی تھی“۔ یہاں حقیقت بول پڑی ہے اور ابھی اس سازش نے پر پرزے نہیں نکالے تھے تو صدر کو اور وزیر تعلیم کو حقائق کا اعتراف کرنا پڑا اور یہی حقائق کا اعتراف ہے جو ان کو اب ملزم قرار دے رہا ہے مجرم قرار دے رہا ہے ملزم تو ہیں ہی مجرم بھی قرار دے رہا ہے۔ **”جہاں تک اس ملک میں جماعت احمدیہ کا تعلق ہے انہوں نے بڑے عظیم کام کئے ہیں جو حکومت گیمبیا نہیں کر سکتی تھی۔ حکومت سکول تعمیر نہیں کر سکتی تھی یہ غربت کا عالم تھا لیکن جماعت احمدیہ نے کئے۔** حکومت ہسپتال نہیں بنا سکتی تھی۔ اور واقعۃً جو ہسپتال ہم نے تعمیر کر کے دیئے ہیں جس طرح لوگوں کا اس طرف رجحان ہے اس کا عشر عشیر بھی ان کے ہسپتال کام نہیں کر سکتے۔ دکھا نہیں سکتے جو حکومتوں کے پیسوں سے بنائے گئے ہیں۔ **”حکومت ہسپتال نہیں بنا سکتی تھی آپ نے بنا دیئے۔ آپ نے گیمبیا کے لوگوں کو مذہبی اور اخلاقی تعلیم دی“۔** یہ اب یاد رکھیں کہ اس کے بعد کی بکواس کا رنگ کیا ہے اور اس کا کیا ہے۔ اسی طرح صحت کی سہولیات بھی گیمبیا کو مہیا کیں جو حکومت گیمبیا نہیں کر سکتی تھی۔ اہل گیمبیا آپ کے جانے سے غمگین ہوں گے“۔ یہ بھی سچی بات ہے اہل گیمبیا بہت غمگین ہیں اور بہت غصے کا اظہار کر رہے ہیں اپنی حکومت کے خلاف اس لئے آپ لوگوں کو گیمبیا کے رہنے والے معزز لوگوں کے خلاف ایک ذرہ بھر بھی کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے سارا گیمبیا ایک زبان ہو کر جماعت کی تائید میں اٹھ کھڑا ہوا ہے اور یہ شرارت ہے یہ بالا بالا محض پاکستان کی نقالی اور ان کی حکومت اور ان کے بعض کارندوں کی شرارت کے نتیجے میں عربوں سے پیسہ کھانے کا یعنی ذاتی پیسہ کھانے کا ایک ذریعہ بنایا گیا ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ ”جماعت احمدیہ کے کام عظیم ہیں اور کامیابیاں قابل ذکر ہیں ہم آپ کی بہتری کے خواہاں ہیں“۔

وزیر تعلیم نے یہ کہا ”ابتداء سے ہی احمدیہ مسلم مشن نے تین بنیادی امور میں مثبت ترقی کی ہے جن میں نمبر ایک انسان کی ترقی میں تعاون۔ نمبر دو روحانیت میں ترقی۔ نمبر تین تعلیم اور صحت کے میدان میں ترقی“۔ یہ وزیر تعلیم صاحب اب خدا جانے کیا کہیں گے مگر کل تک یہ کہہ رہے تھے ”ان تینوں امور میں انہوں نے قابل ستائش کام کیا ہے جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے“ یہ خاتون ہیں وزیر **”میں پوری اتھارٹی سے بتا سکتی ہوں کہ جماعت احمدیہ نے حکومت گیمبیا سے تعاون کر کے تعلیم کو دیہات میں غریب لوگوں کے گھروں تک پہنچا دیا“۔** یہ خدمات ہیں جن کے نتیجے میں اب جو حکومت گیمبیا نے پر پرزے کھولے ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پہلی بار چھ جون کو امریکہ میں یہ صورت حال سامنے آئی اور تعجب ہوا کہ اچانک اس مہینے میں یہ کیوں کارروائی شروع ہوئی۔ کون سی ایسی بات تھی اس سے پہلے میرا ٹیلی ویژن پر گیمبیا کے لئے خطاب تھا ذہن اس کی طرف بھی جاتا تھا کہ شاید وہ ہو لیکن اس سے بھی پہلے اور کارروائیاں تھیں جو ہو چکی تھیں مجھے علم نہیں تھا اور ۲۳ر مارچ کا دن ایک خاص اہمیت رکھتا ہے لیکن اس سے پہلے جنوری میں یعنی اسی سال کی جنوری میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں میں اب ان کے چہرے سے پردہ


GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
SOniky NIR
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

اٹھانے لگا ہوں۔

گیمبیا کے موجودہ صدر یحیٰ جامع نے ۲۲ر جولائی ۱۹۹۴ء کو سٹیٹ ہاؤس پر حملہ کیا یعنی میں پہلے کی ان کی تاریخ بتا رہا ہوں یہ کون صاحب ہیں۔ سٹیٹ ہاؤس پر حملہ کیا اور ملک کا کنٹرول سنبھال لیا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ یہ حملہ بھی ایک سازش کا نتیجہ تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ آج سے کئی سال پہلے۔ اس وقت داؤد حنیف صاحب ملک کے امیر تھے ان کے زمانے میں ایک ایسی مجھے رپورٹ ملی جس سے مجھے شبہ پیدا ہوا کہ کچھ بہت سی گہری باتیں ہیں جو آئندہ رونما ہونے والی ہیں۔ داؤد اجوار اصاحب کی حکومت تھی ایک فوجی افسر جس کا اب ان کو نام یاد نہیں لیکن ہمارے خط میں جو لکھا تھا اس میں بھی نام نہیں لکھا گیا۔ ایک فوجی افسر کو ڈاکٹر نے دوائی کے لئے Queue میں کھڑا ہونے پر مجبور کیا اور وہ اپنی بڑی شان میں تھا کوئی بعید نہیں کہ وہ یہی شخص ہو اور انتہائی غصے کا اظہار اس نے کیا کھڑا تو رہا دوائی کی خاطر لیکن اس نے کہا کہ جب ہماری فوجی حکومت آئے گی تو ہم ایک ایک بات کا بدلہ لیں گے۔ اب یہ سازش کہ حکومت کے خلاف فوج میں ایک بات پنپ رہی ہے اور داؤد اجوار اصاحب کو اور ان کی حکومت کو علم نہیں اور بہت پہلے اس بات کا وہ اقرار کر لیتے ہیں کہ ہم نے کچھ کرنا ہے اس سازش کے متعلق میں نے ان کو متنبہ کیا میں نے کہا آپ اس کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ یہ آئندہ آنے والے حالات کا پیش خیمہ ہے حکومت کے خلاف سازش پک رہی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ مزید رابطے بڑھائیں اور فوج کے اندر کون کون ملوث ہے اور کیا کچھ ہو رہا ہے اس پر توجہ دیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اس طرف توجہ نہیں دی گئی حالانکہ میرے پاس خطوط موجود ہیں جس میں میں نے ان کو تاکید کی تھی کہ آپ اسے معمولی بات سمجھ رہے ہیں ایک فوجی افسر کا غصے کا اظہار، ہر گز یہ بات نہیں۔ گہری سازش پنپ رہی ہے اور اس میں فوج ملوث ہوتی ہے آئندہ جب ظاہر ہوگی تب آپ کو سمجھ آئے گی کہ کیا ہو رہا ہے لیکن بہر حال اپنی طرف سے انہوں نے نیک نیتی سے جو بھی کام کرنے تھے کئے اور بہت اچھے اچھے کام کئے مگر اس معاملے میں ایک کوتاہی شاید وہ مقدر تھی وہ ان سے ہو گئی۔ چنانچہ صدر یحیٰ جامع نے جو اب موجودہ صدر ہیں ۲۲ جولائی ۱۹۹۴ء کو سٹیٹ ہاؤس پر حملہ کیا اور یہ واقعات جو میں بیان کر رہا ہوں یہ اس سے بہت پہلے کے ہیں اور ملک کا کنٹرول سنبھال لیا۔ پھر ستمبر ۱۹۹۶ء میں الیکشن کروانے کے بعد صدارت کا عہدہ سنبھالا۔ یہ پہلے سے سازش تھی کہ ایک فوجی حکومت ہوگی اور پھر وہ عوامی گویا عوام الناس کی نمائندہ دکھائی جائے گی چنانچہ انہوں نے صدر کا عہدہ سنبھالا۔ جنوری ۹۷ء میں 'اسی سال شروع میں' پارلیمانی انتخاب جیتے کیسے جیتے اس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں لیکن جنوری میں انتخاب جیتتے ہی رمضان مبارک میں یہ سعودی عرب پہنچے ہیں اور عمرہ کی ادائیگی کی ہے وہاں۔ اب ان سب باتوں سے اب پردے اٹھے ہیں کہ کیا ہو رہا تھا اور کب سے ہو رہا ہے۔

وہی مہینہ جس میں ہمارا مباہلے کا اعلان کیا جا رہا ہے اسی مہینے میں ان صاحب نے پہلی دفعہ حکومت پر قبضہ کر کے سعودی عرب کا دورہ کیا ہے اور ستمبر ۹۶ء میں الیکشن کروانے کے بعد جو اس نے صدارت کا عہدہ سنبھالا تھا اس کا ایک نیا آغاز جنوری میں کیا گیا تھا۔ یہ آغاز کیا ہے میں آپ کو سمجھاتا ہوں۔ اس کے بعد سعودی عرب سے واپس آنے کے بعد ۲۳/ مارچ ۱۹۹۷ء کو وزیر مذہبی امور میجر بوجنگ اور سٹیٹ ہاؤس کے امام وہی فاتح امام ان سب نے پاکستان کا دورہ کیا ہے اور اس سے پہلے سینیگال کا جو پاکستانی سفیر ہے وہ یہاں پہنچا ہے اور اس سال میں اب تک چار دفعہ وہ یہاں آچکا ہے اور ہر دفعہ صدر سے ملاقات کی ہے اور ان سفیر کے اپنے متعلق ہماری رپورٹیں یہی ہیں کہ کوئی مذہبی انسان نہیں مگر حکومت کا غلام ضرور ہے اس کے ساتھ متعلق ہیں یہ واقعات کیونکہ اس سے پہلے سالوں میں کبھی بھی وہ سفیر جو سینیگال میں متعین ہوا کرتا تھا بھی یہ وہ گیمبیا کا سال میں شاید ہی ایک دفعہ دورہ کرتا ہو اور وہ بھی قومی تقریب کے موقع پر اور وہ بھی ہر دفعہ نہیں۔ یعنی گیمبیا کی سفیر پاکستان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی اگرچہ دونوں جگہ کا یہی سفیر تھا۔ تو یہ سفیر صاحب ۲۳/ مارچ کے اس واقعہ سے پہلے لازماً صدر سے ملے ہیں اور چار مرتبہ اس دفعہ گئے ہیں وہاں جا کر صدر سے ملتے رہے ہیں اور کچھ باتیں ہوتی رہی ہیں۔ اس ۲۳/ مارچ کے دورے میں وزیر مذہبی امور بوجنگ اور سٹیٹ ہاؤس کے امام یہ تینوں شامل تھے پہلے پاکستان گئے پھر وہاں سے کویت آئے اور پھر مصر۔ اب یاد رکھیں کہ یہی اڈے ہیں احمدیت کی مخالفت کے جو سعودی عرب نے قائم کر رکھے ہیں۔ اندھوں میں کانا راجہ تو آپ نے سنا ہو گا لیکن کانوں میں اندھا راجہ شاید نہ سنا ہو۔ ایک ایسا ہی کانوں کا اندھا راجہ ہے جس کو اب موقع مل گیا ہے جو اس سازش میں اپنی طرف سے دماغ کا کام کر رہا ہے یعنی بے دماغی کی حقیقت میں۔ اس نے ان سب کو اپنے سفیر کے ذریعے اس بات پر اچھالا ہے اور سعودی عرب جو پہلے سے سازش کے ذریعے ان کو لا رہا تھا اس بات کا منتظر تھا کہ کسی طرح پاکستان بھی ساتھ ملوث ہو جائے تو پھر ہم مل کر یہ کاروائی کریں ان کو یہ موقع مل گیا۔ اور یہ صاحب جو اندھے راجے کا میں نے ذکر کیا ہے یہ پہلے بھی ایک ایسی پوزیشن میں تھے جو سعودی عرب کی چھت سے لٹکے ہوئے تھے اور سعودی عرب کی نمائندگی ہی میں یہ مصر بھی پہنچے تھے اور مصر میں بعینہ یہی سازش پہلی دفعہ شروع کی اور افریقن ملکوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف غیر مسلم ہونے کے اعلان کا پہلی بار انہوں نے وہاں کوشش کا اظہار کیا۔ وہ جلسہ کلیۃً ناکام رہا۔ افریقن ممالک خصوصاً غانا نے بڑی عقل اور غیرت کا مظاہرہ کیا انہوں نے کہا یہ تم نے کیا بکواس کی ہے اس لئے ہمیں بلایا تھا۔ اس شیطانیت کو اپنے گھر میں رکھو۔ افریقن ممالک اس کو قبول نہیں کریں گے چنانچہ وہ سازش ان کی کلیۃً ناکام رہی۔

یہ میں بہت پہلے کی بات کر رہا ہوں جب حکومت پاکستان مجبور ہو گئی تھی ان صاحب کو باہر نکالنے پر اور سعودی عرب کے بادشاہ نے ان کو رابطہ عالم اسلامی کا انچارج بنا دیا تھا اور یہ رابطے تھے یہ اڈے ہیں پاکستان اور کویت اور مصر اور سعودی عرب۔ اس کو پہچان لیں آپ۔ یہ اڈے ہیں جہاں سب سازشیں پنپتی ہیں۔ چنانچہ اس ۲۳/ مارچ کے دورے میں یہ تینوں شامل تھے پاکستان سے شروع ہوئے وہاں کچھ دیر ٹھہرے وہاں سازش نے کئی قسم کے رنگ اختیار کئے ہوں گے ہمیں علم نہیں ان میٹنگز کا کیا باتیں ہوئیں لیکن کویت آئے ہیں پھر مصر آئے ہیں پھر اپنے ملک واپس پہنچے ہیں اور ۶ر جون سے کئی مہینے پہلے کی یہ بات ہے لیکن سوال یہ تھا کہ یہ ستمبر میں ہی ہوئی تھی یا اس سے پہلے تھی چنانچہ ہم نے جب تحقیق کی تو پتہ لگا کہ اس سال جنوری میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے رمضان کے مہینے میں سعودی عرب میں یہ سازش اپنی تکمیل کو پہنچ چکی تھی اور وہاں ایک ایسا خوفناک ڈرامہ کھیلا گیا جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی صریح گستاخی اور بدتمیزی پر مشتمل تھا اور ایسی گستاخی ہے کہ کوئی شخص بھی جو، کوئی حکومت بھی اگر غیرت رکھتی ہو اور اپنے خیال میں رسول اللہ ﷺ کی ہتک پر پھانسی کی سزا دینا چاہے تو ان سعودیوں کو سزا دی جانی چاہئے تھی جنہوں نے ایک ڈرامہ رچایا ہے اس ڈرامے کا حال یہ ہے، سنئے۔

جدہ ایئر پورٹ پر جنوری میں ان کے صدر عمرہ کرنے کے لئے گئے۔ سعودی وزیر شاہ مدانی نے ان کا استقبال کیا اور ریڈ کارپٹ بچھائے گئے جو بہت عظیم بڑی بڑی غیر ملکی شخصیتوں کے لئے بچھائے جاتے ہیں۔ جمعہ ان کو خانہ کعبہ میں پڑھایا گیا وہاں سے جو ان کے ساتھ شروع سے اس سازش میں ملوث ہیں۔ وہ جو موجودہ امام ہیں اس کے ساتھ پڑھنے والے ایک ڈاکٹر صالح الحمیدی ہیں جو اکٹھے سعودی عرب میں کافی دیر تک تعلیم پاتے رہے ہیں اور یہ امام اس وقت سے تیار ہو رہا ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ جب فوجی سازش ہوئی ہے اس سے پہلے کے قطعی ثبوت مل گئے ہیں کہ یہ پانچ سال وہاں پڑھتا رہا اور امام ڈاکٹر صالح الحمیدی کے ساتھ اس کے بہت تعلقات ہوئے وہ طالبعلم تھا یا نہیں مجھے اب پکا پتہ نہیں لیکن اس وقت سے ان کی آپس کی دوستی ہے۔ یہ وہی امام ہیں سٹیٹ ہاؤس کا جب آغاز ہوا ہے ۱۹۹۶ء میں جب اس نے قبضہ کیا تو پھر سٹیٹ ہاؤس ایک بنایا گیا اس میں ایک مسجد کی تعمیر ہوئی اس وقت اس کا افتتاح کرنے والا یہی امام تھا اس امام نے انتخاب کے نتائج پر صدر کو مبارکباد دی اور ٹیلی ویژن گیمبیا کا ایک نمائندہ ساتھ تھا اس ساری کاروائی کی تصویر کھینچ رہا تھا اور گیمبیا پر یہ تاثر پیدا کرنا تھا کہ یہ سعودی عرب کی کاروائی انٹرنیشنل ہو رہی ہے سب دنیا کو دکھائی جا رہی ہے اور گیمبیا کے صدر کی اتنی عزت افزائی ہو رہی ہے وہ جس ٹیلی ویژن کے نمائندے نے یہ کاروائی ریکارڈ کی ہے وہ اپنی زبان میں، گیمبین زبان میں ریکارڈ کی ہے اور گیمبیا کے ٹیلی ویژن سٹیشن کو گنتی کے لوگ دیکھتے ہیں، کچھ غربت کی وجہ سے، کچھ سٹیشن کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے تو ان کو دکھانے کے لئے کہ ہمارا امام کتنے عظیم الشان کام کر رہا ہے اور سعودی عرب میں اس کی کتنی عزت ہے اس ساری کاروائی کو اس نے ٹیلی وائز کیا ہے اور وہ ٹیلی ویژن کی ویڈیو ہمارے پاس ہے اس کا ایک ایک لفظ ہمارے سامنے ہے۔ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ ان کو یہ دھوکہ نہ رہے کہ یہ سنی سنائی باتیں ہیں۔

اس نے خوش آمدید کہا۔ اس امام نے انتخاب کے نتائج پر صدر کو مبارکباد دی اور اہل گیمبیا کو سلام پہنچایا۔ طواف اور سعی کے بعد یہ مدینہ ایئر پورٹ پر پہنچے تو سعودی حکام اور امام نے استقبال کیا اور جہاز سے


M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700087 ☎ 2457133

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ ☎ 649-04524

انتظار گاہ تک طویل ریڈ کارپٹ ان کے لئے بچھایا گیا- مسجد نبوی میں اب یہاں سے انتہائی شدید گستاخی اور بدتمیزی شروع ہو جاتی ہے اپنے سیاسی مقاصد کی خاطر- مسجد نبوی میں ظہر کی نماز کے لئے انہیں امام کے عین پیچھے پہلی صف میں کھڑا کیا گیا صرف یہ تھے جن کے آگے ان کی تسبیح سامنے سجدہ گاہ کے اوپر پڑی ہوئی تھی باقی سب اسلامی طریقے پر بغیر کچھ سامنے رکھے نماز پڑھ رہے تھے- نماز کے بعد تبصرہ نگار کہہ رہا ہے اب یہ اس کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں- "امام جامع کا مقام"- تبصرہ نگار کہہ رہا ہے اس وقت صدر جامع منبر رسول ﷺ پر کھڑے نفل پڑھ رہے ہیں- انا للہ و انا الیہ راجعون- ان کے کردار کی باتیں میں بعد میں بتاؤں گا- ان کے لئے تو منبر رسول پر نظر ڈالنا بھی گناہ ہے جس کردار کے یہ مالک ہیں لیکن سعودی عرب کو ان کے کردار سے کوئی بھی غرض نہیں تھی ان کی اپنی حالت کس قسم کے انسان ہیں، کیا ان کا چرچا گیمبیا میں ہوا ہے کیسے کیسے قتل میں ملوث ہونے کی گیمبین باتیں کر رہے ہیں- ہم نہیں کر رہے گیمبین باتیں کر رہے ہیں- اللہ بہتر جانتا ہے وہ سچی ہیں یا غلط لیکن بعض ثبوت میرے پاس موجود ہیں ان باتوں کی تائید میں جو تحریری ثبوت ہیں جو میں ابھی منظر عام پر نہیں لانا چاہتا-

اتنا مجھے علم ہے کہ ایک گندے بے ہودہ کردار کا گھٹیا انسان جو رسول اللہ ﷺ کے منبر پر قدم رکھنا تو درکنار اسے دیکھنے کا بھی اہل نہیں ہے اس کے متعلق سعودی عرب کیا کر رہا ہے سنئے- اس وقت وہ منبر رسول پر کھڑے نفل پڑھ رہے ہیں اور ان کی پچھلی لائن میں ان کے قافلے والے ہیں جیسے آنحضرت ﷺ کے پیچھے صحابہ کرام کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے- اندازہ کریں کیسی خبیثانہ حرکت ہے، کیسے آنحضرت ﷺ کے پیچھے صحابہ کرام کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے اب قافلہ والے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں- **یہ گیمبیا کے لئے یادگار دن ہے کیونکہ یہ گیمبیا کی تاریخ کے لئے سب سے سیاہ دن تھا جس میں نحوست کبھی بھی ایسی تاریکی بن کر نہیں چہروں پر آئی جیسے اس دن آئی ہے جب اس شخص نے منبر رسول کو گندا کرنے کی نعوذباللہ کوشش کی ہے** - اور سعودی عرب جس نے یہ ساری ٹیلی ویژن کا انتظام کیا اور ساری تقریر کے اوپر اپنی مہر ثبت کی ہے وہ دیکھیں وہ کیا ہو رہی ہے- آنحضرت ﷺ جب مدینے آئے تو آپ نے پہلی مسجد تعمیر کی تھی ہمارے صدر صاحب نے سٹیٹ ہاؤس پہنچ کر پہلی مسجد تعمیر کی ہے- رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس بدبخت کی مشابہتیں قرار دیں- مسجد قبا میں بھی صدر نے نماز پڑھی جبل احد بھی گئے- تبصرہ نگار نے کہا کہ جیسے مسلمانوں کو کامیابی ہوئی تھی اسی طرح اس صدر کو بھی ہوگی اس کے دورے میں بڑے نشانات ہیں اور واپسی پر جہاز تک سرخ کارپٹ بچھائی گئی اور اس طرح یہ روانہ ہوا- جہاں تک سعودی عرب کی میڈیا کا تعلق ہے اس کو کچھ پتہ نہیں جہاں تک ان کی ٹیلی ویژن کا تعلق ہے انہیں کچھ خبر نہیں جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے انہیں بھی نہیں بتایا جا رہا- یہ سازش اس کو پاگل بنانے کے لئے انہوں نے کی اور ان کے اپنے ٹیلی ویژن کا نمائندہ یہ تقریریں کر رہا ہے جس پر وہ صاد کر رہے ہیں واہ واہ کر رہے ہیں کہ بہت بڑا تاریخی دن طلوع ہو گیا ہے- گیمبیا میں فقہ مالکی ہے جہاں ہاتھ چھوڑ کر پہلو پر رکھتے ہیں اور نماز پڑھی جاتی ہے اس طرح- اس کے دکھاوے کا انداز دیکھیں مکے اور مدینہ میں جہاں بھی وہ ٹیلی ویژن کی تصویر دکھائی جا رہی ہے 'ویڈیو تصویر' اس میں ہاتھ باندھے ہوئے ہیں- اب سوال یہ ہے کہ جو شخص اپنے ملک میں مالکی ہو اور وہاں جا کے وہابی ہو جائے اس کے دین کا کیا قصہ ہے؟ کس دین سے وہ تعلق رکھتا ہے؟ واپس آ کے پھر ہاتھ نہیں باندھے شاید کسی کو خیال ہو کہ وہاں مالکیت سے مرتد ہو گیا تھا اور وہابی بن گیا تھا واپس آ کے پھر مالکی اور اسی طرح نماز پڑھتا ہوا دکھایا جاتا ہے-

اور دوسرے لطف کی بات یہ ہے کہ جنہوں نے وہ ویڈیو دیکھی ہے میں نے تو نہیں دیکھی کہ ویڈیو میں نماز کے دوران یہ دائیں بائیں بھی دیکھتے ہیں اور پیچھے مڑ کے دیکھتے ہیں نماز بھی نہیں پڑھنی آتی اور اس کو منبر رسول پہ کھڑا کروایا ہوا ہے- جن بدبختوں نے یہ ڈرامہ ایجاد کیا ہے ان بدبختوں کے ذہن پر لعنت ہے کہ اپنے سیاسی مقاصد کی خاطر اپنی طرف سے افریقہ میں دخول کا ایک طریقہ ایجاد کیا گیا جس کو ہرگز کامیابی نہیں ہو سکتی- یہ پتھر کی دیوار سے سر ٹکرائیں کبھی اس بات میں کامیاب نہیں ہوں گے- انشاء اللہ تعالیٰ- اور میں بتا رہا ہوں کہ ان کی یہ کوششیں، ویڈیو کا اب ہم ترجمہ کروا کر مشتہر کروائیں گے ساری دنیا میں اور اب ایک بات آپ کو بتاتا ہوں- **اب یہ مباہلہ بھی ہوگیا اب یہ ہماری جدوجہد جس کو کہتے ہیں لڑائی ON ہے اب- تو اب یہ چل پڑی ہے** - ان کا ٹیلی ویژن جو کچھ بھی بکواس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کرتا رہا ہے اور کرے گا یہ چند گنتی کے آدمیوں تک پہنچے گی مگر ایم-ٹی-اے کے ذریعے ساری دنیا ان کے چہرے دیکھے گی اور ساری دنیا کو ان کی گندگی اور ان کے پس منظر سے آگاہ کیا جائے گا اس لئے **آپ بالکل مطمئن رہیں، خوش رہیں آپ کا کچھ بھی نہیں بگڑا نہ کوئی بگاڑ سکتا ہے** - اہل گیمبیا آپ کی تائید میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اپوزیشن کو ہم نے ہرگز نہیں کہا کچھ بھی لیکن ان کے سربراہ نے اعلان کیا کہ یہ گیمبیا کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والے لوگ ہیں اس لئے ہم پر چھوڑیں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے آپ کو آرام سے بیٹھنا چاہئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں جماعت احمدیہ کا سوال نہیں ہے یہاں گیمبیا کی عزت پر ان بدبختوں نے ہاتھ ڈالا ہے اور ہمیں بے حیا کر کے دکھایا جا رہا ہے کہ سینتیس سال سے جماعت نے ایسی خدمات کیں جو ان کو خود اعتراف ہے کہ بڑی بڑی حکومتیں نہیں کر سکتی تھیں اور بے لوث اور ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ احمدیوں کی سینتیس سالہ خدمت کے دوران احمدیوں کے خلاف کسی قسم کی قتل کی دھمکی بھی ملی ہو- تو پاکستان کی نقالی تو کر رہے ہیں یہ بندر لیکن پاکستان کے حالات ہی مختلف ہیں- وہاں ظلم و ستم ہو رہے تھے بار بار تحریکیں چلتیں، احمدیوں کے اوپر بے انتہاء ہر قسم کے ظالمانہ حملے کئے گئے، قتل و غارت ہوئے، معصوم عورتوں کی جانیں لی گئیں، بچوں کو قتل و غارت کیا گیا، زندہ جلائے گئے لوگ- کہاں پاکستان کے بدبخت حالات اور کہاں گیمبیا کی سرزمین جو شرافت کی علمبردار ہے- ان کے جو گیمبیا کے تاثرات ہیں وہ میں پھر انشاء اللہ بعد میں کسی اور وقت میں بتاؤں گا- بہرحال امام فاتح کو میں نے بار بار جماعت سے کہا کہ اس کو کسی طرح آمادہ کریں کہ یہ مباہلہ منظور کر لے کیونکہ مجھے یہ فکر تھی کہ یہ دھوکہ بازی کرتے رہیں گے، شرارت بھی کریں گے اور مباہلے کی زد سے بھی بچنے کی کوشش کریں گے-

**پس الحمدللہ وہ رات جو میں نے کہا مجھ پر چین سے آئی وہ ۲۲/ اگست ۱۹۹۷ء کا خطبہ ہے جس کی مجھے اطلاع ملی تو میں نے کہا اب اللہ کا معاملہ اور ان کا معاملہ آ پڑا ہے اب دنیا دیکھے گی کہ یہ کیسے کیسے ذلیل کئے جاتے ہیں** - اس نے اب یہ بھی دیکھیں کہ خطبے میں مباہلہ کا سنانا یہ اپنے پاکستانی اور عرب آقاؤں کی خاطر تھا کیونکہ گیمبینز کو عربی نہیں آتی اگر گیمبینز کو دکھانا ہوتا اس نے تو ظاہر بات ہے کہ یا اپنی گیمبین زبان میں تقریر کرتا یا انگریزی میں جو عام بولی جاتی ہے لیکن خطبہ اس نے مباہلے کے اقرار کا عربی میں دیا ہے اور چونکہ اب ہم اس کو پھیلا رہے ہیں سارے گیمبیا میں ہم بتا رہے ہیں کہ اس نے کیا خطبہ دیا تھا اس لئے **اب وہ جو معاملہ اگر کشتی ہے تو ON ہوگئی ہے- ایک طرف یہ بدبخت ہے اور ایک طرف خدا کے فرشتے ہیں جماعت احمدیہ نے اپنا دامن اس میں سے نکال لیا ہے** - اس نے خطبے میں ہمارے ڈاکٹر پاشا صاحب کو مخاطب کیا ہے- ڈاکٹر پاشا حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے نواسے ہیں اور بڑے باغیرت انسان ہیں ماشاء اللہ، بہت ہی انہوں نے اس جدوجہد میں اعلیٰ کردار کا نمونہ دکھایا ہے اور ان کے سپرد ہی کیا گیا تھا کہ وہ اس کو مباہلہ دیں- پہلی دفعہ جب مباہلہ دیا گیا تو اس کے رشتے داروں نے اس کے غالباً نانا نے یا دوسروں نے منتیں کیں کہ خدا کے لئے اس کو معاف کر دیں اسے مباہلے کا نشانہ نہ بنائیں اور پہلی بار خوف اور سراسیمگی کے آثار تھے یہ ہاتھ جھٹک جھٹک کے کہہ رہا تھا کہ چھوڑو اس مباہلے کو- لیکن اس کے رشتے داروں نے اور پھر ایک ایسے مولوی نے جو وہاں کی مذہبی کونسل کا ممبر ہے اور کافی بڑی جماعت کا سربراہ ہے اس نے بھی جماعت سے کہا کہ دیکھیں میں بھی ہرگز مباہلہ قبول نہیں کرتا میرا نام بھی نہ لیں کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ جماعت سچی ہے اس لئے اب میری مجبوریاں ایک طرف رکھیں مگر ہرگز مجھے مباہلے میں شامل نہ کریں اس کو دینا ہے تو اس کو بے شک دیں چنانچہ اس نے انکار کیا-

اب جو اقرار کر رہا ہے وہ یہ کرتا ہے کئی دفعہ کوششیں ہوئیں- ایک موقع پر اس نے بھی ٹالا اور مذہبی امور کے وزیر نے مباہلے کو اٹھا کے پھینک دیا- یہ کیا کاغذ ہے یہ میرا کیا کر سکتا ہے؟ اور اس کو بار بار پیغام پہنچائے گئے کہ مباہلہ بے شک کر لو جو ضیاء اور کنگ فیصل اور بھٹو سے ہوئی تھی یہ احمدیوں نے کروایا تھا اس لئے وہ بات جو سعودی عرب نہیں کہتا، جو پاکستان نہیں کہہ رہا وہ اس کو پاگل بنانے کے لئے بتائی گئی کہ یہ تو سارا قتل احمدیوں نے کروایا تھا تمہیں کیا ڈر ہے مباہلے کا- کر لو اور اعلان کر دینا کہ میری موت ہوئی تو میں شہید ہوں گا- چنانچہ یہی اس نے اعلان کیا- کہتے ہیں "ڈاکٹر پاشا جہاں تک اس مباہلے کا تعلق ہے جو تو نے میری طرف بھیجا ہے تو یاد رکھ کہ مجھے کچھ خوف نہیں میں جمہور عوام کے سامنے اعلان کروں کہ اللہ کو اپنے اور احمدیوں کے درمیان ہاں اپنے اور احمدیوں کے درمیان حکم بناتا ہوں تا وہ حق کو ثابت کر دے اور باطل کو باطل- ولو کرہ المجرمون- میں یہاں اس وقت اعلان کرتا ہوں، ہاں میں یہاں اعلان کرتا ہوں کہ جو میں کہہ رہا ہوں اس پر مجھے پورا الیقین اور وثوق ہے نیز مجھے پورا پورا الیقین ہے کہ جو کچھ بھی خدا نے اپنے رسول کے بارے میں کہا ہے وہ سب سچ ہے جو کچھ اس کے رسول نے اپنے بارہ میں کہا ہے وہ بھی برحق ہے"- بالکل

ٹھیک ہے اس پہ ہم بھی صاد کرتے ہیں لیکن بکواس اگلی یہ ہے "جو کچھ مرزا غلام احمد نے کہا ہے وہ جھوٹ اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء ہے"- یہ مباہلے کا چیلنج اس نے بائیس اگست میرے جرمنی کے دورے کے دوران اپنا منظور کیا اور اس سے اگلے خطبے میں بہکی بہکی باتیں شروع کر دیں احمدیت کا نام لینا چھوڑ دیا اور اب جو اس کی باتیں پہنچ رہی ہیں وہ اس کے لئے Too Late کیونکہ اب جو باتیں ہمیں پہنچ رہی ہیں ہمارے وہاں کے واقف کاروں کے ذریعے وہ یہ ہیں کہ اپنی مجلس میں یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے پاگل بنایا گیا ہے مذہبی امور کے وزیر نے جھوٹ بولے، مجھے دھوکے میں رکھا اور اس مباہلے پہ مجھے آمادہ کیا گیا حالانکہ اب جو میں حالات دیکھ رہا ہوں وہ مختلف ہیں، وہ خود بھی بھاگ گیا ان باتوں سے- میں اب گویا کہ آخری بات کہہ رہا ہوں احمدیوں کے متعلق میری زبان بندی ہو گئی ہے اور اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو اس کی طرف سے ہمیں پہنچ رہی ہیں لیکن میں مزید ثبوت اکٹھے کروا رہا ہوں اور وہاں کے تحریری بیان وغیرہ یہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں آپ کے سامنے اس مباہلے کے انجام کے متعلق تازہ ترین صورت حال پیش کی جاتی رہے گی-

اس خطبے کے ذریعے جیسا کہ میں نے آپ سے بیان کیا تھا یہ اعلان کر رہا ہوں کہ اب ان چند شیطانی ٹولے کے آدمیوں کو اور گیمبیا کے ٹیلی ویژن کو جو بھی اس کی اہمیت ہے اس کے جواب میں ساری دنیا اب ان کی باتیں سنے گی- ایک ایک اعتراض جو امام نے بیان کیا ہے اس کو میں انشاء اللہ "لقاء مع العرب" میں اور دوسرے پروگراموں میں اب پیش کرتا رہوں گا اور پورا پس منظر جو میں نے ابھی بیان نہیں کیا بہت سی باتیں ہیں جو پیش ہونے والی ہیں وہ بھی انشاء اللہ آپ کے سامنے پیش کروں گا- اس وقت میں سر دست یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب اس نے مباہلہ قبول کر لیا تو میں نے جماعت احمدیہ اور ساتھ ہی وزیر نے یہ اعلان کیا کہ ہمارے نمائندے خصوصاً جو امیر اس وقت مقرر ہیں جب سے وہ آئے ہیں اور انہوں نے شرارت شروع کی ہے اور انہوں نے گیمبین کو گیمبین سے لڑانے کی کوشش شروع کی ہے اور انہوں نے احمدیت کو ملک کو پھاڑنے میں استعمال کیا ہے- یہ سازش اس لئے تھی کہ جب وہ کارروائی کریں جبکہ قوم میں کچھ بات ہو ہی نہیں رہی تو فرضی طور پر قوم کے سامنے یہ پیش کریں کہ انہوں نے کوئی شرارت کر کے گیمبین کو پھاڑ دیا، قتل و غارت کے خطرے ہو گئے اب ہم مجبور ہیں کہ عوامی مطالبہ منظور کر لیں کہ ان کو باہر نکالو- تو پیشتر اس کے کہ وہ اس شرارت کرنے میں کامیاب ہوتے میں نے اپنے تمام غیر گیمبین خدمت گاروں کو یہ کہا کہ فوراً بوری اٹھاؤ اور اس ملک کو چھوڑ دو کیونکہ اب یہ اس بدبخت حکومت اور گیمبیا کے شرفاء کے درمیان ایک جنگ شروع ہو گئی ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان کو نکالا یہ بھی حیرت انگیز بات ہے-

لطف الرحمٰن صاحب جو ملک عطاء الرحمٰن صاحب کے صاحبزادے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی ان کا بعض افریقن ممالک میں رسوخ بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہت سی دولت بھی عطا فرمائی ہے ان کا یہ خیال تھا کہ رفتہ رفتہ کر کے نکلیں چند آج نکل گئے چند کل نکل گئے اور ستمبر میں دیر تک یہ معاملہ پھیلا دیا جائے- میں نے ان سے کہا کہ اس طرح نہیں میں نے نکلوانا- نکلو اور جرأت سے نکلو، ایک وقت میں نکلو اور نکلنے سے پہلے ایک انٹرویو دو اور بتاؤ کہ ہم کیوں نکل رہے ہیں- اس کے لئے مشکل تھی کہ جو عام جہاز ہے وہ کہتے تھے ہمارے پاس تو ایک دو سیٹیں بھی مشکل سے ملیں گی اکٹھے جانے کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا- لطف الرحمٰن صاحب نے ایک جہاز چارٹرڈ کیا اور چارٹرڈ جہاز کی خاطر انہوں نے اور بھی کوششیں کیں کہ ہمیں آئیوری کوسٹ کا ویزہ مل جائے مگر اس میں دقتیں تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے آئیوری کوسٹ کے ایمبیسیڈر کی خود راہنمائی فرمائی، اس کے دل میں جماعت کی محبت ڈال دی اس نے ہمارے سارے جتنے بھی قافلے کے آدمی تھے یعنی غیر گیمبین خدمت کرنے والے ان کو دو دو مہینے کا آئیوری کوسٹ کا ویزہ دے دیا اور یہ کارروائی حکومت سے مخفی رکھی- دن دہاڑے جہاز اترا ہے اور وہ جہاز گنی کوناکری کا جہاز تھا- اس سے پہلے مختلف ٹولیوں میں احمدی ایئرپورٹ پہ گئے ہیں اور سارے داخل ہو گئے ان کا سامان بھی چلا گیا اور حکومت کچھ نہیں کر سکی- کسی غیر حکومت کی مدد لینے کی ضرورت نہیں پڑی- صرف ایک دعا تھی اور ایک ایسی خواب تھی جو اس کے بعد مجھے آئی جس کا ذکر میں آئندہ خطبے میں انشاء اللہ کروں گا- جس کی وجہ سے مجھے یقین تھا اور میں نے صبح ان کو ہمارے ماجد صاحب جو اس وقت وکیل التبشیر ہیں ان کو بتا دیا کہ اب میری فکر دور ہو گئی ہے- **ترسوں کی خواب تھی بڑی واضح خواب ہے اور بڑی خوشخبری ہے اس میں- میں نے کہا اب ہمیں کسی کینیڈا کی ضرورت نہیں کسی اور ملک کی مدد کی ضرورت نہیں سب کو چھوڑ دو- انہوں نے لازماً عزت کے ساتھ نکلنا ہے اور عزت کے ساتھ واپس بھی آنا ہے انشاء اللہ-** یہ رویا بعض اور تفاصیل کے ساتھ میں انشاء اللہ اگلے جمعے میں آپ کو سناؤں گا لیکن ہوا یہ کہ آج صبح تک باوجود اس کے کہ یہ وہاں آئیوری کوسٹ پہنچ چکے تھے دو راتیں ان کو ایئرپورٹ پر بسر کرنی پڑیں اور وجہ یہ تھی کہ وہ حیران تھے کہ ان لوگوں کو چارٹرڈ جہاز کیسے مل گیا اور عموماً چارٹرڈ جہاز کے ذریعے جو فساد پیدا کرنے والے اور فتنہ پرداز لوگ ہیں وہ بھی اسی طرح بیچ میں داخل ہو کے پہنچا کرتے ہیں-

جو وزیر متعلق تھے ان کو جماعت کی تفصیل کا علم نہیں تھا لیکن اللہ کی شان ہے کہ وہاں کے مذہبی امور کے وزیر وہ جماعت کو جانتے تھے- اب ایک مذہبی امور کا وزیر خباثت کر رہا ہے اور ایک دوسرا اس کا توڑ کر رہا ہے انہوں نے صدر سے ملاقات کی اور ایم- ایم- احمد کا بھی میں ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک فیکس صدر کے نام لکھی تھی کیونکہ یونائیٹڈ نیشنز میں ان کو وہ جانتے تھے مگر دراصل یہ وزیر صاحب تھے جنہوں نے خود ملاقات کی اور ان کو بتایا کہ یہ شرارت ہو رہی ہے اور یہ معصوم لوگ ہیں جو ایئرپورٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے متعلق فوری کارروائی ہونی چاہئے- چنانچہ صدر نے فوری طور پر ان کو وزیر خارجہ کے پاس بھجوایا اور کہا کہ اس کو جا کے فوراً سمجھاؤ اور بتاؤ کہ ان کو پوری طرح اسی طرح دو مہینے کے ویزہ کے ساتھ عزت کے ساتھ ملک میں داخل کیا جائے چنانچہ آج صبح وزیر خارجہ نے وقت دیا ہمارے وفد کو کہ وہ چٹھی لے کے میرے پاس آؤ اور ان کو ہدایت مل چکی تھی کہ میں نے کیا کارروائی کرنی ہے چنانچہ آج صبح وہ چٹھی لے کر وہاں پہنچے اور اسی وقت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عزت کے ساتھ بسیں وہاں پہنچیں اور ان کو حفاظت کے ساتھ ایئرپورٹ سے نکال کر آئیوری کوسٹ کی مہمانی یعنی میزبانوں کے سپرد کر دیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سارا معاملہ اپنے اختتام کو عزت کے ساتھ پہنچا ہے-

اس ضمن میں میں ذکر کرنا چاہتا ہوں کونا صاحب ہمارے ایک دوست ہیں بہت پیارے اور عزیز دوست ہیں جلسے پر ہمیشہ آ کے ملتے رہتے ہیں، ان کے دل میں بھی اللہ نے جماعت کی بہت محبت ڈالی ہے وہ بھی بہت مددگار ثابت ہوئے، رات بھر جاگ کے انہوں نے کوششیں کیں، خود ایئرپورٹ پہ گئے، کوئی تکلیف نہ پہنچے اور یہ سارے وہ لوگ ہیں جو ہمارے شکریے کے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے میں امید رکھتا ہوں کہ جزاء کے مستحق ہوں گے- پس آج کے خطبے میں اس سے زیادہ میں باتیں بیان نہیں کر سکتا اور یہ مکمل دور پورا کس طرح ہوا یہ آپ کو میں نے سمجھا دیا ہے اور **اب دعائیں ہیں اور مباہلے کے نتائج کا انتظار ہے انشاء اللہ تعالیٰ**- السلام علیکم و رحمة الله و بر کاته-

بشکریہ الفضل انٹر نیشنل لندن

## دعائے مغفرت

افسوس کہ محترم عبدالسمیع خان صاحب صدر جماعت احمدیہ وارانسی (بنارس) مورخہ ۳۱-۷-۹۷ کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند متقی اور فدائی احمدی تھے ایک عرصہ تک بنارس کے صدر جماعت کے عہدہ پر خدمت سر انجام دیتے رہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں جو کہ الحمد للہ سب شادی شدہ ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (مبشر احمد بٹ ایم۔اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

### لولاك لما خلقت الافلاك

ترجمہ- (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

﴿منجانب﴾

محتاج دُعا- جماعت احمدیہ اتر پردیش


We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

**CHOICE REAL ESTATE**

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002, ☎ 6707555



**A.S. BINNING**

Import - Export, Textil - Großhandel

Inh.: Avtar Singh Binning

Lager

Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg

(S-Bahn Hammerbrook)

Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39

Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

# اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

**خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز**
**برموقع جلسه سالانه یو کے ۱۹۸۶ء**

## قدیم مفسرین کی رائے

اور بھی اس ضمن میں قرآنی آیات اور دلائل ہیں مگر چونکہ آج کل کے علماء قرآن سے بہت زیادہ قرون وسطیٰ کے فقہاء اور علماء کے فتووں کے قائل ہیں اس لئے میں باقی آیات کے بیان کو چھوڑتا ہوں اور چند تفاسیر کے فیصلے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

**(۱) تفسیر روح البیان** میں لکھا ہے:

" فاقتلوا انفسکم " بقمع الھویٰ، لان الھویٰ ھو حیاة النفس، وارجعوا بالاستنصار علی قتل النفس بنھیھا عن ھواھا. فاقتلوا انفسکم بنصرالله وعونه. ذالك خیر لکم عند بارئکم. یعنی قتل النفس بسیف الصدق خیر لکم لان بکل قتله رفعة و درجة لکم عند بارئکم ، فانتم تتقربون الی الله بقتل النفس و قمع الھویٰ ، و ھو یتقرب الیکم بالتوفیق للتوبة والرحمة علیکم ........ و ذالك قوله : فتاب علیکم انه ھوالتواب الرحیم".

(شیخ اسماعیل حقی البروسوی. تفسیر روح البیان. سوره البقره آیت : و اذ قال موسی لقومه یٰقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ..... الخ)

کہ جب قرآن فرماتا ہے کہ اپنے نفسوں کو قتل کرو تو مراد ہے کہ اپنی ہوا و ہوس کو قتل کرو۔ گندی تمناؤں کو کچلو۔ کیونکہ ہوا و ہوس ہی نفس کی جان ہیں۔ یہ بات تمہارے رب کے نزدیک تمہارے حق میں بہتر ہے۔ کیونکہ جتنی بار تم نفس امارہ کو کچلو گے اتنا ہی تم خدا کے حضور رفعت، درجات میں ترقی کرو گے۔ اور وہ بھی تمہیں مزید نیکیوں کی توفیق دے کر رحمت کا سلوک فرماتے ہوئے تمہارے قریب ہوتا جائے گا۔ " فتاب علیکم انه ھو التواب الرحیم" کا مطلب ہے۔

**۲۔ امام راغب اصفہانی** فرماتے ہیں:

وقوله : فاقتلوا انفسکم " قیل : معناه : لیقتل بعضکم بعضًا. و قیل: عنی بقتل النفس اماطة الشھوات"

(المفردات فی غریب القرآن. زیر لفظ قتل)

کہ قتل نفس سے بعض لوگوں نے ظاہری قتل مراد لیا ہے لیکن ایک خیال علماء کی طرف سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مراد شہوات نفسانیہ کو ختم کرنا اور کچلنا ہے۔

بہرحال کافی ہو گئی اس دلیل کے ساتھ۔ اب میں دوسری دلیل کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

## علماء کی دوسری دلیل

قتل مرتد کے جواز میں دوسری مزعومہ دلیل مودودی صاحب اپنے رسالہ میں پیش فرماتے ہیں مگر وہ مولانا عثمانی صاحب کی دلیل کا کوئی ذکر نہیں کرتے۔ گویا ان کے نزدیک بھی اس دلیل کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ ورنہ اگر وہ اتنی مضبوط ہوتی تو وہ اس کی طرف بھی متوجہ ہوتے۔

انہوں نے ایک اور استدلال سورہ توبہ کی درج ذیل آیت سے کیا ہے۔

فان تابوا و اقاموا الصلوٰة و اتو الزکوٰة فاخوانکم فی الدین و نفصل الاٰیٰت لقوم یعلمون. و ان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم و طعنوا فی دینکم فقٰتلوا ائمة الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون.

(توبہ: ۱۱،۱۲)

## مودودی صاحب کا استدلال

فرماتے ہیں۔ "پھر اگر وہ کفر سے توبہ کر لیں اور نمازیں قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم اپنے احکام ان لوگوں کے لئے واضح طور پر بیان کرتے ہیں جو جاننے والے ہیں۔ لیکن اگر وہ عہد (یعنی قبول اسلام کا عہد) کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین پر زبان طعن دراز کریں تو پھر کفر کے لیڈروں سے جنگ کرو کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ شاید وہ اس طرح باز آ جائیں"۔

(مودودی " مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" طبع اول اچھرہ لاہور۔ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی ۱۹۵۱ء صفحہ ۹)

یہ ٹکڑہ آیت 'لعلھم ینتھون' اس سارے استنباط کے بخیے ادھیڑ دیتا ہے۔ جیسا کہ آگے چل کر میں بیان کروں گا۔ پھر مودودی صاحب کہتے ہیں:

" یہاں عہد شکنی سے مراد کسی طرح سیاسی معاہدات کی خلاف ورزی نہیں لی جا سکتی، بلکہ سیاق عبارت صریح طور پر اس کے معنی "اقرار اسلام سے پھر جانا" متعین کر دیتا ہے۔ اور اس کے بعد 'فقاتلوا ائمة الکفر' کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتے کہ تحریک ارتداد کے لیڈروں سے جنگ کی جائے"۔

(گزشتہ حوالہ صفحہ ۱۰)

## مودودی استدلال کا تجزیہ

اس میں بہت سی باتیں محل نظر ہیں۔ پہلی بات تو مودودی صاحب کا یہ دعویٰ کہ سیاق و سباق کو دیکھا جائے تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ عہد سے مراد قبول اسلام کا عہد ہے۔ یہ دعویٰ سیاق و سباق سے ہی دیکھا جائے تو غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ یہ سورہ توبہ کی آیات ہیں اور قرآن کریم سورہ توبہ میں یہ مضمون بیان فرما رہا ہے کہ مشرکین جنہوں نے تم سے عہد باندھا تھا وہ عہد کو توڑنے والے ہیں، اور ان کے عہد کا کوئی اعتبار نہیں، اور ان سے تمہیں جنگ کرنی پڑے گی۔ چنانچہ اس سورت کا آغاز ہی اس آیت سے ہوتا ہے:

﴿براءة من الله و رسوله الی الذین عٰھدتم من المشرکین﴾

(سورہ التوبہ: ۱)

مشرکین کے مسلمان ہونے کا کہاں ذکر آ گیا اس میں؟ فرماتا ہے مشرکین ہیں جن کے ساتھ عہد کی ہم بات کرتے ہیں۔ مشرکین میں سے جن لوگوں نے اپنے عہد کو تم سے توڑا ان کے خلاف ہم تمہیں جنگ پر آمادہ کرتے ہیں۔ پھر ذرا آگے چل کے فرمایا:

﴿ کیف یکون للمشرکین عھد عندالله و عند رسوله ,الا الذین عٰھدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم. ان الله یحب المتقین. کیف و ان یظھروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا و لا ذمة. یرضونکم بافواھھم و تأبیٰ قلوبھم و اکثرھم فٰسقون. اشتروا باٰیٰت الله ثمنا قلیلا فصدوا عن سبیله انھم سآء ما کانوا یعملون. لا یرقبون فی مؤمن الا ولا ذمة . و اولٰئك ھم المعتدون﴾

(توبہ: ۸تا۱۱)

کہیں اشارۃً بھی مسلمانوں کا ذکر نہیں۔ فرماتا ہے کیسے خدا اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکین کے عہد کی کوئی وقعت ہو سکتی ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ تم نے مسجد حرام میں ایک عہد باندھا ہے۔ یہ مشرکین جب تک اپنے عہد پر قائم رہیں، تمہارے ذمہ ہے کہ ان کو اپنی تکلیف و ایذاء سے محفوظ رکھو۔ ہرگز ان کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ ﴿کیف و ان یظھروا علیکم لا یرقبوا فیکم الاً و لا ذمة﴾ کیسے ان کے عہد کی کوئی اہمیت ہو سکتی ہے جب کہ ان کا حال یہ ہے کہ اگر وہ تم پر غلبہ پالیں تو تمہارے بارہ میں نہ کوئی رشتہ داری ان کو منظور خاطر ہو گی، نہ کسی عہدہ کی وہ پرواہ کرنے والے ہوں گے۔ وہ منہ سے صرف تمہیں راضی کرنے کی باتیں کرتے ہیں جبکہ ان کے دل باغی ہیں، تم سے متنفر اور دور ہیں۔ انہوں نے اللہ کی آیات کے بدلے دنیا کا تھوڑا مال لینا منظور کر لیا ہے اور اس کی راہ سے لوگوں کو روکنے والے ہیں۔ کسی مؤمن کے بارہ میں وہ کسی رشتہ داری کا لحاظ نہیں کرتے اور نہ عہد و پیمان کا۔ اور وہ حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔

کیا یہ مسلمانوں کی باتیں ہو رہی ہیں؟ یہ ہے سیاق و سباق اس آیت کا۔ حیرت کی بات ہے کہ مودودی صاحب کس طرح یہ کہتے ہیں کہ سیاق و سباق کو دیکھو تو قطعاً ثابت ہو جائے گا کہ قرآن کریم میں جس عہد کا ذکر چلا ہے وہ عہد مسلمانی، عہد بیعت ہے۔ پھر فرماتا ہے:

﴿فان تابوا و اقاموا الصلوٰة و اتوا الزکوٰة فاخوانکم فی الدین و نفصل الاٰیٰت لقوم یعلمون﴾

(توبہ: ۱۲)

یہ آیت ایک جملہ معترضہ کے طور پر بیچ میں آئی ہے۔ عہد کے ذکر کو وقتی طور پر چھوڑ کر یہ بتایا گیا ہے کہ ان لوگوں میں سے جن کے ساتھ تمہارا عہد ہے اگر کوئی اسلام قبول کر لیں تو پھر ان سے تمہیں صرف نظر کرنی چاہئے۔ ان سے تمہارا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے۔ ان کا معاملہ ہی بدل جاتا ہے۔

پھر دوبارہ اس عہد کی بات شروع ہوئی جو شروع سے چلی آ رہی ہے کہ

﴿و ان نکثوا ایمٰنھم من بعد عھدھم و طعنوا فی دینکم فقٰتلوا ائمة الکفر انھم لا ایمٰن لھم لعلھم ینتھون﴾ (توبہ: ۱۳)

یعنی پھر اگر وہ عہد کو توڑتے ہیں اور تمہارے دین میں طعن کرتے ہیں (صرف عہد توڑنا کافی نہیں۔ کیسا عظیم کلام ہے۔ کیسی عظیم رحمت ہے کہ باوجود اس کے کہ مشرک عہد کو توڑ رہے ہیں پھر بھی ان کی سزا کا حکم نہیں آتا۔ فرماتا ہے کہ اگر ایسے ذلیل ہو جاتے ہیں کہ عہد بھی توڑتے ہیں اور پھر تمہیں تکلیفیں بھی پہنچاتے ہیں۔ کھلم کھلا بغاوت کرتے ہیں تو) پھر تم ضرور کفر کے ائمہ سے جنگ کرو۔ کیونکہ ان کے لئے کوئی بھی ایمان (یعنی قسم)، کوئی بھی عہد نہیں ہے۔ لعلھم ینتھون تاکہ وہ باز آ جائیں۔

مولانا مودودی اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک تو باز آنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ مرتد توبہ کرنے کے باوجود بھی قتل کیا جائے گا۔ ان علماء کے نزدیک تو مرتد کی توبہ قبول ہی نہیں ہوتی۔ (الشھاب لرجم الخاطف المرتاب. صفحہ ۱۸)۔ تو پھر لڑتے لڑتے کیوں نہ مارے جائیں پاگل؟ ضرور باز آ کے انہیں مرنا ہے۔ " لعلھم ینتھون" بتا رہا ہے کہ اس سے قتل مرتد کا استنباط کرنا انتہائی ظلم ہے۔ کاش یہ علماء باز آ جائیں اس حرکت سے اور قرآن کریم کی طرف وہ باتیں منسوب نہ کریں جن کا قرآن کریم سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

## حقیقی سیاق و سباق

یہ تو تھا سیاق یعنی مضمون کا پس منظر۔ اب اس سے معابعد کی آیت پر غور فرمائیں۔ اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ کون لوگ مراد ہیں۔ کیا مرتد کی سزا، قتل کا معاملہ زیر بحث ہے یا کچھ اور معاملہ؟ کن سے مقاتلہ کرو، کن سے لڑائی کرو۔ فرمایا:

﴿الا تقاتلون قوما نکثوا ایمانھم و ھموا باخراج الرسول و ھم بدء و کم اول مرة اتخشونھم فالله احق ان تخشوه ان کنتم مؤمنین﴾

(توبہ: ۱۴)

کیسی بات کھول دی! جس طرح دن چڑھ جاتا ہے اس طرح اس مضمون کی وضاحت فرما دی۔ فرمایا جن لوگوں سے ہم تمہیں لڑنے کا حکم دے رہے ہیں۔ اس لئے نہیں دے رہے کہ تم غالب ہو اور مضبوط ہو اور ان کی گردنیں تمہارے ہاتھوں میں آئی ہوئی ہیں، بلکہ وہ اتنے مضبوط اور اتنے قوی ہیں کہ تم فطری طور پر ان سے خوف کھا رہے ہو کہ اگر تم ان سے ٹکراؤ گے تو شاید تم مارے جاؤ، اس کے باوجود ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ ان سے مقابلہ میں کوئی تردد اور پس و پیش نہ کرو کیونکہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ کیوں لڑو؟ ان کے جرم کیا ہیں؟ یہ نہیں فرمایا۔ "ارتدوا علی ادبارھم" وہ اپنی پیٹھوں کے بل پھر گئے اور انہوں نے اسلام سے منہ موڑ کر کفر اختیار کر لیا۔ ہرگز نہیں بلکہ فرمایا " نکثوا ایمانھم" انہوں نے اپنی قسمیں توڑی ہیں۔ اور اپنی شرارتوں اور زیادتیوں میں وہ پہل کر گئے ہیں۔ پہلے انہوں نے تمہارے خلاف تلوار اٹھائی ہے۔ پہلے انہوں نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے۔

## تقاتلون ہے نہ کہ تقتلون

"الا تقاتلون" کا صیغہ خود ہی بتا رہا ہے کہ کسی تلوار اٹھانے والے سے مقابلہ کا حکم ہے کیونکہ "تقاتلون" مفاعلہ کا صیغہ ہے۔ اگر صرف قتل کرنا مراد ہوتی تو "الاتقاتلون" کہنا چاہئے تھا۔ کوئی شخص جسے معمولی سی بھی عربی کا فہم ہو وہ اس حقیقت کو نظرانداز نہیں کر سکتا کہ قرآن کریم نے " الا تقتلون" نہیں فرمایا بلکہ "الا تقاتلون" فرمایا۔

اور "و ھم بدؤکم اول مرة" نے اس بات کی خوب وضاحت کر دی کہ وہ لوگ جو پہلے تمہارے خلاف تلوار اٹھا چکے ہیں، باغی ہیں، عہد شکن ہیں، سازشی ہیں۔ محمد مصطفیٰ

ﷺ کو مدینے سے نکالنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ چونکہ ان کے عہد کی کوئی بھی حیثیت باقی نہیں رہی اور وہ ان سب جرائم کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان سے لڑو جو تم سے لڑنے میں پہل کر چکے ہیں۔

یہ ہے مولانا مودودی کی قتل مرتد کی مزعومہ قرآنی دلیل اور یہ بھی شبیر عثمانی صاحب کی دلیل کی طرح ان کی اکلوتی قرآنی دلیل ہے، اس کے سوا ان کو سارے قرآن میں اور کوئی دلیل نہیں ملی۔

علماء کی تیسری دلیل

اب میں وفاقی شرعی عدالت پاکستان میں پیش کی جانے والی ان آیات کا ذکر کرتا ہوں جن سے عدالت کی کاروائی کے دوران علماء نے قتل مرتد کا استنباط کیا۔

﴿انما جزآء الذین یحاربون الله و رسوله و یسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا اور یصلبوا اور تقطع ایدیهم و ارجلهم من خلف او ینفوا من الارض. ذالك لهم خزی فی الدنیا و لهم فی الآخرة عذاب عظیم﴾

(المائدہ : ۳۴)

یعنی یقیناً وہ لوگ جنہوں نے تم سے محاربہ کیا ہے (یعنی تمہارے خلاف بزور شمشیر ایسی کارروائیاں کیں جو امن کو تباہ کرنے والی ہیں۔ اس محاربہ کی تعریف میں بعد میں مسلمان علماء کے حوالہ سے پیش کرونگا) اور زمین میں فساد میں بڑی تیزی سے سعی کر رہے ہیں، کوشش کر رہے ہیں کہ زمین کا امن اٹھ جائے، ان کے لئے یہ سزا ہے کہ یا تو وہ قتل کئے جائیں یا وہ سولی چڑھائے جائیں یا ان مخالف سمتوں سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں یا ان کہ دیس نکالا دے دیا جائے۔ یہ ان کے لئے دنیا میں بطور رسوائی کے ہوگا اور آخرت میں ان کے لئے عذاب عظیم مقدر ہے۔

اس آیت میں کسی ایک لفظ کا ترجمہ بھی ارتداد نہیں کیا جا سکتا۔ اشارۃً یا کنایۃً بھی ارتداد کا مضمون یہاں کہیں بیان نہیں ہوا۔ اور محاربہ کو کھینچ تان کر ارتداد قرار دینا اتنا بڑا ظلم ہے قرآن سے بھی اور عربی زبان سے بھی، کہ تعجب ہے کہ علماء کہلاتے ہوئے یہ ان باتوں کو کس طرح جرأت کرتے ہیں ؟!

## برصغیر کے
## ایک عظیم مفسر کی رائے

چنانچہ آج کل کے علماء میں سے ایک مفتی اور عالم کہ جن کا بہت اثر ہندوستان میں ہے اور بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں یعنی مولانا محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں

یہاں پہلی بات قابل غور یہ ہے کہ اللہ و رسول کے ساتھ محاربہ اور زمین میں فساد کا کیا مطلب ہے ؟ اور کون لوگ اس کے مصداق ہیں ؟

لفظ "محاربہ" حرب سے مأخوذ ہے اور اس کے اصلی معنی سلب کرنے اور چھین لینے کے ہیں، اور محاورات میں یہ لفظ "سلم" کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے جس کے معنی امن اور سلامتی کے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ حرب کا مفہوم بدامنی پھیلانا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اکا دکا چوری یا قتل و غارت گری سے امن عامہ سلب نہیں ہوتا"۔

نہایت ہی معقول دلیل پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ خطرہ تھا کہ فقہاء اس سے یہ نتیجہ نکالیں گے کہ ہر شخص جو کبھی ڈاکہ ڈالے یا ہر شخص جو کبھی چوری کرے، اس لئے کہ قرآن ایسی سخت سزائیں تجویز کرتا ہے کہ اگر اس کے جرم میں شدت ہو تو بیشک اسے اذیت ناک سزائیں دو جو عام سزاؤں سے ہٹ کر ہوں۔ تو چونکہ ان کے نزدیک اسلام کا دفاع مقصود تھا، اس لئے وہ یہاں معقول معنے کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں :

"بلکہ یہ صورت جبھی ہوتی ہے جبکہ کوئی طاقتور جماعت راہزنی اور قتل و غارت پر کھڑی ہو جائے۔ اس لئے حضرات فقہاء نے" (یعنی مفتی صاحب اکیلے نہیں بلکہ ان کے ساتھ ایک جماعت فقہاء ہے جس نے) "اس سزا کا مستحق صرف اس جماعت یا فرد کو قرار دیا ہے جو مسلح ہو کر عوام پر ڈاکے ڈالے اور حکومت کے قانون کو قوت کے ساتھ توڑنا چاہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں ڈاکو یا باغی کہا جا سکتا ہے۔ عام انفرادی جرائم کرنے والے چور، گرہ کٹ وغیر اس میں داخل نہیں ہیں"۔

"دوسری بات یہاں یہ قابل غور ہے کہ اس آیت میں محاربہ کو اللہ اور رسول کی طرف منسوب کیا ہے، حالانکہ ڈاکو یا بغاوت کرنے والے جو مقابلہ یا محاربہ کرتے ہیں وہ انسانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کوئی طاقتور جماعت جب طاقت کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے قانون کو توڑنا چاہے تو اگرچہ ظاہر میں اس کا مقابلہ عوام اور انسانوں کے ساتھ ہوتا ہے لیکن در حقیقت اس کی جنگ حکومت کے ساتھ ہے۔ اور اسلامی حکومت میں جب قانون اللہ اور رسول کا نافذ ہو تو یہ محاربہ بھی اللہ و رسول ہی کے مقابلہ میں کہا جائے گا"۔

(مفتی محمد شفیع (سابق مفتی اعظم پاکستان) تفسیر معارف القرآن کراچی ادارۃ المعارف، جلد سوم۔ سورہ المائدہ صفحہ ۱۱۹، ۱۲۰)

## شرعی عدالت کے جج

پاکستانی وفاقی شرعی عدالت کے جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب اپنی کتاب "ضیاء القرآن" میں اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"مملکت اسلامیہ کے گوشہ گوشہ میں امن قائم کرنے، راستوں کو محفوظ بنانے اور فتنہ و فساد کی جڑ کاٹنے کا حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظمؐ نے دیا ہے۔ جو اس حکم کی خلاف ورزی کر کے قتل و غارت اور لوٹ مار کا بازار گرم کرتا ہے وہ گویا اللہ اور اس کے رسول کے خلاف علم بغاوت بلند کر رہا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے مملکت اسلامی کے کسی باشندے پر خواہ وہ مسلمان ہو یا ذمی، دست درازی کرنے کو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرنے سے تعبیر کیا ہے"۔

پھر فرماتے ہیں :

"واو" تفسیر یہ ہے۔ پہلے جملہ میں جس محاربہ کا ذکر ہے اس کی وضاحت فرما دی۔

محاربین جس کی سزائیں یہاں بیان کی گئی ہیں وہ کون ہیں ؟ ا کے متعلق فقہاء کرام نے کہا کہ جن میں یہ تین شرطیں پائی جائیں وہ محارب ہیں۔

ا۔ وہ بندوق، تلوار، نیزہ وغیرہ ہتھیاروں سے مسلح ہو۔

۲۔ آبادی سے باہر راستہ یا صحراء میں وہ رہزنی اور ڈاکے کا ارتکاب کریں۔ لیکن امام شافعی، اوزاعی اور لیث رحمهم الله تعالیٰ کے نزدیک شہر میں ڈاکہ ڈالنے والے بھی محارب کہلائیں گے اور انہی سزاؤں کے مستحق ہونگے۔

۳۔ وہ چھپ کر نہیں بلکہ برملا حملہ آور ہو کر لوٹ مار کریں۔

(پیر کرم شاہ۔ تفسیر ضیاء القرآن لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ جلد اول سورہ المائدہ صفحہ ٤٦٤)

یہ ہے ان کے علماء کی اپنی تشریح جو عین عربی قواعد اور قرآنی محاورہ اور سیاق و سباق کے مطابق ہے۔ اس آیت سے قتل مرتد کا استنباط کرنا بالکل ایک عام آدمی کیلئے بھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عام سوجھ بوجھ لے کر پیدا ہوا ہے، ممکن ہی نہیں ہے۔ جب تک کسی کے دماغ میں خلل نہ واقع ہو جائے اس وقت تک وہ اس آیت میں خلل پیدا کر ہی نہیں سکتا۔

علماء کی چوتھی دلیل

اب چوتھی دلیل سنئے۔ یہ بھی شرعی عدالت کی ایک مرغوب دلیل ہے، اس شرعی عدالت کی جس کے خلاف اس کے ایک جج اپنی کتاب میں پہلے وہ بات لکھ چکے ہیں جو میں آپ کو سنا چکا ہوں۔ یہ دلیل درج ذیل ہے۔

﴿یاایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکٰفرین یجٰهدون فی سبیل الله و لا یخافون لومة لآئم. ذالك فضل الله یوتیه من یشاء. والله واسع علیم.﴾ (المائدہ : ۵۵)

یہ وہی آیت ہے جس کی میں نے اس تقریر کے آغاز میں تلاوت کی تھی اس سے بھی قتل مرتد کا استنباط کرنا کلیۃً بعید از عقل ہے، اور اس کی کوئی دور کی بھی یہاں گنجائش موجود نہیں۔ انہوں نے جو استدلال کیا ہے اس کی بنیاد انہوں نے آیت کے درج ذیل تین ٹکڑوں پر رکھی ہے۔

(۱) : "سوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه"۔

(۲) : "اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکٰفرین"۔

۳) : یجاهدون فی سبیل الله و لا یخافون لومة لآئم

وہ کہتے ہیں کہ صاف ظاہر ہے کہ جو کوئی مرتد ہو جائے گا اس سے لڑنے کے لئے اللہ ایک قوم لے آئے گا، جس سے اللہ محبت کرے گا اور وہ قوم اللہ سے محبت کرے گی۔ وہ ان مرتدین سے جہاد کریں گے اور ان کو تلوار سے قتل کر دیں گے۔ کیونکہ وہ مومنوں کے لئے تو بہت ہی نرم ہونگے اور کافروں کے لئے بہت ہی سخت ہونگے۔

گویا ان کے نزدیک "فسوف یاتی الله بقوم" میں ایک بعد میں آنے والی قوم کا ذکر ہے۔

اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو کیا نعوذ باللہ من ذالک، آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ان غلاموں میں جن میں اس ارتداد کی خبر دی جا رہی ہے، کوئی اللہ سے محبت کرنے والا ایسا نہیں تھا جس سے اللہ بھی محبت کرتا تھا ؟ کوئی ایسا نہیں تھا جو دین کے لئے ایسی غیرت رکھتا ہو اور خدا کے لئے ایسی اطاعت کا جذبہ اپنے اندر پاتا ہو کہ ان مرتد ہونے والوں سے لڑائی کی ہمت کر سکے ؟ کیسی ظالمانہ دلیل دی جا رہی ہے اور نہایت شدید حملہ کیا جا رہا ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آپؐ کے غلاموں کے ایمان پر ! گویا اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اگر تم میں سے اے محمد (ﷺ) اور تمہارے غلاموں میں سے جن کی تربیت تو نے اپنے ہاتھ سے کی ہے، جن کا تزکیہ تو نے کیا ہے، کوئی مرتد ہو جائے گا تو تم نے کچھ نہیں کرنا، فکر نہ کرنا، ہم ایسی قوم لے آئیں گے جو خدا سے محبت کرنے والی ہو گی اور خدا ان سے محبت کرے گا۔ ان کی یہ صفات ہونگی کہ وہ مومنوں کے لئے تو بڑے نرم دل ہونگے اور کافروں کے لئے سخت ہونگے۔ اس لئے وہ ان سے لڑائی کر کے انہیں قتل و غارت کریں گے"۔

"یجاهدون فی سبیل الله" کا یہ ترجمہ بھی کر لیا گیا ؟ حالانکہ جہاد کے تو بڑے وسیع معانی ہیں۔ "جاهد هم به جهادا کبیراً" بھی تو قرآن میں آیا ہے جو قرآن ہی سے متعلق ہے۔ اور جہاد بالسیف کا یہاں اشارۃً بھی کوئی ذکر نہیں۔

اگر اس استدلال کو منظور کر لیا جائے تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ شدید گستاخی ہے آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کی کہ ان میں کوئی لڑنے والا، دین کی غیرت رکھنے والا نہیں تھا، اس لئے اللہ نے کہا کہ میں بعد میں بھیج دونگا۔ وہ آپ ہی ان سے نپٹتے رہیں گے۔ تمہیں پرواہ کی کوئی ضرورت نہیں۔" ذالك فضل الله یؤتیه من یشاء. والله واسع علیم" کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جس کو چاہے دیتا ہے، اس سیاق و سباق میں تو یہ مطلب بنے گا کہ تمہیں تو یہ فضل نہیں ملا، تم فکر نہ کرو اور لوگوں کو مل جائے گا یعنی دشمنوں سے لڑنے کی توفیق۔

وہ بھول گئے کہ یہی "عزیز" کا لفظ بڑی شان کے ساتھ قرآن کریم اس سے پہلے آنحضرت ﷺ کے متعلق استعمال فرما چکا ہے۔ اور "اذلة" سے بڑھ کر مومنوں سے محبت کا لفظ بھی خود آنحضرت ﷺ کے متعلق استعمال فرما چکا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے :

﴿لقد جآء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رءوف رحیم﴾۔

(سورہ التوبہ : ۱۲۹)

کہ تم جو تکلیف اٹھاتے ہو وہ اس رسول پر بہت شاق گزرتی ہے جن کی طرف سے تکلیف پہنچتی ہے ان کے خلاف اس کے دل میں شدید جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ کوئی تکلیف میں ڈالتا تھا تو تکلیف میں پڑتے تھے۔ ان کے مقابل پر فرمایا "عزیز علیه"۔

پھر فرمایا "بالمؤمنین رءوف رحیم" "اذلة" کا لفظ اس کے مقابل پر تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ فرمایا : مومنوں کے لئے یہ رؤف ہے اور رحیم ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی دو صفات ہیں جو آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک میں اس شان سے جلوہ گر ہوئی ہیں کہ آپ کو قرآن کریم رؤف رحیم قرار دے رہا ہے۔ اس "عزیز علیه ما عنتم" اور اس "رءوف رحیم" کے ہوتے ہوئے کیوں اللہ تعالیٰ نے قتل مرتد کا حکم نہیں دیا ؟ کیوں یہ وعدہ فرما کے ٹال دیا کہ کوئی بات نہیں، میں آئندہ ایک قوم بھیج دونگا، جو تمہارے لئے یہ کام کر دے گی ؟

جہاں تک میں نے تلاش کیا ہے مجھے ان چار دلائل کے سوا جنہیں مزعومہ طور پر قرآن کریم کی نصوص صریحہ کے طور پر قتل مرتد کے عقیدہ کے حق میں پیش کیا جاتا ہے اور کوئی آیت علماء کی طرف سے پیش کردہ نہیں ملی۔ اگر کسی کے علم میں ہو تو مجھے بھجوائے۔ ان شاء اللہ اس کا جواب دیا جائے گا۔

(باقی)


☎ 543105
STAR
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

# مجلس انصار اللہ قادیان کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ قادیان کا لوکل اجتماع مورخہ ۹۷-۹-۲۸ بروز اتوار زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوا۔

مکرم عبدالکریم صاحب ملکانہ کی تلاوت کے بعد عہد قائم مقام زعیم اعلیٰ نے دہرایا نظم مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور ایڈیشنل زعیم اعلیٰ نے ترنم سے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے ”انصار اللہ کی ذمہ داریاں“ پر تقریر کی۔ دوسری تقریر خاکسار کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت سے کیا امیدیں وابسطہ تھیں‘ کے موضوع پر ہوئی اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے نظم پڑھی۔

آخر میں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔ چائے اور لوازمات کے بعد تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (قائم مقام زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان)

# چوتھا مقامی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مدراس

الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مدراس کا چوتھا مقامی اجتماع نہایت شاندار طریق پر بتاریخ ۳ راگست ۹۷ء احمدیہ مسلم مشن مدراس میں کامیابی سے انعقاد پذیر ہوا۔

بروز اتوار تقریباً ۱۰ بجے صبح اس اجتماع کا افتتاحی اجلاس عمل میں آیا جس کی صدارت مکرم ایم بشارت احمد صاحب قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ مدراس نے فرمائی۔ ہال کو ہر ممکن کوشش سے سجایا گیا تھا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مولوی غلام احمد اسماعیل صاحب نے فرمائی۔ بعدہ نظم مکرم شیخ ابراہیم صاحب نے پڑھی اور اس کے بعد ناظم اطفال مکرم ایم نعیم احمد صاحب نے عہد خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ دہرایا۔ اس کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ مکرم شیراز احمد صاحب صوبائی قائد تامل ناڈو اور مولوی پی ایم محمد علی صاحب نے بھی مجلس کو خطاب فرماتے ہوئے تبلیغ اور داعی الی اللہ بننے پر زور دیا۔ اس کے بعد دُعا ہوئی اور اطفال کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

اطفال کے علمی مقابلہ جات میں حسن قرأت تقریر اور نظم کے مقابلے ہوئے بعد ازاں خدام کے علمی مقابلہ جات ہوئے بفضلہٖ تعالیٰ خدام واطفال نے نہایت ذوق وشوق سے علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اس ایک دن کے اجتماع میں ہال پوری طرح بھرا رہا۔ نظم وضبط کا ایک شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس اجتماع کے تربیتی اجلاس میں مجمع کو مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج صوبہ کیرالہ نے بھی اپنے خطاب سے نوازا اور اپنی قیمتی نصائح سے مجلس کو سرفراز کیا جس کیلئے ہم مکرم موصوف کے نہایت شکر گزار ہیں۔ فجزاهم الله احسن الجزاء

تربیتی اجلاس کے بعد تقریب انعامات کی پر رونق تقریب عمل میں آئی جس میں مکرم محمد احمد صاحب صوبائی امیر تامل ناڈو بنفس نفیس شرکت فرما تھے۔ موصوف نے مقابلہ جات میں حصہ لینے والے سبھی خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کئے۔ مکرم موصوف کو جماعت خدام الاحمدیہ مدراس کی طرف سے ایک تحفہ خصوصی یادگار کے طور پر دیا گیا جو ازراہ شفقت قبول فرمالیا گیا۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کی طرف سے کیا گیا تھا۔ جس میں انصار ولجنہ نے بھی شرکت فرمائی۔ صدر صاحب نے دُعا کروائی اور یہ ایک روزہ اجتماع نہایت کامیابی سے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور آگے بھی مقبول خدمت دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خورشید احمد خادمؔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مدراس)

# جمعیت علماء کس راہ پر جارہی ہے

گزشتہ ہفتہ بی بی سی نے اعلان کیا کہ جمعیت علماء ہند دلی میں تحریک چلا رہی ہے کہ احمدیوں کو سرکار غیر مسلم قرار دے۔ اس سے پہلے خبروں میں تھا کہ جمیعت جگہ جگہ ختم نبوت کے جلسے کر رہی ہے۔ ان باتوں کو سن سن کر دل پریشان ہوتا تھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کو کبھی صراط مستقیم پر چلنا نصیب نہ ہوگا۔ اس لحاظ سے بھی گھبراہٹ ہوتی تھی کہ ہندوستان کی فرقہ پرست جماعتوں کے گھروں میں گھی کے چراغ جلیں گے کہ مسلمانوں کے مذہبی فرقے گھروں اور گلیوں سے نکل کر اب سڑکوں پر آگئے اور وہ دن بھی دور نہیں کہ پاکستان کی طرح گولیاں بھی چلنے لگیں۔ گزشتہ برسوں میں اونگھنے والی اصلاح معاشرہ کانفرنسیں بھی ہوئیں غرضیکہ جماعت خالی الذہنی اور خالی العملی سے بچنے کیلئے ”بے کار مت بیٹھ کچھ کیا کر کپڑے ادھیڑ کر سیا کر“ والا پروگرام کرتی رہتی ہے۔ جب سے میں جانتا ہوں یہ جماعت پروگراموں کے اعلان اور چندے کی فراہمی دوسری جماعتوں سے بہتر کرتی ہے مثلاً ۷۰-۶۰ میں انگریزی اخبار نکالنے کیلئے دس لاکھ کی فراہمی کا اعلان کیا گیا پیسہ جمع ہوا لیکن اخبار نہ نکلا۔ اسی طرح آٹھویں دہائی میں ملک وملت بچاؤ تحریک کا اعلان ہوا اور چندے کی فراہمی ہوئی مگر تحریک اپنی ابتدائی منزل سے آگے نہ بڑھی لہٰذا موجودہ تحریک بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

یہ تحریکیں کس حد تک کامیاب ہیں اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے کیونکہ تحریکوں کی نوعیت ہی ایسی ہے جو نہ پکڑ میں آئے نہ مشاہدے میں۔ خدا بھلا کرے جناب ایم اے شیخ اور مظفر واصف کا کہ انہوں نے بڑی جرات اور بے باکی سے اپنے مراسلوں۔ ا۔ جمیعت علماء انتشار پیدا کر رہی۔ ۲۔ جمیعت علماء انجام سے بے خبر ہے“ کے ذریعہ اس جماعت اور اس کی منفی تحریک سے قارئین کو آگاہ کیا ہے۔ ویسے اس جماعت پر اثر نہ ہوگا کیونکہ جماعتوں کی اقسام ان کے کام، مقاصد اور طریقہ عمل کے لحاظ سے تین ہیں۔

ا۔ خود پرست :۔ جو صرف اپنا فائدہ چاہتی ہیں یہ لاکھ اعتراض پر بھی نہ بدلیں گی۔

۲۔ خدا پرست :۔ جو خدا کیلئے کام کرتی ہیں۔ یعنی عوام کو خدا کے قریب کرتی ہیں۔

۳۔ خدمت پرست :۔ جو عوام کے فائدے کیلئے چلائی جاتی ہیں ان کے مدنظر عوام کا فائدہ رہتا ہے طریقہ عمل بدلتا رہتا ہے۔ ہماری ملت میں اب تک تیسری قسم کی جماعت پیدا نہیں ہوئی۔ جس دن یہ پیدا ہو جائے گی ہم راہ راست پر گامزن ہو جائیں گے۔ خدمت پرست جماعت منزل سے تعلق رکھتی ہے راستے سے نہیں جیسے یہ جماعت جب تعلیم کی خاطر کام کرے گی تو تعلیم دینے کا کام پہلے کرے گی مدرسہ کی عمارت بنانے کا کام بعد میں کرے گی۔ اس کے برخلاف خود پرست جماعت عمارت دفتری، مادی لوازمات کا انتظام پہلے کرتی ہے تعلیم کا بعد میں یا کبھی نہیں۔

جمیعت علماء قدیم جماعت ہے۔ اگر جزئیات میں جایا جائے تو انیسویں صدی میں اس کی داغ بیل پڑ گئی تھی جگہ جگہ تحریکیں اٹھیں اور ناکام ہوئیں جس سے عوام کا نقصان ہوا۔ ایک بات دھیان میں رکھنے کی ہے کہ انگریزوں کی ٹکر مسلم بادشاہوں نوابوں، جاگیرداروں سے تھی جس میں بہت سے انگریزوں کے ساتھ تھے بہت سے انگریزوں کے خلاف لہٰذا ہار جیت کی شکل میں بادشاہوں نوابوں کا نقصان ہوتا تھا مسلم عوام کا نہیں مسلم عوام کو مولوی حضرات نے اس منصوبے کے تحت انگریزوں کے مقابل کھڑا کیا کہ اگر کامیاب ہوں گے تو مولوی حاکم ہو جائیں گے ہاریں گے تو مسلم عوام کٹیں مریں، برباد ہوں گے ان کے تو دونوں ہاتھ میں لڈو ہے۔ یہی سلسلہ اب تک چل رہا ہے۔ یہ بات جس پر کوئی غور کرتا ہی نہیں ہے کہ مسلم عوام کی اقتصادی۔ ذہنی تباہی بادشاہوں یا انگریزوں کے سبب نہیں ہوئی بلکہ نام نہاد جاہ پرست مسلم علماء کے سبب ہوئی ہے۔ انگریز کو سیاسی غلبہ حاصل ہو گیا تھا وہ چاہتا تھا کہ یہاں کے عوام اس کا ساتھ دیں تو ان کی بھلائی کا کام کرے۔ ان علماء حضرات نے مسلمانوں کو نہ صرف یوروپی علم وفن سے متنفر کیا بلکہ مسلمانوں کے دل ودماغ کو منفی، تخریبی اور تشدد پسند بنایا تا کہ انگریزوں کو نکال کر برصغیر کے حاکم بن جائیں۔

ان کی جماعت کے کاموں پر نظر ڈالنا ضروری ہے جب آریا سماجیوں نے شدھی کی تحریک چلائی تو انہوں نے شرک وبدعت مٹاؤ تحریک چلائی۔ ان کے مناظرے آریا سماجیوں سے ہوتے رہے۔ اور ہندو مسلم منافرت پھیلتی رہی۔ آریا سماجی اپنی منتشر پسماندہ قوم کو متحد متحرک اور تعلیم یافتہ بنانے میں کافی کامیاب رہے۔ کیونکہ انہوں نے انگلو ویدک اسکول کھولے۔ ویدک کھلی تعلیم کے ساتھ انگریزی اعلیٰ تعلیم دی جاتی تھی۔ ساتھ ساتھ ڈسپلن ٹریننگ اور نظم وضبط کو مرغوب بنانے کا کام بھی ہوتا تھا اور آج بھی ہو رہا ہے۔ اس کے برخلاف انہوں نے جو مدرسے کھولے اس میں سستی کاہلی بے عملی، بے فکری کی تعلیم وتربیت دی جاتی تھی اور دی جاتی ہے۔ یہاں کے فارغ شرک وبدعت کے نام پر مسلمانوں کو آپس میں لڑانے بھڑانے چندہ اکٹھا کرنے کے سوا کچھ نہیں کرتے ہیں یعنی آریا سماجیوں کا بھی حملہ مسلمانوں پر تھا اور ہے اور مولویوں کا بھی حملہ مسلمانوں پر ہی تھا اور ہے ایسی

(باقی کالم نمبر ۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ : کالم ۴

صورت میں مسلمان جہالت کی پسماندگی سے کبھی نہ نکل سکے گا۔ اب ان کے منظم گروہ جیسا کہ شیخ صاحب نے کہا ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو خانہ جنگی میں مصروف کر کے تباہ کر رہے ہیں۔ خود ایم ایل اے اور ایم پی ہو رہے ہیں۔

کونسل میں بہت سید مسجد میں فقط جمن قرآن پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ان لوگوں پر نازل ہوا جن کے دل اور منہ الگ تھے یعنی دل میں دوسری بات منہ میں دوسری بات اسی لئے خدا نے کہا کہ وہ ان کے دل کی بات اچھی طرح جانتا ہے اور سب کا حساب لے گا۔ اہل کتاب والوں پر یہ الزام لگا کہ اس کے رہنماؤں نے خدا کی کتاب میں ہیرا پھیری کی معنی میں تغیر وتبدل کیا اور قوم کو راہ راست سے گمراہ کیا۔ قوم کی بھلائی نہ کر کے قوم کا استحصال کیا۔ حدیث میں ہے کہ مومن وہ ہے جو ایک غلطی دوبارہ نہ کرے۔ ہمارے علماء صدیوں سے ایک ہی غلطی کرتے چلے آرہے ہیں لیکن باز نہیں آتے کیا وجہ ہے کہ نہ مسلمانوں کو ترقی دے پاتے ہیں نہ رہنمائی سے باز آتے ہیں۔

(ایم اے خان کلکتہ)

(مرسلہ :۔ سید جہانگیر علی حیدر آباد)

نئی دنیا 15/21.7.97

# منقولات

## جمعیۃ العلمائے ہند چچا بھتیجا کے تنازعہ میں ٹھپ ہو کر رہ گئی

### جنرل سیکرٹری مولانا اسجد مدنی مستعفی اعلیٰ عہدیدار ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف

پانی پت ۲۰ اکتوبر (مولوی) تقریباً ۷۵ برس پہلے بنی ملک کی مشہور تنظیم جمعیۃ علماء ہند چچا بھتیجہ کے تنازعہ میں مکمل طور پر ٹھپ ہو کر رہ گئی ہے اور آج مرکزی سطح پر اعلیٰ عہدیداران ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف ہیں۔ ذرائع کے مطابق جمیعۃ کے جنرل سیکرٹری مولانا اسعد مدنی نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے اور وہ یہ کہہ کر دیو بند چلے گئے ہیں کہ محمود مدنی کی مداخلت مجھ سے برداشت نہیں ہوگی۔ واضح ہو کہ مولانا اسجد جمیعت کے صدر مولانا اسعد مدنی کے بھائی اور محمود مدنی اسعد مدنی کے صاحبزادہ ہیں۔ مستعفی جنرل سیکرٹری گذشتہ دو مہینہ سے دفتر بھی نہیں آرہے ہیں۔

ایسا نہیں ہے کہ جمیعت میں انتشار پہلی بار ہی ہوا ہو اس سے پہلے بھی جمیعت علماء کئی بار ٹوٹ کر خلفشار کا شکار ہو چکی ہے۔ ایک مرتبہ تو مولانا سید احمد ہاشمی، مولانا عبداللہ اجراڑوی۔ مولانا آس محمد گلزار قاسمی اور مولانا جوہر جیسے باوقار رہنما یہ کہہ کر جمیعت سے علیحدہ ہوگئے تھے کہ تنظیم کے صدر خود غرض اور مفاد پرست ہیں انہیں قوم سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ ان حضرات نے ملی جمیعت علماء کے نام سے الگ تنظیم بنالی جس کے صدر مولانا وحید الزمان کیرانوی مرحوم بنائے گئے۔ دوسری بار جمیعت میں زیادہ ہلچل پیدا ہوئی اور اس وقت کے جنرل سیکرٹری مولانا اسرار الحق قاسمی، مولانا فضیل جیسے جید علمادین نے صاف صاف یہ الزام لگایا کہ جمیعت کے صدر مولانا اسعد مدنی اقرباء پروری میں لگ گئے ہیں جس کے نتیجہ میں قوم کی امانت میں ہیرا پھیری اور امانت کا بیجا استعمال ہو رہا ہے ان علماء نے مرکزی جمیعت علماء کے نام سے الگ تنظیم بنائی اور آج علیحدہ قائم کی گئی دونوں تنظیمیں ملکی سطح پر مشترکہ قوم کی خدمت کر رہی ہیں اور اب تو مولانا قاضی مجاہد الاسلام کی ملی کونسل بھی انہیں دونوں سے مل گئی ہے تاریخ گواہ ہے کہ ان لوگوں کی علیحدگی سے مولانا اسعد پر کوئی اثر نہیں پڑا بلکہ مولانا نے جرأت بلکہ صحیح معنوں میں بے شرمی اور ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اعلان کردیا کہ مذکورہ سبھی افراد کو ۶۔۶ سال کیلئے جمیعت سے نکالا جاتا ہے مولانا نے یہ سوچ کر کہ یہ باہر کے آدمی بار بار انتشار اور خلفشار پیدا کرتے رہتے ہیں اور اندر کے بھیدوں کو کبھی بھی منظر عام پر لے آتے ہیں۔ اپنے چھوٹے بھائی مولانا اسجد مدنی کو جنرل سیکرٹری بنادیا اور اپنے لڑکے محمود مدنی کو دیوبند سے دہلی لے آئے تاکہ وہ پورے کاموں کی نگرانی کر سکے۔ اس بار جھگڑا گھر کے آدمیوں سے ہی شروع ہوا ہے اور ادھر مولانا اسعد مدنی بڑھاپے کی وجہ سے چاک و چوبند نہیں ہیں نیز مولانا مدنی کے ایک دوسرے بھائی مولانا ارشد مدنی بھی میدان میں آگئے بتایا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ دو ماہ کی لگاتار کوششوں کے باوجود چاچا اور بھتیجہ اپنی اپنی ضد پر قائم ہیں اس لئے یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ جمیعت کا انجام کیا ہوگا۔

کیا جمیعت علماء ہند خاندانی جاگیر ہے۔ جو وراثت میں ملی ہو ؟ اور جس کی بندر بانٹ گھر میں ہی ہوسکتی ہے ؟ اس سوال کو لیکر دہلی، اترپردیش اور ہریانہ کے علمی حلقوں میں شدید رد عمل کا اظہار کیا گیا ہے، مظفر نگر اور میرٹھ اور سہارنپور کے علمی حلقوں کا کہنا ہے کہ جمیعت علماء ہند کسی فرد واحد کی جاگیر نہیں ہے۔ جمیعت کو قائم کرنے ئیں مولانا عبدالباری فرنگی محلی مفتی کفایت اللہ، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حسین الصمد نیز دیوبند سہارنپور، دہلی وغیرہ کے علماؤں اور ملی رہنماؤں نے خون پسینہ ایک کیا تھا۔ یہ تنظیم علماء اور قوم کی ایک قیمتی امانت ہے جس کی حفاظت کوئی ایک فرد یا خاندان نہیں بلکہ ملکی سطح پر نمائندگی سے ہی ہوسکتی ہے۔

(ہند سماچار جالندھر ۹۷۔۱۰۔۲۱)

## جالور میں جین مندر پر پتھراؤ ۴ مورتیاں توڑ دیں

### فسادیوں کے مظالم سے تنگ آکر جین سماج کی وارننگ۔ ''ہم بھی ہتھیار اٹھا سکتے ہیں''

جے پور ۱۴ ر ستمبر (ستیہ پاریک وایجنسیاں) راجستھان کے جالور ضلع کے پولیس کپتان کی معطلی کے خلاف اور اسے بحال کرنے کے حق میں جالور بند کے پیش نظر کافی کشیدگی ہے۔ ۳ دوسرے اضلاع جودھپور، پالی اور سیرپور میں تناؤ پھیل گیا ہے۔ بند اور آندولن کو دیکھتے ہوئے جین سماج نے معطل پولیس کپتان کو معاف کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ جین منیوں کا کٹر مخالف مانا جانے والا انوپ منڈل بھی سرگرم ہو گیا ہے۔ جس سے جین سماج میں عدم تحفظ کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ جالور سے پرتاپ ناہر کے مطابق کل بند کے دوران بعض ہندوؤں نے دکانوں اور جین مندر پر پتھراؤ کیا۔ پولیس خاموش تماشائی بنی رہی اور فسادیوں کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ فسادیوں نے جین فرقہ کے گھروں پر بھی پتھراؤ کیا اور گھروں کے شیشے توڑ دیئے۔ اسی طرح جین بورڈنگ ذرائع نے بتایا کہ جین مندر میں چار مورتیوں کو بھی توڑ دیا گیا جس سے جین فرقہ میں بھاری غم و غصہ پھیلا ہوا ہے جین بورڈنگ سے ملی جانکاری کے مطابق جین سماج پولیس کی موجودگی میں ہو رہی ناانصافی اور مظالم کے خلاف کمر کس رہا ہے جس سے ٹکراؤ کا خدشہ ہے۔ جین لوگوں نے بتایا کہ ہم اہنسا کے پجاری ضرور ہیں لیکن ضرورت پڑنے پر ہتھیار بھی اٹھا سکتے ہیں۔ جالور میں کھلے عام دفعہ ۱۴۴ کی دھجیاں اڑا رہی ہیں۔

(ہند سماچار جالندھر ۹۷۔۹۔۱۵)

## جمیعت العلماء ہند کا جلسہ 'تحفظ ختم نبوت'

### عوام کی عدالت میں

## جمیعت علماء انجام سے بے خبر ہے

نئی دنیا کے گزشتہ شمارہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے سکریٹری مولانا محمد عثمان سے ایم ودود ساجد کا انٹرویو نظر سے گزرا۔ اگرچہ انٹرویو لینے والے نے ہر پہلو سے سوالات کئے ہیں تاہم یہ سوال بڑا اہم ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے پاس وہ کون سی قوت نافذہ ہے جس کے سہارے وہ قادیانیوں سے جنگ لڑتے رہنے کی بات کرتے ہیں اور ان کو کلمہ طیبہ تک پڑھنے سے روکتے ہیں۔ کوئی غیر مسلم اگر کلمہ پڑھتا ہے تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہوتا، جماعت اسلامی اگر غیر مسلموں کو قرآن پاک تقسیم کرتی ہے تو کوئی نہیں بولتا مگر جب قادیانی خود کو مسلمان قرار دیتے ہوئے مسجدیں بناتے ہیں اور کلمہ پڑھتے ہیں تو سب ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔

میں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ نبی کریم کے بعد کسی نبی کے آنے کی گنجائش رہ گئی ہے، میں خود اس عقیدہ پر سختی کے ساتھ قائم ہوں کہ اب کوئی نبی نہیں آنے والا، اور جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور باطل قرار دیا جائے گا، لیکن اس معاملہ کو اس حد تک پہنچا دینا کہ ٹکراؤ اور انتشار کی نوبت آجائے اور امت مسلمہ کی توجہ تعلیم اور روزگار کی طرف سے ہٹ کر ادھر لگ جائے ہرگز مناسب نہیں ہے۔ اس تحریک کی پشت پناہی جمیعت علماء ہند کر رہی ہے مگر جمیعت کے ارباب کو اس کے انجام کی خبر نہیں، ہندوستان جیسے ملک میں ایسی شر انگیزیوں سے صرف نظر کرنا ہی بہتر ہے کہ خدا ہی بہتر بدلہ لینے والا اور سخت پکڑ کرنے والا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ باطل قوتیں دیر سویر خاک ہو جاتی ہیں، یہ تو خداوند قدوس کا فیصلہ ہے کہ فتح تو حق کی ہی ہوگی۔ یہ ضرور ہے کہ عام مسلمانوں کے عقاید کو درست رکھنے کے لئے مسجدوں میں وعظ و نصائح کا منظم سلسلہ شروع ہونا چاہئے لیکن گلی کوچوں میں جلسے جلوس کر کے اور عالی شان ہوٹلوں میں پریس کانفرنس کر کے وہ غلطی نہیں دوہرائی جانی چاہئے جو ملائم سنگھ، وی پی سنگھ، شاہی امام اور شہاب الدین کے پیروکاروں نے بی جے پی کے خلاف ہنگامے کر کے کی تھی۔ اس وقت بی جے پی کی صرف دو لوک سبھا سیٹیں تھیں آج ڈیڑھ سو کے قریب ہیں، تو دیکھا یہی گیا ہے کہ جس عنصر کی مخالفت زیادہ تڑک بھڑک کے ساتھ کی جاتی ہے وہ اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے۔ اس لئے قادیانیت کے خلاف سڑکوں پر جلسہ کرنے سے بہتر ہے کہ جمیعت علماء والے بھی وہی کام کریں جس کے سہارے قادیانی خود کو فروغ دے رہے ہیں۔ (مظفر واصف۔ سہارنپور)

(ہفت روزہ نئی دنیا ۲۴ تا ۳۰ جون ۹۷ء)

## مذہبی مدرسوں میں جہاد کی ترغیب

جموں ۱۴ ر ستمبر (نامہ نگار) معتبر ذرائع کے مطابق صوبہ میں اڑھائی سو سے زیادہ مدرسوں اور مکتبوں میں نوجوانوں کو مذہبی تعلیم کے علاوہ جہاد کیلئے اکسایا جارہا ہے۔ پاکستان میں بھی ایسے ہی مذہبی مدرسوں میں جہاد کے لئے راہ ہموار کی جارہی ہے۔ ان مدرسوں پر لشکر طیبہ حرکت الانصار اور حزب اسلامی کا تسلط ہے۔ جموں کشمیر میں ۱۰ ہزار سے زیادہ طلباء نے مدرسوں میں داخلہ لیا۔ ان کی رہائش کا بھی انتظام کیا گیا۔ مدرسوں کیلئے خرچ کہاں سے آتا ہے ؟ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔

(ہند سماچار جالندھر ۱۵ ر ستمبر ۹۷)

## منی پور میں سیلابوں سے بھاری تباہی ہزاروں لوگ بے گھر

امپھال ۳۰ ر ستمبر (یو این آئی) منی پور میں اچانک آئے سیلاب سے صوبہ کے ۳ اضلاع زیر آب آگئے ہیں جس کے نتیجہ میں ہزاروں لوگ بے گھر ہوگئے ہیں اور ۵۰ ہزار ایکڑ رقبہ میں دھان کی فصلیں پانی میں ڈوب گئی ہیں۔ تھوبال۔ امپھال اور بشن پور اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں سے موصولہ اطلاع کے مطابق ۱۰ ہزار مکانوں میں پانی بھر گیا ہے دریائے امپھال کا ۲ میٹر لمبا کنارہ پانی کی تیز و تند لہروں میں بہہ گیا اور سیلاب کے پانی سے کئی گاؤں اور دھان کے کھیت تباہ ہوگئے۔ محکمہ سیلاب اور آبپاشی کے حکام شگافوں کو پر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تھوبال ضلع میں وانگ جنگ اور تھوپال دریاؤں نے بھاری تباہی مچادی ہے ہزاروں گھر اور ہزاروں ایکڑ رقبہ میں دھان کی فصل زیر آب آگئے ہیں۔ ضلع بشن پور میں لوکچاؤ۔ منل اور موئیرز دریاؤں میں طغیانی کی وجہ سے مکانات اور ہزاروں ایکڑ دھان کی کھیت بھی پانی میں گھر گئے ہیں۔ لوک ٹاک کی مشہور جھیل بھی اپنے کناروں سے باہر بہہ رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں سینکڑوں گھر تباہ ہوگئے اور کھڑی فصلوں کے وسیع رقبہ میں کٹاؤ پیدا ہو گیا ہے شمالی منی پور کے علاقے میں پانی کی سطح نیچی ہو رہی ہے جبکہ جنوبی منی پور میں پانی برابر اوپر اٹھ رہا ہے تاہم فی الحال کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں۔

(۳۱ ر ستمبر ۹۷ ہند سماچار جالندھر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقھُم کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقھُم تَسحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

## برطانیہ میں اقلیتی طبقہ کے طلبا کا بڑی تعداد میں سکولوں سے اخراج

### سیاہ فام طلبا کی تعداد بہت زیادہ۔ کمیشن نے رہنما اصول جاری کردیئے

لندن ۲۴؍ستمبر (رتو) تعلیم کے امور کی وزیر سٹیل مورس اور نسلی مساوات کے کمیشن کے چیئرمین ہرمن اوزلے نے خبردار کیا ہے کہ اقلیتی طبقہ کے طلباء کو بڑی تعداد میں سکولوں سے خارج کرنے کا معاملہ سنگین صورت حال اختیار کررہا ہے اور یہ رویہ قابل برداشت نہیں۔ سکولوں سے باہر رکھنے والے بچوں میں سے ہر ایک پر چار ہزار تین سو پونڈ سالانہ رقم خرچ کی جارہی ہے۔ جو عام بچوں کی سکولوں میں تعلیم پر خرچ ہونے والی رقم کا دوگنا ہے اور اس سے ہفتہ کے بجٹ پر بہت اثر پڑرہا ہے۔ یہ بات سکولوں اور لوکل ایجوکیشن اتھارٹیز کیلئے جاری کی جانے والی گائیڈ لائنز سکولوں سے اخراج اور نسلی مساوات میں کہی گئی ہے جو گذشتہ روز یہاں ایک پریس کانفرنس میں جاری کی گئی۔ گائیڈ لائنز نسلی مساوات کے کمیشن نے پرنسز ٹرسٹ کے تعاون سے شائع کی ہے اور اس میں اکثر سکولوں میں جن میں مڈلینڈ سرفہرست ہے طلباء کو سکولوں سے خارج کرنے کی تعداد کم کرنے کی سفارشات کی گئی ہیں۔ یہ سفارش کی گئی ہے کہ جب سکولوں میں رویہ کے بارے میں پالیسی طے کی جائے تو اس میں طلباء اور والدین کو پوری طرح ملوث کیا جائے۔ لوکل ایجوکیشن اتھارٹیز سکولوں سے مستقل طور پر خارج کئے جانے والے بچوں میں اقلیتی طبقہ کی تعداد کم کرنے کا ہدف مقرر کریں اور جو لوگ سکولوں سے اخراج کیلئے سارے طریق کار میں ملوث ہیں انہیں تربیت دی جائے۔ گائیں کے پیش لفظ میں اسٹیل مورس نے کہا ہے کہ رنگدار بچوں کو سکولوں سے خارج کرنے کا عمل ناقابل برداشت ہوتا جارہا ہے اور اس کے خاتمہ کیلئے ہر سطح پر موثر قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ سی آر ای کے چیئرمین سر ہیر من لوالے نے کہا ہے کہ ہر سال چودہ ہزار بچوں کو سکولوں سے مستقل طور پر نکالا جاتا ہے۔ یہ تعداد ایک چھوٹے بون کی آبادی کے برابر ہے۔ مختلف عمروں کے بچوں کو سکولوں سے نکالنے کی تعداد پانچ سال میں ۴۵۰ فیصد بڑھی ہے۔ حالیہ اعداد و شمار کے مطابق پرائمری سکولوں سے نکالے جانے والے بچوں کی تعداد میں ۱۹۹۵ اور ۱۹۹۶ کے دوران ۳ فیصد اضافہ ہوا۔ یہ تعداد ایک ہزار ۸۷۸ تھی۔ اب تک کی رپوٹوں کے مطابق خصوصاً افرد کربیین طلباء کے سکولوں سے اخراج کی تعداد سفید فام بچوں کے مقابلہ میں چار سے چھ گنا زیادہ ہے بو غیر منصفانہ ہے اور اس طریق کار میں ناانصافی اور امتیاز کو ختم کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی گائیڈ لائن سکولوں اور لوکل اتھارٹیز کو مدد کیلئے عملی مدد فراہم کرتی ہے۔ کمیشن چاہتا ہے کہ انسانی وسائل ضائع ہونے سے بچانے اور نوجوانوں کو سکولوں سے باہر نکال کر ناکامی کی طرف دھکیلنے کا یہ عمل فوری طور پر روکنے کی ضرورت ہے۔ یہ سفارش بھی کی گئی ہے کہ تمام سکول مساوی مواقع کی پالیسی اپنائیں۔ جس میں نسلی مساوات برتنے کا عمل بھی شامل ہو۔ کیونکہ اس سے سکولوں میں نسلی منافرت ختم ہو سکتا ہے۔ اس پالیسی کے تحت نسلی طور پر ہراساں کرنے اور نسلی گالیوں کی ممانعت ہو اور یہ کہ سکولوں میں ڈسپلن کی سختی ہو۔ ہر سکول کا سینئر عہدیدار مساوی مواقع کی پالیسی کو یقینی بنانے کا ذمہ دار ہو۔ عملہ کو یہ تربیت دی جائے کہ جن طلباء کا رویہ خراب ہے ان سے کیسے نمٹا جاسکتا ہے جو طلباء اور اساتذہ ایسے واقعات میں ملوث ہیں جو سکولوں سے اخراج کا باعث بنتا ہے انکا ریکارڈ رکھا جائے۔ یہ تسلی کی جائے کہ تادیبی پالیسی اور کارروائی مناسب اور منصفانہ ہو۔ سکولوں کے گورنروں کو خارج کئے جانے والے طلباء کے بارے میں معلومات اور ان کے نسلی پس منظر اور جنس کے بارے میں اطلاع کی جائے تمام گورنروں کو مساوی مواقع اور سکولوں میں اچھے عمل کی یقین دہانی کی تربیت دی جائے لوکل اتھارٹیز سوشل سروسز کے محکمہ کے ساتھ رابطہ کرکے اس بات کو یقینی بنائیں کہ خارج کئے جانے والے بچوں کی خاندان کو مناسب مدد ملتی ہے۔

## انڈونیشیا میں زلزلہ کے جھٹکوں سے ۲۷ ہلاک - ۲۱ زخمی

### عمارتوں کو کافی نقصان پہنچا۔ ملبہ اُٹھانے کا کام تیزی سے شروع

جکارتہ ۲۸ ستمبر (رپورٹر)۔ ایسٹرن انڈونیشیا کے سلاویسی جزیرہ میں زلزلہ کے زبردست جھٹکے آنے سے ۲۷ افراد ہلاک اور ۲۱ زخمی ہوگئے۔ مقامی وقت کے مطابق زلزلہ کے جھٹکے صبح ۸ : ۹:۳ بجے محسوس کئے گئے۔ پارے پارے ٹاؤن سے ۲۰ کلو میٹر تک محسوس کئے گئے جکارتہ آفس کے موسم کی جانکاری دینے والے شعبہ اور ارضیائی نظام کی جانکاری دینے والے کے مطابق پن رینگ قصبہ اس کا مرکز تھا۔ جہاں زیادہ نقصان ہوا۔ جس کی وجہ سے ۲۷ افراد ہلاک اور ۲۱ افراد کو پارے پارے ہسپتال میں علاج کیلئے داخل کیا گیا۔ کافی تعداد میں عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ لوگ جب عمارتیں زلزلہ کے جھٹکوں کی زد میں آکر مسمار ہوگئیں تو ان کے ملبہ کے نیچے دب کر ہلاک ہوگئے۔ لیکن دفتر کو کوئی مزید تفصیل نہیں ملی۔ پن رینگ میں ایک مقامی فوجی ادھیکاری نے اس بات کی تصدیق کی کہ اس کے سب ڈسٹرکٹ میں کم از کم ۷ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ اس نے مزید کہا کہ ان میں سے ۵ ایسے افراد بھی شامل ہیں، جن کو زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل کیا گیا، جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاکر دم توڑ گئے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ عمارتوں کو کچھ نقصان بھی پہنچا۔ لیکن حالات محفوظ ہیں۔ پارے پارے کے ایک اور سرکاری سینئر ادھیکاری نے کہا کہ ایسا نظر آتا ہے کہ زلزلے کا مرکز رینگ رہا تھا۔ لیکن مجموعی نقصان کا اندازہ تو اس وقت لگایا جائے گا جب دور دراز علاقوں سے رپورٹیں آئینگی۔ لیکن جانی نقصان کی فوری طور پر تفصیل نہیں ملی۔

(ہند سماچار جالندھر ۲۹؍ستمبر ۹۷ء)

## اعلان نکاح

مکرم مولوی سید عزیز احمد صاحب مبلغ دہلی ابن ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب ساکن قادیان کا نکاح عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ بنت شیخ غلام ہادی صاحب آف بھدرک اڑیسہ مبلغ 30500 روپیہ اور ایک اشرفی حق مہر پر مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مورخہ ۹۷-۹-۲۴ بروز بدھ بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے (آمین) اس خوشی کے موقع پر مکرم ڈاکٹر سید سعید صاحب نے ۱۰۰ روپے اعانت بدر ادا کئے۔ (سید وسیم احمد تیماپوری قادیان)

## درخواست دعا

☆ مکرم محمد رفعت اللہ صاحب ابن مکرم محمد سلطان صاحب آف شاہ آباد کو بفضلہ تعالیٰ M.B.B.S میں داخلہ ملا ہے احباب جماعت سے خصوصی دعا کی تحریک ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو نمایاں کامیابی سے نوازے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (نور الحق ہوڈری قائد مجلس یادگیر)

☆ خاکسار کا بیٹا عزیز لیاقت علی خان کالج میں تعلیم حاصل کررہا ہے چند دن قبل کالج میں ایک جھگڑے کے دوران عزیز کو غنڈوں نے پکڑا اور اس کو سخت ضرب لگائی بڑی مشکل سے جان بچا کر واپس لوٹا ہے۔ مگر ہر وقت اس کا دھیان اُس جھگڑے کی طرف رہتا ہے جس کی وجہ سے صحت کمزور ہوگئی ہے احباب سے اس کی ذہنی پریشانیوں کی دوری کیلئے نیز اپنی تعلیم مکمل کرکے اپنے منزل مقصود تک پہنچنے اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (قدرت علی خان پنکال اڑیسہ)

☆ مکرم گلزار احمد صاحب ڈار منیجر اشو کا ہوٹل شملہ اپنی صحت اور درازی عمر نیز دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنی بہن نشادہ بیگم زوجہ اعجاز احمد لون کے ہاں نیک صالح اولاد عطا ہونے اور مشکلات کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے ادا کئے۔

(بشارت احمد حیدر قادیان)

☆ خاکسار اپنی محکمانہ ذمہ داریوں سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ساتھ جماعت کی بھی بیش از بیش خدمت بجالانے کی توفیق پانے، اہلیہ کے مدنظر کاروبار کی ترقی اور بچے عزیز سید شبیر احمد سلمہ کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے قارئین بدر کی دعاؤں کا خواستگار ہے۔ (سید بشیر احمد رانچی)

خاکسار کی صحت و عافیت کاروبار میں خیر و برکت۔ بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات، درازی عمر اور نیک و خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر عبدالسمیع یاقوت پورہ حیدر آباد)

## دریائے بیاس کے کنارے گجر برادری کا جلسہ

پنجاب کے علاقہ میں کثیر تعداد میں گجر برادری سے تعلق رکھنے والے مسلمان بھائی آباد ہیں ان میں سے سینکڑوں کی تعداد میں گزشتہ چند سالوں میں بیعت کرکے باقاعدہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوچکے ہیں چنانچہ جماعت احمدیہ بھیٹ پتن جس میں سبھی کے سبھی گجر بھائی مقیم ہیں گزشتہ دنوں گجر برادری کا ایک جلسہ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نگران تبلیغ پنجاب و مکرم دلاور خان صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں جہاں قادیان سے ایک صد سے زائد انصار و خدام شامل ہوئے۔ وہاں تقریباً ڈیڑھ صد سے زائد نو مبائعین گجر بھائی بھی پنجاب کے مختلف علاقوں سے جلسہ میں شامل ہوئے۔ نو مبائعین کے علاوہ بھیٹ پتن کے سرپنچ صاحب اور چند سکھ اصحاب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ قادیان سے دیگر احباب کے علاوہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان و مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت بھی شامل جلسہ ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی ٹھیک ساڑھے سات بجے شام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت دریائے بیاس کے کنارے انتہائی پرلطف و دلکش ماحول میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم اور مکرم حافظ اسلام الدین صاحب نے بھی موقع کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ علاوہ ازیں مکرم شیر علی صاحب گجر صدر جماعت احمدیہ بھیٹ پتن محترم سرپنچ صاحب بھیٹ پتن اور چند نو مبائعین نے بھی اپنے اپنے تاثرات پیش کئے۔

آخر میں محترم صدر اجلاس نے اپنے زریں خیالات سے نوازا۔ اختتامی دُعا کے بعد جماعت احمدیہ بھیٹ پتن کی جانب سے تمام شامل جلسہ احباب کے رات کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(محمد نقمان دہلوی نمائندہ بدر قادیان)

★ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بیٹے سے نوازا ہے نومولود کی صحت و تندرستی نیک اور خادم دین بننے کیلئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ کی صحت و تندرستی کے لئے اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عین الحق معلم کرناٹک)

# جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۹/ جون کو سیرۃ النبی کا جلسہ سونگھڑا میں منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے افتتاحی تقریر میں تربیتی پہلو بیان کئے بعدہ سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر مکرم سید انوار الدین صاحب مکرم کمال الدین صاحب مکرم فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے تقاریر کی اسی طرح ۹۷-۷-۱۸ کو بھی جلسہ سیرۃ النبی ہوا۔ (سیف الدین سونگھڑا)

☆-۱۸/ جولائی کو جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مظہر احمد صاحب منصور خان صاحب، شیخ کریم الدین صاحب نے تقاریر کی صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ساڑھے نو بجے ختم ہوا۔ اسی دن دوپہر کو دو صد غریب افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ (محمد معراج علی مبلغ سلسلہ موسیٰ بنی مائنز)

☆-۱۸/ جولائی کو بعد نماز جمعہ بیت الغالب عثمان آباد میں جلسہ منعقد ہوا جس میں خدام و انصار کے علاوہ اطفال و ناصرات نے جوش و خروش سے حصہ لیا اور سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے۔ بچوں کو صدر لجنہ نے اپنی جانب سے انعامات دیئے۔ (صدر جماعت احمدیہ عثمان آباد)

☆-۱۸/ جولائی کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ تیماپور میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم زیر صدارت محمد مبارک احمد صاحب زعیم انصار اللہ منعقد ہوا۔ جس میں عبدالرشید صاحب، سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر صدر جماعت احمدیہ سید خلیل احمد صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد ساڑھے نو بجے جلسہ برخاست ہوا۔ حاضرین کی چائے و شیرینی سے ضیافت کی گئی۔

(محمد احمد سیکرٹری تبلیغ تیماپور)

☆-جماعت احمدیہ ہبلی نے ۲۷/ جولائی کو بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا جس میں مکرم محمود احمد صاحب لودھی۔ عزیز نسیم احمد صاحب ذوالفقار احمد صاحب، وسیم احمد، ندیم احمد خان، اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ (عبدالحی نائب صدر جماعت احمدیہ ہبلی کرناٹک)

۲۸/ اگست کو تعلیم الاسلام احمدیہ انگلش میڈیم سکول ہاری پاری گام ترال میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سکول کے طلباء کے علاوہ احمدی و غیر احمدی احباب نے بکثرت شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت مکرم محمد یوسف صاحب شیخ صدر جماعت احمدیہ نے کی۔ افتتاحی تقریر میں سکول ہذا کے پرنسپل صاحب نے حضور اکرم صلعم کی تعلیمات بیان کرتے ہوئے حاضرین کو ان پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اسی طرح سکول کے بچوں نے بھی اپنے اپنے انداز میں سیرۃ طیبہ کے پہلو بیان کئے۔ مکرم محمد رمضان صاحب مبلغ جماعت احمدیہ ہاری پاری گام اور صدر اجلاس نے بھی خطاب فرمایا۔ جلسہ کے اختتام پر بچوں میں انعامات اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(پرنسپل ٹی۔ آئی۔ اے۔ پی۔ ایس انگلش میڈیم ہاری پاری گام ترال۔ کشمیر)

☆-۱۸/ جولائی ۹۷ء کو لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی کے تحت جلسہ سیرۃ النبی اڑھائی بجے منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی نے کی۔ تلاوت کے بعد بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ بعدہ خاکسار کے علاوہ مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ، مکرمہ شمع مبارک صاحبہ، مکرمہ زینب نسرین صاحبہ، مکرمہ ساجدہ نسرین صاحبہ کی تقاریر کے علاوہ نظمیں پڑھی گئیں۔ ۳۳ ممبرات لجنہ اور دو غیر احمدی بہنوں نے جلسہ میں شرکت کی۔

(طلعت جبین جنرل سیکرٹری لجنہ خانپور ملکی)

☆-۲/ اگست کو لجنہ اماء اللہ بنارس کے تحت مکرمہ عذرا سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرمہ مولوی عصمت علی صاحب کے گھر جلسہ سیرۃ النبی شام سات بجے منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرمہ سلمٰی کوثر نے کی۔ تلاوت وحمد کے بعد مکرمہ افروز صاحبہ، عزیزہ عائشہ سلطانہ صاحبہ مکرمہ رضوانہ جاوید صاحبہ، مکرمہ نزہت سلام صاحبہ عزیزہ حمیرہ سلطانہ صاحبہ صبیحہ بشیر صاحبہ۔ نے تقاریر کی دو غیر احمدی بہنوں اور بچیوں کے علاوہ احمدی خواتین اور بچیوں نے بھی جلسہ میں نعت و نظمیں پڑھیں۔ خاکسارہ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ لجنہ اور ناصرات کی ممبرات کے علاوہ ۷۰/ غیر احمدی اور ۵ غیر مسلم بہنیں جلسہ میں حاضر ہوئیں آخر پر مکرمہ عذرا صاحبہ نے حاضرین میں شیرینی بانٹی۔ (صبیحہ بشیر صدر لجنہ بنارس)

☆-۱۸/ جولائی کو بعد نماز جمعہ مسجد کھنار نیپال میں مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد علی الترتیب مکرم شاہجہان گوتم صاحب۔ مکرم کپل صاحب مکرم سجاد احمد شاہ مکرم حیدر صاحب مکرم عزیز احمد اسلم صاحب۔ مبلغ سلسلہ نے سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے۔

صدارتی خطاب و دعا کے بعد جملہ حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (ایوب علی خان مبلغ سلسلہ)

۲/ اگست کو بعد نماز مغرب و عشاء سرلونیا گرام میں زیر صدارت مکرم سید خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ جملہ احمدی احباب و خواتین نے جلسہ میں شرکت کی پروگرام کے مطابق مکرم سید شمیم احمد صاحب۔ سید خالد احمد صاحب سید ذی شان احمد۔ محمد شفاعت۔ فتح الدین خان۔ نعیم احمد خان۔ سید خورشید احمد نے جلسہ کی تقاریر و نظموں میں حصہ لیا خاکسار نے مذہبی کتب کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اور آپ کی سیرۃ و سوانح پر تقریر کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کرائی۔ رات ساڑھے دس بجے جلسہ برخاست ہوا۔ (شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ کٹک)

☆-۲۵/ جولائی کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دہلی میں زیر صدارت مکرم انصار احمد صاحب جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی سید عزیز احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ خاکسار نے تقریر کی آخر میں صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ کثیر تعداد میں احباب و خواتین شریک ہوئے۔ (سید کلیم الدین مبلغ سلسلہ دہلی)

☆-لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام ۲۱ جولائی کو جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت منعقد ہوا۔ پروگرام کے مطابق مکرمہ نسیم اختر صاحب، مکرمہ بشریٰ صادقہ چیمہ صاحبہ۔ مکرمہ عاصمہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الرحمٰن خادم صاحبہ۔ مکرمہ سہیلہ پروین صاحبہ۔ مکرمہ فرخندہ نیر صاحبہ۔ مکرمہ ساجدہ تنویر صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں۔

(امۃ الرؤف جنرل سیکرٹری لجنہ قادیان)

☆-۳۱/ اگست کو بعد نماز مغرب و عشاء جماعت احمدیہ کلکتہ کے زیر انتظام جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ بنگال آسام و نیپال نے کی۔ جلسہ میں مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور، خاکسار ایاز احمد بھٹی اور مکرم مولوی محمد وسیم خان صاحب مبلغ سلسلہ نے سرور کائنات کی سیرت و سوانح بیان کیں۔ آخر پر صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔

(ایاز احمد بھٹی سیکرٹری تعلیم و تربیت کلکتہ)

☆-۱۸/ اگست کو یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر ضلع سنسری (نیپال) کے دو ہسپتالوں انرواڈھی میں جماعت احمدیہ کی جانب سے مریضوں کی خدمت میں پھلوں کا تحفہ پیش کیا گیا۔ جس کی خبر دو علاقائی اخباروں نیز ریڈیو نیپال نے نشر کی اگلے روز ہمارے دو خدام مکرم کپل صاحب اور مکرم شاہجہان صاحب گوتم نے دھران نیپال کے ہسپتال میں خون کا عطیہ دیا۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

(عزیز احمد اسلم سہارنپوری مبلغ سلسلہ انسری (نیپال))

☆-لجنہ اماء اللہ شموگہ نے ۲۷/ جولائی کو جلسہ سیرۃ النبی مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت مکرم محمود احمد صاحب منڈلی کے ہاں منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ، مکرمہ فوزیہ طیبہ، مکرمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ عزیزہ راضیہ بیگم صاحبہ، عزیزہ امۃ الحبیب ثمینہ، خاکسارہ امۃ الحفیظ، مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ نے سرور کائنات کی حیات طیبہ پر مضامین پڑھے۔ علاوہ ازیں نظمیں پڑھی گئیں۔ صدر جلسہ کے خطاب و دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ صاحب خانہ نے حاضرین جلسہ کی چائے و شیرینی سے تواضع کی۔ فجزاھم اللہ۔

(امۃ الحفیظ سیکرٹری لجنہ شموگہ کرناٹک زون نمبر۱)

☆-۱۸/ جولائی کو لجنہ اماء اللہ مونگھیر کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ درج ذیل بہنوں اور بچیوں نے پروگرام میں حصہ لیا۔ صبا طلعت صاحبہ، روبینہ نور، پروین طلعت صاحبہ نادرہ شاہین، نزہت فاطمہ، نصرت جہاں صاحبہ، صفیہ بیگم صاحبہ، آخر پر خاکسار نے تقریر کی دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(راشدہ شاہین صدر لجنہ مونگھیر)

۲۷/ جولائی کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ یاری پورہ میں زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ صوبہ کشمیر نے کی خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم منور احمد صاحب ٹاک نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدۂ مکرم منصور احمد صاحب بٹ۔ مکرم مولوی امداد علی صاحب عزیز عطاء المنعم ٹاک نے تقریر کی اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے کشمیری زبان میں لکھی اپنی ایک نعت خوش الحانی سے پیش کی۔ صدارتی خطاب کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اگلے روز شام کی خبروں میں ریڈیو کشمیر سری نگر اور دور درشن کیندر سری نگر نے بھی جلسہ سیرۃ النبی منانے کی خبریں نشر کیں۔

(محمود احمد ٹاک قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ)

## درخواست دعا

☆ خاکسار کے خالہ زاد بھائی محترم محمد عبداللہ صاحب اُستاد تیماپور حال مقیم گلبرگہ کو امسال بنگلور یونیورسٹی بنگلور سے ایم اے سال دوم (اردو) میں درجہ دوم میں کامیابی عطا ہوئی ہے۔ موصوف مزید ترقیات کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اعانت بدر اور شکریہ فنڈ میں ۱۰۰ روپے ادا کئے۔ (زبیر احمد تیماپوری بنگلور)

☆ مکرم حمید اللہ صاحب ملک آسنور۔ مکرم عبد العزیز گنائی رشی نگر۔ عبدالکریم گنائی رشی نگر۔ اعجاز احمد ڈار ناصر آباد۔ غلام حسین صاحب گنائی شورت۔ مبارک احمد صاحب پڈر شورت صحت و تندرستی درازی عمر دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (منیجر بدر)

## شکریہ احباب

ہمارے والد محترم فضل الٰہی خان صاحب درویش کی وفات پر اندرون و بیرون ممالک سے خطوط ٹیلی گرام فیکس اور ٹیلیفون کے ذریعہ احباب کی طرف سے تعزیت کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ جس نے ہمیں بہت حوصلہ عطا فرمایا۔ جزاکم اللہ۔ تمام احباب کا فرداً فرداً جواب دینا ہمارے لئے ممکن نہیں اعلان ہذا سے ہم آپ تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو بہترین جزا عطا فرمائے اور ہمیں والد صاحب کی نیکیوں کا وارث بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

(بیوہ و بچگان محترم فضل الٰہی خان صاحب مرحوم درویش قادیان)

# خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا گیارھواں کامیاب سہ روزہ اجتماع

ناصر آباد کشمیر میں مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا گیارھواں سہ روزہ اجتماع امسال مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰ جولائی کو مخصوص جماعتی روایات کے ساتھ انعقاد پذیر ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر نے ہر طرح سے اجتماع کو کامیاب بنانے میں تعاون دیا۔ اجتماع کی تشہیر دیدہ زیب پوسٹروں اور ریڈیو کشمیر کے ذریعہ کرائی گئی۔ ۱۰ سال بعد وادی کشمیر میں ایک بار پھر سہ روزہ اجتماع منظر عام پر آیا۔ اس کے پروگرام اس کی تیاری اور خدام واطفال کی رونق اجتماع قادیان کی یاد تازہ کر رہی تھی۔

## پہلا دن جمعۃ المبارک ۱۸ر جولائی ۱۹۹۷ء :

شمع احمدیت کے پروانے ٹولیوں کی صورت میں نماز جمعہ سے قبل ہی نعرہ ہائے اسلام واحمدیت لگاتے ہوئے ناصر آباد پہنچ گئے۔ افتتاحی پروگرام کیلئے تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹی چیوٹ ناصر آباد کا صحن دلہن کی طرح سجایا گیا جس کا سارا کام مکرم حافظ ظفر اقبال لون کی زیر نگرانی مکمل ہوا۔ مہمانان کرام کیلئے رہائش کا انتظام تعلیم الاسلام انسٹیچیوٹ ناصر آباد کی پر شوکت عمارت میں کیا گیا تھا۔ ۲۱ مجالس کے نمائندے اس اجتماع کیلئے باعث رونق بنے۔ مقامی جماعت کے خدام واطفال کے علاوہ مہمانان کرام کی تعداد ۳۲۵ تھی جن میں سری نگر اور دیگر علاقوں سے زیر اثر افراد۔ وادی کی جماعتوں کے صدر صاحبان۔ معلمین کرام، مبلغین کرام، ناظم انصار اللہ کشمیر محترم عبدالرحمٰن صاحب رئیس التبلیغ کشمیر محترم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ و مشنری انچارج سری نگر اور امیر صاحب جماعت احمدیہ کشمیر محترم عبدالحمید صاحب ٹاک بنفس نفیس اس اجتماع میں شامل ہوئے اور اس بابرکت اجتماع کیلئے موجب رونق بنے۔ افتتاحی تقریب سے پہلے مہمان خصوصی محترم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر تشریف لائے۔ موصوف کا پر جوش استقبال کیا گیا۔ چنانچہ مہمان خصوصی کی صدارت میں افتتاحی پروگرام شروع ہوا۔ محترم امداد علی معلم وقف جدید کی تلاوت مع ترجمہ کے بعد عزیزم شیراز احمد گنائی رشی نگر نے ناصر آباد کے چند اطفال کے سمیت ترانہ "ہے درد دل کی دوا۔ لا الہ الا اللہ" نہایت ترنم میں پیش کیا اس کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کشمیر (مہمان خصوصی) نے پرچم کشائی کی۔ عزیزم محمود احمد عارف شورت کی نظم خوانی کے بعد خاکسار معتمد علاقائی کشمیر نے اجتماع کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔

محترم غلام نبی صاحب نیاز نے سیرت آنحضرت صلعم پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر اجلاس نے خدام الاحمدیہ کو اُنکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام ہوا۔

حسب پروگرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ بذریعہ ایم ٹی اے اجتماع گاہ میں ہی دیکھا گیا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔

**دوسرا دن** :۔ اللہ تعالیٰ نے جلوہ دکھا کر راتوں رات اپنی رحمت بارش کی صورت میں برسا کر گرمی کی شدت کو کافی کمزور کر دیا۔ باجماعت نماز تہجد و فجر درس قرآن وحدیث کے بعد ٹھیک آٹھ بجے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

دوپہر ۲ بجے کھانے اور نماز ظہر وعصر کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا افتتاح احمدیہ سپورٹس گراونڈ ناصر آباد میں کیا گیا۔ گراونڈ ناصر آباد بینروں اور رنگارنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب بانڈے کی تلاوت کے بعد مہمانِ خصوصی نے باقائدہ ورزشی مقابلہ جات کی شروعات کی۔ نیز کھیلوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور دُعا کرائی۔

والی بال اور کبڈی کے میچ ٹھیک شام ۷ بجے تک ہوتے رہے۔ ساتھ ساتھ کمنٹری بھی نشر ہوتی رہی۔ نماز مغرب وعشا کے بعد مقابلہ تقاریر خدام کرایا گیا۔

**آخری روز** :۔ باجماعت نماز تہجد و فجر ودرس قرآن وحدیث کے بعد ٹھیک سات بجے ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ باقاعدہ کمنٹری اور جملہ پروگراموں کی ویڈیو ریکارڈنگ ٹھنڈی مشروبات کا پورا انتظام تھا۔ ٹھیک ۱۲ بجے ورزشی مقابلہ جات اختتام پذیر ہوئے۔ نماز ظہر وعصر کے بعد اختتامی و تقسیم انعامات کی تقریب محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کشمیر محترم عبدالحمید صاحب ٹاک کی زیر صدارت احمدیہ سپورٹس گراونڈ میں انعقاد پذیر ہوئی۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب بانڈے کی تلاوت کلام پاک عزیزم ریاض احمد ڈار کی نظم خوانی کے بعد قائد صاحب علاقائی کشمیر محترم عبدالرحمٰن صاحب انور نے اجتماع میں شامل تمام مہمانان اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم مہمانِ خصوصی نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم آنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اس موقعہ پر محترم عبدالرحمٰن صاحب انور اور مکرم مبارک احمد صاحب ڈار قائد مجلس ناصر آباد و منتظم اعلیٰ صوبائی اجتماع کو اجتماع کمیٹی کی طرف سے مہمان خصوصی نے خصوصی ٹرافی عطا کی۔ محترم قائد صاحب علاقائی کشمیر نے مہمان خصوصی کو خصوصی ٹرافی عطا کی۔ دلیرانہ کارکردگی پر ایک خادم کو اور ایک غیر احمدی لڑکے کو ان کی اجتماع میں دل وجان سے کام کرنے پر ایک میڈل پہنایا گیا۔ آخر پر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد اور محترم غلام نبی صاحب نیاز نے سیرت آنحضرت صلعم پر روشنی ڈالی۔ بعد میں صدر جلسہ نے خطاب کیا اور احباب میں ایک واضح اسلامی روح پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ دُعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ ناصر آباد کے جملہ انصار، لجنہ اماء اللہ خدام واطفال نے جان فشانی کے ساتھ کام کر کے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن کوشش کی۔ اجتماع میں تعاون کرنے والے تمام احباب محترم امیر صاحب کشمیر، محترم نیاز صاحب محترم عبدالرحمٰن صاحب ناظم انصار اللہ، مبلغین، معلمین اور دیگر مہمانان کرام کے ہم بے حد مشکور و ممنون ہیں۔ آخر پر ہم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے اس اجتماع کی منظوری ومالی معاونت کی اور رہنمائی کی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(محمد اقبال ڈار معتمد علاقائی کشمیر)

# لجنہ اماء اللہ قادیان کا اٹھارواں اور ناصرات الاحمدیہ کا ستائیسواں مقامی سالانہ اجتماع

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ کا اٹھارواں اور ناصرات الاحمدیہ کا ستائیسواں سالانہ لوکل اجتماع مورخہ ۲۵۔۹۔۹۷ کی تاریخوں میں منعقد ہو کر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

پہلے دن ۲۴ر ستمبر کو ٹھیک صبح ساڑھے نو بجے پروگرام کا آغاز زیر صدارت محترم حضرت سیدہ لمۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت محترمہ امۃ الباسط بشریٰ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم باترجمہ سے ہوا۔

محترمہ حضرت سیدہ لمۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ بھارت صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں اجتماع کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات وارشادات M.T.A سے سن کر عمل کرنے اور فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی۔

پھر لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ اور واقفین نو ممبرات کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ پہلا مقابلہ ناصرات الاحمدیہ معیار سوئم حفظ قرآن مجید ہوا جس میں ۲۴ بچیوں نے حصہ لیا۔ اس کے بعد نظم خوانی ناصرات الاحمدیہ معیار دوئم کا مقابلہ ہوا۔ اس میں بھی ۲۴ بچیوں نے حصہ لیا۔ ازاں بعد واقفین نو بچیاں جو ۵ سے ۷ سال کی تھیں اور وہ ابھی ناصرات میں شامل نہیں تھیں پہلے ان بچیوں کا حفظ قرآن مجید کا مقابلہ ہوا اس میں کل ۲۰ بچیاں شامل ہوئیں بعد میں نظم خوانی کے مقابلہ میں ۹ بچیوں نے حصہ لیا۔

پہلے دن کے دوسرے اجلاس میں محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر صدارت تلاوت قرآن کریم باترجمہ اور نظم خوانی کے بعد مقابلہ حفظ قرآن مجید و حسن قرأت لجنہ اماء اللہ ہوا۔ جس میں ۲۲ ممبرات نے حصہ لیا۔ اس کے بعد مقابلہ تقاریر ناصرات معیار اول ہوا۔ جس میں ۱۰ ممبرات نے حصہ لیا۔

اس کے بعد مقابلہ کوئز ناصرات الاحمدیہ معیار دوئم ہوا اس میں ۶ ممبرات نے حصہ لیا۔ مقابلہ میں تین کتب سیرت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سیرت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سیرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکھی گئیں تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بچیوں نے بہت اچھی تیاری کی تھی۔

اس کے بعد مقابلہ نظم خوانی معیار سوئم ناصرات ہوا۔ جس میں ۲۶ ناصرات نے حصہ لیا۔ پہلے دن کے شبینہ اجلات میں محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز سیکرٹری تربیت لجنہ بھارت کے زیر صدارت تلاوت قرآن کریم باترجمہ اور نظم کے بعد مقابلہ کوئز ناصرات معیار اول ہوا۔ جس میں ۹ ممبرات نے حصہ لیا۔ اس کے بعد مقابلہ بیت بازی لجنہ ہوا۔ اس مقابلہ میں ۸ ممبرات نے حصہ لیا۔

دوسرے دن پہلے اجلاس میں مقابلہ ناصرات الاحمدیہ معیار سوئم حفظ قرآن مجید واقفین نو ممبرات کا قصیدہ خوانی اور تقاریر کا مقابلہ نیز مقابلہ تقاریر لجنہ اماء اللہ معیار ال اور دوئم اور نظم خوانی معیار اول ناصرات کا مقابلہ ہوا۔ دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں مقابلہ حفظ قرآن مجید معیار اول ناصرات مقابلہ تقاریر معیار سوئم ناصرات مقابلہ کوئز لجنہ اماء اللہ مقابلہ تقاریر ناصرات الاحمدیہ معیار دوئم ہوا۔ دوسرے دن شبینہ اجلاس میں اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ حضرت سیدہ لمۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ بھارت ہوا۔ تقسیم انعامات سے قبل ایک مقابلہ حمد باری تعالیٰ لجنہ اماء اللہ بھی ہوا۔ اس میں ۱۶ ممبرات نے حصہ لیا۔ اس کے بعد محترمہ صدر اجلاس صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے اپنے دست مبارک سے تمام مندرجہ بالا مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے اور ممبرات سے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے اطاعت وفرمانبرداری اور وقت کی پابندی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے واقفین نو بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی۔

(از۔ شعبہ رپورٹنگ لجنہ اماء اللہ بھارت)

# تقریب رخصتانہ

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نصرت خانم کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیز مکرم محمد منہاج الدین صاحب ابن مکرم محمد عبدالسمیع صاحب آف حیدر آباد مورخہ ۱۵۔۶۔۹۷ بروز اتوار عمل میں آئی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عارف احمد خان عادل آباد)

# ریلوے ریزرویشن برموقع جلسہ سالانہ قادیان ۹۷ء

جیسا کہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو علم ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۹۷ء منعقد ہو رہا ہے۔ حسب سابق امسال بھی مہمانان کرام کی سہولت کے لئے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد نظامت ریزرویشن کی طرف سے واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں وہ ابھی سے مندرجہ ذیل کوائف صاف صاف الفاظ میں لکھ کر دفتر جلسہ سالانہ قادیان کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس کے مطابق جلد کارروائی کی جا سکے۔ ۱- تاریخ واپسی ریزرویشن ۲- ٹرین کا نام اور نمبر ۳- اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانا مقصود ہو۔ کس درجہ میں سفر کرنا ہے۔ مثلاً فرسٹ کلاس-AC، AC سلیپر کلاس۔ فرسٹ کلاس۔ AC تھری ٹائر، AC چیئر کار سلیپر سیکنڈ کلاس ۵- سفر کنندگان کے نام عمر جنس (مرد یا عورت) وغیرہ مندرجہ بالا کوائف کے ساتھ ٹکٹ و ریزرویشن کے اخراجات کیلئے رقم بذریعہ M.O. یا بنک ڈرافٹ S.B.I، P.N.B.، P.S.B. قادیان بنام صدر انجمن احمدیہ بناکر دفتر محاسب کو تفصیل کے ساتھ بھجوادیں۔ نیز اس ڈرافٹ کی فوٹو کاپی مع تفصیلی کوائف سے دفتر جلسہ سالانہ کو بھی مطلع کریں۔ تاکہ بروقت ریزرویشن کروانے میں آسانی ہو۔ آج کل تقریباً تمام بڑے شہروں میں بذریعہ کمپیوٹر بہت آسانی سے واپسی کی ریزرویشن بھی ہو جاتی ہے اس سہولت سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہئے جن جماعتوں میں اس کی سہولت نہیں ہے ان کی طرف سے مندرجہ بالا کوائف آنے کی صورت میں واپسی ریزرویشن کا انتظام کروادیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

# آل کرناٹک صوبائی اجتماع

مورخہ ۸-۹ نومبر ۱۹۹۷ء بروز ہفتہ اور اتوار بمقام یادگیر دو دن کیلئے منعقد کیا جا رہا ہے انشاء اللہ۔ اس اجتماع میں سیرۃ النبی ﷺ اور یوم پیشوایان مذاہب کے اجلاس ہوں گے۔ تمام صوبہ کی جماعتوں سے گزارش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس اجتماع میں شرکت فرمائیں اور کامیاب بنائیں۔

(امیر جماعت احمدیہ بنگلور)


ارشاد نبوی

خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹک لین کلکتہ 700001

دکان-248-5222, 248-1652

رہائش-243-0794, 27-0471

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR &

MARUTI

P. 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

Exporters & Importers

All types of Lather jackets, Ladies bags, parse, hand globs, Organic Coton (Garments, Baby Cloths)

Contact:

OCEANIC EXIM

57, BRIGHT STREET,CALCUTTA 700019 (INDIA)

PH: 2805209,2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163


## ضرورت ہے

احمدیہ شفاخانہ قادیان میں لیبارٹری ٹیکنیشن اور نرس کی آسامی خالی ہے۔ سلسلہ کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند احباب اپنی درخواست مکرم ایم ایم او احمدیہ شفاخانہ قادیان کو بتوسط صدر یا امیر جماعت کے ارسال کریں۔ اس تعلق میں مزید جانکاری کیلئے بھی ایس ایم او احمدیہ شفاخانہ سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

(سینئر میڈیکل آفیسر احمدیہ ہسپتال)

## نمایاں کامیابی

مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب سینئر میڈیکل آفیسر احمدیہ شفاخانہ قادیان کی بیٹی عزیزہ عطیۃ الشکور صاحبہ M.B.B.S کے داخلہ کے امتحان میں All India CBSE، Aligarh Muslim University اُڑیسہ PMT تینوں میں کامیاب ہوئی ہے اسی طرح اڑیسہ کے Engineering Entrance test میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ پہلے موصوفہ کا داخلہ علی گڑھ میں کروایا گیا تھا بعد میں دادا دادی کی خواہش پر اڑیسہ کے کٹک میڈیکل کالج میں داخل کروایا گیا۔ عزیزہ عطیۃ الشکور صاحبہ اڑیسہ PMT میں ایک لاکھ امیدواروں میں سترھویں نمبر پر ہیں اور لڑکیوں میں پورے صوبہ میں دوئم آئی ہیں۔ اور اس سے پہلے 2+ کے امتحان میں پورے صوبہ کے مسلمان بچوں میں سوئم پوزیشن حاصل کر کے AFMI (American Fedration Of Muslims for India) سے Bronze Medal پٹنہ میں حاصل کر چکی ہیں۔ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو آئندہ بھی نمایاں کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ (آمین) (ادارہ)

## بقیہ: ہومیوپیتھی

علاج جاری رہنا چاہئے۔ فاسفورس کا استعمال بہت احتیاط سے کرنا چاہئے کیونکہ یہ بہت گہرا اثر کرنے والی دوا ہے۔ زیادہ اونچی طاقت میں استعمال سے گریز کرنا چاہئے۔ یہ جگر، ہڈیوں اور ہڈیوں کے گودے (Bone Marrow) اور کینسر کی غدوددں پر اثر انداز ہوتی ہے، گلے ہڈیوں اور مثانے وغیرہ کے کینسر میں اسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

فاسفورس کی ایک علامت یہ ہے کہ آواز بیٹھ جاتی ہے، فالجی علامات نمایاں ہوتی ہیں یا گلے میں السر کی وجہ سے آواز بیٹھ جاتی ہے جو کینسر کی علامت ہے اس لئے اگر کسی کی آواز بیٹھ رہی ہو اور گلے میں السر ہو جائے تو پوری احتیاط سے جائزہ لے کر فوراً علاج شروع کر دینا چاہئے ورنہ اگر دیر ہو جائے تو گلے کا کینسر خطرناک صورتحال اختیار کر لیتا ہے اور قابو میں نہیں آتا۔

بعض دفعہ عضلات ڈھیلے ہو کر لٹک جاتے ہیں حفاظتی جھلیاں کمزور ہو جاتی ہیں مثلاً بچوں کی پیدائش کے بعد رحم ڈھیلا ہو کر لٹکنے لگتا ہے اسی طرح ہرنیا وغیرہ کی تکلیفیں ظاہر ہوتی ہیں۔ فاسفورس اعضاء کو واپس اپنی جگہ لے جانے اور عضلات کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

فاسفورس میں ایک علامت رسٹاکس اور برائیونیا سے مشابہ ہے۔ ابتدائی حرکت تکلیف دہ اور پھر آرام محسوس ہوتا ہے۔ رسٹاکس میں لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہے لیکن ابتدائی حرکت میں بھی تکلیف ہوتی ہے کروٹ بدلتے ہوئے تکلیف محسوس ہوتی ہے پھر ذرا سا سکون ملتا ہے پھر تکلیف بڑھ جاتی ہے اور مریض بے چین دکھائی دیتا ہے۔ برائیونیا میں حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے اور چلتے ہوئے شروع کی حرکت تکلیف دیتی ہے۔ فاسفورس میں صبح کے وقت مریض اٹھ کر چلتا ہے تو اعضاء بھاری محسوس ہوتے ہیں۔

جوڑوں کی تکلیف میں عمومی اکڑاؤ کے لئے بھی فاسفورس اچھی دوا ہے میں نے اس تکلیف کے لئے دو نسخے بنائے ہیں۔ اگر بائیں طرف تکلیف ہو تو آرنیکا + لیکسز + لیڈم ۳۰ طاقت میں بہت مؤثر ہے یہ لمبے، گہرے وجع المفاصل میں بھی مفید ہے اسے روزانہ دن میں دو تین دفعہ دینے سے دو تین ہفتوں میں یکدم نمایاں اثر ظاہر ہوتا ہے۔

اگر دردوں کا رجحان دائیں طرف ہو اور چوٹوں کا بھی اثر ہو اور حرکت سے اور مالش سے تکلیف بڑھتی ہو تو آرنیکا، برائیونیا اور کاسٹیکم ۲۰۰ طاقت میں بہت اچھا اثر دکھاتی ہیں۔ گھٹنے کی درد میں اور کھلاڑیوں کی پرانی چوٹوں کے جاگ اٹھنے کے نتیجہ میں تکلیف بڑھے تو یہ نسخہ بہت کارگر ثابت ہوتا ہے۔ لیڈم اور برائیونیا ایک دوسرے سے مختلف ہیں اس لئے انہیں اکٹھا نہیں کرنا چاہئے تاکہ یہ ایک دوسرے کے مخالف اثر نہ ظاہر کریں۔ لیڈم میں پاؤں کے انگوٹھے سے تکلیف شروع ہو کر رفتہ رفتہ اوپر کی طرف حرکت کرتی ہے برائیونیا میں اوپر سے نیچے کی طرف حرکت ہوتی ہے۔ نسخہ بناتے ہوئے دواؤں کے اندرونی مزاج کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ آرنیکا اور لیکسز میں اوپر اور نیچے کی حرکت کی بحث نہیں ہے اس لئے اسے بلاخوف و خطر دونوں نسخوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

چہرہ کے اعصابی درد میں فاسفورس چوٹی کی دوا ہے اس بیماری میں میں نے تین دواؤں سے بہت استفادہ کیا ہے اور اللہ کے فضل سے زیادہ تر معاملہ ان دواؤں کے اندر ہی رہا ہے۔ ایک سپائجیلیا ہے جو بنیادی طور پر دل کی دوا ہے دوسری دوا سلیشیا ہے اور تیسری فاسفورس ہے۔ فاسفورس کا اعصابی درد کسی ایک طرف نہیں رہتا بلکہ پورے چہرے پر جہاں جہاں رگوں کے ریشے پھیلے ہوئے ہیں وہاں اثرانداز ہو جاتا ہے بہت شدید درد کی لہریں اُٹھتی ہیں سردی سے تکلیف بڑھتی ہے اور گرمی سے آرام آتا ہے۔ یہی علامت سلیشیا کی ہے کہ گرمی سے آرام آتا ہے لیکن سلیشیا میں تکلیف الا ماشاء اللہ دائیں طرف ہی رہتی ہے۔ سپائجیلیا میں اعصابی درد بائیں طرف رہتا ہے۔ سلیشیا کے ساتھ میں میگنیشیا فاس ملا کر دیتا ہوں کیونکہ یہ بھی اعصاب کی دوا ہے اور گرمی سے آرام آتا ہے۔ اس میں تشنج بھی پایا جاتا ہے۔ فاسفورس اکیلا اتنا اچھا کام نہیں کرتا جتنا کالی فاس کے ساتھ مل کر کرتا ہے کیونکہ کالی فاس بھی اعصابی ریشوں کی چوٹی کی دوا ہے کالی فاس عموماً ہومیوپیتھک معالج 6X میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر یہ صحیح تشخیص ہو اور مریض کی علامتوں کے مشابہہ ہو جائے تو بہت اونچی طاقت میں ایک خوراک ہی سارے مرض کو سنبھال لیتی ہے۔ عورتیں یا مرد اعصاب کی زود حسی کی وجہ سے اولاد سے محروم ہوں تو کالی فاس اور فاسفورس مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اعصاب کی زود حسی براہ راست بانجھ نہیں بناتی لیکن جراثیم کی تکمیل پختہ نہیں ہوتی اور ان میں جان نہیں پڑتی۔

فاسفورس میں خالی پیٹ تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ اس کے موہکوں میں بھی خون بہنے کا رجحان ہوتا ہے ان میں سے کئی کٹے پھٹے خوفناک شکل اختیار کر لیتے ہیں جو نائٹرک ایسڈ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ عام موہکوں سے خون بہے تو یہ فاسفورس کی علامت ہے۔ زخموں سے بہت خون بہتا ہے، زخم خشک ہو کر پھر ہرے ہو جاتے ہیں۔ جلد پر نیلاہٹ مائل کالے داغ پڑ جاتے ہیں۔ یرقان بھی ہو جاتا ہے۔ شام کو سردی محسوس ہونے لگتی ہے۔ دل کی دھڑکن بھی بائیں طرف لیٹنے سے بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ نبض تیز، چھوٹی ہو جاتی ہے۔ دل میں گرمی محسوس ہوتی ہے۔ کمر میں شدید درد ہوتا ہے دونوں کندھوں کے درمیان حرارت محسوس ہوتی ہے۔

کھانے کے فوراً بعد بھوک محسوس ہوتی ہے۔ مونہہ کا مزہ کھانے کے بعد کھٹا ہو جاتا ہے۔ الٹی کا رجحان ہوتا ہے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ ٹھنڈی چیزوں کے استعمال سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ معدہ میں سوزش، چلنے اور پیٹ پر ہاتھ لگانے سے درد ہوتا ہے۔ اس کی ایک علامت یہ ہے کہ بازو اور ہاتھ سو جاتے ہیں۔ دائیں طرف لیٹنے سے آرام محسوس ہوتا ہے، کمر میں درد اور جلن اور دونوں کندھوں کے درمیانی حصہ میں گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ ہاتھوں اور انگلیوں میں فالجی کیفیت اور چیونٹیاں رینگنے کا احساس، کہنیوں اور کندھوں کے جوڑوں میں جلن اور درد ہوتا ہے۔

فاسفورس میں قوت سامعہ بھی متاثر ہوتی ہے آوازوں کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ چہرہ زرد، آنکھوں کے گرد نیلگوں حلقے، جبڑے کی ہڈی میں درد اور سوزش، مونہہ میں زخم بن جاتے ہیں جن سے خون بہنے کا رجحان ہوتا ہے۔ عورتوں کو کپڑے دھونے کے بعد اعصابی درد شروع ہو جاتے ہیں، دانتوں میں بھی درد ہوتا ہے۔

فاسفورس کا مریض بہت بے چین اور پریشان رہتا ہے۔ ایک منٹ بھی چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

01872- 20757

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 THURSDAY, OCTOBER 30th 1997 ISSUE NO. 44

# ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 49ا)

## فاسفورس.

PHOSPHORUS

فاسفورس کا عنصر قدرتی طور پر کئی شکلوں میں. پایا جاتا ہے سب سے عام "سفید فاسفورس" ہے جو ٹھوس شکل میں ملتا ہے۔ یہ اندھیرے میں چمکتا ہے اور بہت جلد آگ پکڑ لیتا۔ ہے اسے گرم کیا جائے تو سرخ رنگ کے سفوف میں تبدیل ہو جاتا ہے جس سے ماچس بنائی جاتی ہے۔

فاسفورس حیوانی اور نباتاتی زندگی کا ایک اہم جزو ہے یہ ہماری خوراک میں بھی شامل ہے اسے مختلف بیماریوں کے علاج میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے سفوف سے ہومیوپیتھی دوا تیار کی جاتی ہے۔

فاسفورس بہت گہرا اثر رکھنے والی دوا ہے۔ اس کا اندرونی جھلیوں، اعصابی رگوں، غدوودں اور دماغ سے بہت گہرا تعلق ہے۔ ہڈیوں کے گودے اور کیلشیم وغیرہ جن سے ہڈیاں بنتی ہیں ان پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ سیلان خون کی بھی بہترین دوا ہے لیکن جہاں تک خون کا تعلق ہے سرخ نظام خون سے اس کا تعلق ہے سیاہ سے نہیں۔ اس لئے خون کی بیماریوں میں اس کی پہچان مشکل نہیں۔

تپدق اور دماغ کے ٹیومر میں مفید ہے مگر بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر غلطی سے زیادہ جلدی ٹھیک کرنے کی کوشش میں مریض کو اونچی پوٹینسی میں دے دی جائے تو سخت خطرناک ثابت ہوسکتی ہے. ہڈیوں کے کینسر میں چوٹی کی دوا ہے۔ اسی طرح دمہ میں مفید ہے۔ اگر عام دواؤں سے دمہ قابو میں نہ آئے اور فاسفورس کی علامتیں موجود ہوں تو خدا کے فضل سے اس کے استعمال سے نمایاں فرق پڑتا ہے۔

عام طور پر ہومیوپیتھک کی کتابوں میں فاسفورس کے مریض کی ظاہری علامات پر اتنا زور دیا گیا ہے کہ بعض ہومیو پیتھک معالج مریض تلاش کرتے ہوئے فاسفورس کے بہت سے فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ فاسفورس کے مریض کے بارے میں عموماً یہ لکھا ہوتا ہے کہ دبلا، پتلا، لمبا انسان، مخروطی انگلیاں، فن کارانہ مزاج رکھتا ہو۔ بہت سفید رنگ اور سنہرے بال ہوں، آنکھوں میں بھی کچا پن پایا جائے نازک اور حساس ہو۔ ایسے مریض کو ڈھونڈنا بہت مشکل کام ہے اور دنیا کے بعض علاقوں میں تو ایسے انسان شاذ کے طور پر ہی مل سکتے ہیں اور وہ بھی ضروری نہیں ہے کہ فاسفورس کے ہی مریض ہوں۔ فاسفورس کے مریض کو اس کے اندرونی مزاج سے پہچاننا چاہئے اس کی زود حسی پر نظر رکھیں۔ کئی بیماریوں کے رد عمل میں فاسفورس کو پہچانا جاسکتا ہے۔ بعض عورتوں کی بیماریوں میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ اعصاب نے مقابلہ کرنے کی طاقت چھوڑ دی ہے۔ حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے۔ فاسفورس میں بیماری کی شدت میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ مریض کا رنگ خواہ کالا ہو یا سفید اس سے فرق نہیں پڑے گا۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے کی علامت سلیشیا میں بھی پائی جاتی ہے۔ فاسفورس کو سلیشیا کے ساتھ ادل بدل کر دینے سے بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

فاسفورس میں ہمیشہ سرخ رنگ کا خون بہتا ہے جبکہ سلفر میں کالے رنگ کے خون بہنے کا رجحان ہوتا ہے۔ عورتوں کے ماہانہ ایام میں وقت سے پہلے سرخ چمکدار رنگ کا خون آنے لگے تو فاسفورس کی خاص علامت ہے۔ فاسفورس کے اخراجات میں تیزابیت بھی پیدا ہو جاتی ہے لیکوریا بھی کاٹنے اور چھیلنے والا ہوتا ہے اور اسہال میں بھی اتنی تیزابیت ہوتی ہے کہ چھالے پڑ جاتے ہیں۔

فاسفورس نیٹرم میور اور بہت سی باتوں میں برائیونیا سے بھی مشابہت رکھتی ہے۔ برائیونیا میں ہونٹوں پر پپڑیاں جم جاتی ہیں اور کنارے خشک ہو کر پھٹ جاتے ہیں، فاسفورس میں بھی یہ علامتیں پائی جاتی ہیں۔ پلاٹینم کی بعض علامتیں بھی اس میں موجود ہیں۔ اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے الگ کر لینا اور اپنے آپ کو بہت اہم سمجھنا۔ یہ علامت فاسفورس کے مریض میں بھی پائی جاتی ہے وہ اپنے مزاج کے صاف ستھرا ہونے کی وجہ سے کچھ علیحدگی پسند ہو جاتا ہے لیکن اس میں تکبر نہیں پایا جاتا۔ پلاٹینم کے مریض میں تکبر ہے اور اسے یہ وہم ہوتا ہے کہ وہ بہت اونچا ہے۔ ہر ایک کو نیچی نظر سے دیکھتا ہے۔ فاسفورس کا مریض بہت ہمدرد اور نرم مزاج رکھتا ہے۔ اس کے مزاج کی نفاست کی وجہ سے غیر معمولی نرم مزاجی اور زود حسی پیدا ہوتی ہے جو کئی بیماریوں کا موجب بھی بن جاتی ہے۔ بے حد پست ہمت اور ڈرپوک ہوتا ہے جب اکیلا ہو تو موت کا خوف طاری ہو جاتا ہے دماغ میں ہیجانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جسم میں کوئی چیز رینگتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

فاسفورس کی بہت سی بیماریوں میں گرمی سے فائدہ پہنچتا ہے لیکن معدہ اور سر میں سردی سے آرام آتا ہے۔ سر میں چونکہ خون کا دباؤ بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے اگر مزید گرمی پہنچائیں تو تکلیف میں اضافہ ہو جائے گا۔ فاسفورس اور بیلاڈونا کے سر درد میں یہ فرق ہے کہ بیلاڈونا کا مریض لیٹے تو اس کو آرام آتا ہے فاسفورس کا مریض لیٹے تو تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے اس لئے مریض اپنا سر اونچا کر کے لیٹتا ہے اس کا مطلب ہے کہ لیٹنے سے خون کا دوران سر کی طرف اور بیٹھنے سے نیچے کی طرف اترتا ہے۔ بیلاڈونا میں تشنج کی وجہ سے سر میں درد ہوتا ہے۔ اس میں تشنج نہیں ہے۔ فاسفورس میں تضادات بھی پائے جاتے ہیں ایک تضاد گرمی اور سردی کا ہے۔ معدہ کی تکلیف میں بھی ٹھنڈ سے بہت آرام ملتا ہے۔ یہ علامت ایتھوزا سے ملتی جلتی ہے۔ بچے کو اگر دودھ پلائیں تو پیٹ میں جاکر وہ گرم ہو جاتا ہے اور قے ہو جاتی ہے۔ فاسفورس میں معدے کو ٹھنڈی چیز سے آرام آتا ہے اور گرم چیز سے قے ہو جاتی ہے۔

اعصابی ریشوں کے ساتھ فاسفورس کا بہت تعلق ہے۔ آنکھ کے بصری نظام پر بھی اثرانداز ہوتا ہے اسی لئے سب سے زیادہ رنگ جو کسی دوائی میں دکھائی دیتے ہیں وہ فاسفورس ہے۔ شمع کے گرد سبز رنگ کا ہالہ نظر آتا ہے۔ سرخ اور کالے دھبے بھی نظر آتے ہیں۔ کسی صدمہ سے اگر اچانک اندھاپن ہو جائے تو فاسفورس کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

فاسفورس گنج پن اور سکری یعنی بالوں میں خشکی کا بھی علاج ہے۔ عموماً ان بیماریوں میں ایسڈ فاس استعمال ہوتا ہے لیکن اگر اعصاب میں تیزی اور حدت ہو تو فاسفورس کا تعلق ہے یہ بالوں کو گرنے سے روکتا ہے اور مضبوط بناتا ہے۔ جو پتلے اور سنہرے بال فاسفورس کی نشانی سمجھے جاتے ہیں وہ دراصل جڑوں کی کمزوری ہے قدرتی صحت مند سنہرے بالوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ جلد کے وہ باریک غدود جن کا بالوں سے تعلق ہے Follielis کہلاتے ہیں ان کی کمزوری کی وجہ سے بالوں میں ملائمت اور ریشمی پن نظر آتا ہے جو اصل میں بیماری کا نشان ہے اور فاسفورس کی جلدی کمزوریاں Pigmentation (رنگوں کے دھبے) کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہیں۔ البینو یعنی بھورے نظر آنے والے بچے فاسفورس کی تصویر ہیں اسی لئے یہ ان بچوں کی بیماریوں میں کام آسکتا ہے۔ فاسفورس کا اسی قسم کی جلد سے تعلق ہے جس میں کچا پن آ جاتا ہے اور بالوں میں کمزوری ظاہر ہوتی ہے خواہ مریض کا رنگ کیسا ہی ہو۔ نیٹرم میور میں بھی بعینہ یہی چیز ہے۔ بال کھوکھلے اور بے جان ہوتے ہیں، کناروں سے پھٹ جاتے ہیں۔ ان علامتوں کے لحاظ سے ان دونوں دوائیوں کا مزاج ملتا ہے۔

فاسفورس میں آنکھوں کے سامنے دھند کا احساس بھی ہوتا ہے۔ موم بتی کی لَو کے گرد سبز ہالہ فاسفورس کے علاوہ اوپیم میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ اوپیم کا بھی اعصاب چشم (Optic Nerve) سے تعلق ہے اور یہ اعصاب میں فالجی کیفیت پیدا کرتی ہے اسی لئے اس کا مریض دردوں سے بے حس ہو جاتا ہے فاسفورس کا بھی اعصاب چشم سے تعلق ہے اور دونوں میں یہ مشابہت پائی جاتی ہے کہ سبز رنگ کا ہالہ دکھائی دیتا ہے۔ آنکھ کے پیچھے جو پردہ ہے اسے ریٹینا (Retina) کہتے ہیں جس میں راڈز اور کونز پائے جاتے ہیں۔ کونز مختلف رنگوں کو منعکس کرکے دماغ تک پیغام پہنچاتے ہیں اور راڈز کالے اور سفید رنگ کو نوٹ کرتے ہیں۔ ریٹینا کے سارے پردے پر راڈز اور کونز چھپے ہوئے ہیں اگر ریٹینا میں فرق پڑ جائے یا ان اعصاب میں جو پیغام لے کر جاتے ہیں ان میں کمزوری پیدا ہو جائے تو وہ ہر رنگ کو اسی طرح ریکارڈ نہیں کرتے اور رنگوں میں فرق پڑ جاتا ہے۔ فالجی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ آہستہ آہستہ بڑھنے والا اندھاپن جو بعد میں پورے اندھے پن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہی علامت کاسٹکیم میں بھی پائی جاتی ہے۔ کاسٹکیم اور فاسفورس کی بہت سی علامتیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔

فاسفورس میں پیاس بہت محسوس ہوتی ہے۔ ٹھنڈے پانی سے آرام ہوتا ہے لیکن پانی معدہ میں گرم ہو تو قے ہو جاتی ہے۔ اپریشن کے بعد شدید متلی جو قابو نہ آئے اس میں بھی فاسفورس بہت مفید ہے۔ Pigmentation کی خرابی کی وجہ سے پیٹ، چھاتی، گردن کے حصوں پر زرد رنگ کے نشان بن جاتے ہیں۔ فاسفورس میں جلد کی جو نزاکت بیان کی جاتی ہے وہ دراصل کلاہ گردہ کی کمزوری ہوتی ہے۔ گردوں پر اس دوا کا غیر معمولی اثر ہوتا ہے۔

مونہہ کی دواؤں میں بھی فاسفورس ایک اہم دوا ہے۔ مسوڑھے جواب دے جائیں اور ان سے ہلکی ہلکی بدبودار سرخ رنگ کی بلیڈنگ ہو تو فاسفورس کام کرتی ہے۔ یہ خون روکنے کی چوٹی کی دوا ہے۔ اسی طرح اگر نفاس کا خون بھی ہلکا ہلکا دیر تک جاری رہے اور بدبو نمایاں ہو تو فاسفورس بہت مفید دوا ہے اور اکثر کام کرتی ہے۔ رحم میں انفکشن اور رسولیاں ہوں تو خون جاری ہو جاتا ہے لیکن اس میں بدبو نہیں ہوتی لیکن میں رحم کی بلیڈنگ میں فاسفورس کو شامل کر لیتا ہوں۔ گلا بیٹھنا بھی فاسفورس کی نشانی ہے۔ فاسفورس کے علاوہ کاربوویج، کاسٹکیم، بوریکس اور کوکا بھی گلا بیٹھنے کی بہت مفید دوائیں ہیں۔ کاربوویج کے مریض کا گلا شام کو بیٹھتا ہے اور صبح کے وقت زیادہ خراب نہیں ہوتا۔ فاسفورس میں بھی یہی علامت پائی جاتی ہے۔ کاسٹکیم میں صبح کے وقت گلا خراب ہوتا ہے اور شام کو ٹھیک ہو جاتا ہے۔ فاسفورس میں گلے کی زود حسی کی وجہ سے کھانسی اٹھتی ہے۔ ہنسنے یا زور سے بات کرنے سے کھانسی شروع ہو جاتی ہے اور گلے میں سوزش بھی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ گلے میں خارش ہونے کی وجہ سے کھانسی اٹھتی ہے کیونکہ بلغم خشک ہو کر چپک جاتا ہے اور بے چینی اور کھجلی پیدا کرتا ہے اس میں سب سے پہلے رسٹاکس دیں یا پھر ہیپر سلف مفید ثابت ہوگی۔ فاسفورس کی بے چینی محض اعصابی زود حسی سے تعلق رکھتی ہے جو تقریباً ہر بیماری کے مزاج میں پائی جاتی ہے۔ غیروں کی موجودگی میں تکلیف بڑھتی ہے۔ اعصاب سکون چاہتے ہیں اور بوجھ برداشت نہیں کرتے سخت زود حس ہو جاتے ہیں۔ کمزوری فاسفورس کی ایک عام علامت ہے۔ اگرچہ یہ عموماً آہستہ اثر دکھانے والی دوا ہے لیکن بعض اثر یکدم ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر ہاتھوں، کلائی کہنیوں یا پاؤں کے جوڑ اچانک جواب دے جائیں تو فاسفورس کی خاص علامت ہے۔

مریض کی نیند بے چین ہو جاتی ہے۔ لمبی گہری نیند نہیں آتی بلاوجہ آنکھ کھل جاتی ہے یہ اعصابی تناؤ کی خاص علامت ہے جس میں فاسفورس بہت جلد فائدہ دیتی ہے۔ بادلوں کی گھن گرج سے تکلیفیں بڑھ جائیں تو اس کا فاسفورس سے تعلق ہے بعض دفعہ موسم تبدیل ہونے سے پہلے ہی بیماری کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انتہائی حساس سائنسی آلے بھی موسم کے تغیر و تبدل کو ایسے محسوس نہیں کر سکتے جیسے بعض مریض محسوس کر لیتے ہیں جن کا مرض کسی خاص موسم میں بڑھتا ہے۔ کیونکہ مرض موسم تبدیل ہونے سے پہلے شروع ہو جاتا ہے۔

فاسفورس کی ایک علامت یہ ہے کہ سیڑھیاں چڑھنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ علامت اپنی ذات میں کوئی ایسی چیز نہیں جو کسی دوا کی نشاندہی کرے مریض کی طاقت کم ہونے لگتی ہے تو سیڑھیاں چڑھنے میں دقت پیش آتی ہے۔

نیٹرم میور اور نکس وامیکا کے علاوہ پوٹاشیم پرمنگنیٹ بھی فاسفورس کا تریاق ہے۔ پوٹاشیم پرمنگنیٹ زود حسی کا علاج ہے اور اسے بعض اعضاء کو سن کرنے اور زود حسی کو کم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے سخت نزلہ ہو جاتا ہے جو آہستہ آہستہ دائمی نزلہ میں تبدیل ہو جاتا ہے اندرونی جھلیاں جواب دے جاتی ہیں۔ اس کا علاج فاسفورس ہے۔ ہومیوپیتھک پوٹینسی میں پوٹاشیم پرمنگنیٹ فاسفورس کا تریاق ہے گلے اور میوکس ممبرین یعنی اندرونی جھلیوں میں ہر جگہ پوٹاشیم پرمنگنیٹ اور فاسفورس کے بداثرات مشترک ہیں لیکن اعصابی ریشوں میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس لئے اس خصوصی حصہ میں فاسفورس کے تریاق کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

فاسفورس Fatty Degeneration یعنی ضرورت سے زائد چربی پیدا کرنے کا چوٹی کا زہر ہے۔ گردوں اور جگر کا جواب دے جانا اور دل پہ چربی کا انجماد فاسفورس کی خاص علامتیں ہیں۔ شراب نوشی کے بداثرات کو دور کرتی ہے کیونکہ شراب کا تعلق اعصاب کی تحریک سے ہے فاسفورس اعصابی لحاظ سے بہت حساس دوا ہے۔ جگر کیمیکلز بنانے کی دنیا کی سب سے بڑی خاموش فیکٹری ہے۔ پانچ ہزار کیمیکلز کچھ خود براہ راست بناتا رہتا ہے اور کچھ دوسرے غدوودں کو آرڈر دے کر بنواتا ہے بعض اوقات اس میں قدرتی طور پر یہ رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ کولیسٹرول ضرورت سے زیادہ بننے لگتا ہے۔ عام چربی کو کولیسٹرول میں تبدیل کر دیتا ہے۔ خوراک پر کنٹرول کرنے کے باوجود جسم میں کولیسٹرول کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ فاسفورس جگر کے اس حصہ پر براہ راست اثرانداز ہوتا ہے جہاں یہ نقص واقع ہو جگر کے فعل کو درست کرتا ہے اور وہ بعض اوقات ناک یا عورتوں کے رحم میں پانی کی تھیلیاں سی بن جاتی ہیں۔ ان کو گھلانے میں فاسفورس اچھا کردار ادا کرتی ہے۔ ان تھیلیوں کی وجہ سے سانس لینے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ سونے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بچے مونہہ کھول کر سانس لیتے ہیں۔ قوت شامہ متاثر ہوتی ہے جریانِ خون بھی ہوتا ہے۔

فاسفورس میں معدے اور سر کی تکلیفوں میں سردی سے افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ شریانوں میں خون کا دباؤ زیادہ ہونے کی وجہ سے خون بہنا شروع ہو جائے تو فاسفورس خون کے بہاؤ کو روکنے میں ممد ثابت ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ایک دوست مکرم کیپٹن سعید صاحب کی طبیعت بے حد خراب تھی۔ میں وہاں گیا تو دیکھا کہ فرش خون سے بھرا ہوا ہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کئی بکرے ذبح کئے گئے ہوں انکے مونہہ سے بھی خون جاری تھا۔ میں نے خون والے مونہہ میں ہی فاسفورس اور ملی فولیم ملاکر ڈال دی۔ ۱۵ منٹ کے اندر اندر خون آنا بند ہوگیا اور وہ آرام سے سوگئے اور خدا کے فضل سے مکمل صحت ہوگئی اور دیگر زخموں سے سرخ رنگ کا خون جاری ہو جائے تو فاسفورس سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ ٹھنڈک سے آرام آتا ہے اسی لئے ٹھنڈے پانی کی ٹکور سے خون بند ہو جاتا ہے۔ سر میں دوران خون بڑھنے کی وجہ سے درد ہو تو خطرہ ہے کہ شریانوں سے خون جاری ہو جائے ایسی حالت میں سر کو ٹھنڈا کرنے سے فائدہ ہوگا لیکن فاسفورس سے اس کا مستقل علاج ضروری ہے۔

مثانے اور غدہ قدامیہ (پراسٹیٹ) کے کینسر میں فاسفورس بہت ضروری دوا ہے۔ ہڈیوں کے کینسر میں بھی فاسفورس چوٹی کی دوا ہے۔ ایک مریض کو جس کا ہر قسم کا ریڈی ایشن کا علاج ہوچکا تھا میں نے فاسفورس ۳۰ میں دینی شروع کی اور ہدایت کی کہ ایک ماہ کے بعد اپنی کیفیت سے آگاہ کرے۔ ایک ماہ کے بعد اس نے بتایا کہ اس کا وزن گرنا بند ہوگیا ہے اور بھوک، پیاس محسوس ہونے لگی ہے۔ اس مریض کی ہڈیاں اتنی کمزور ہوگئی تھیں کہ چل نہیں سکتا تھا اور بالکل دباؤ برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ بیساکھیاں استعمال کرتا تھا۔ تین ماہ کے اندر اندر بیساکھیاں چھوٹ گئیں، کمزوری جاتی رہی۔ آٹھ دس سال بالکل ٹھیک رہا۔ اس کے بعد دماغ کا کینسر ہوگیا اس سے بھی خدا کے فضل سے صحتیاب ہوگئے اور پندرہ سال زندگی پائی۔ کینسر کی یہ عادت ہے کہ بار بار عود کر آتا ہے اس لئے اس کا مستقل

(باقی صفحہ نمبر ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)